

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب «ت» و «ث»

لغت العرب

تالیف

حضرت علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ

تکمیل و تصحیح و اضافہ لغات وسی ما الاکلام

بِاهْتِمَامٍ

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

مکتبہ اسلامیہ
کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب التّام

باب التّام مع الحمرۃ

تَامٌ - تیسرا حرف ہر حرف تہجی میں سے عبرانی اور سریانی اور
 کلدانی زبانوں میں اس کو تاء کہتے ہیں اور اسکو صلیب کی صورت
 برکتے ہیں۔ یہ حرف عربی زبان میں تائینت کی علامت ہے اور وصیت
 سے اہمیت کی طرف نقل کرنے کے لئے، اور واحد کو جنس سے تمیز
 دینے کے لئے اور تاکید صفت اور مبالغہ کے لئے اور تاکید جمع کے
 لئے اور تار معسرہ اور اہل اسامہ اور ان کے اداخیز میں متحرک
 ہونے پر۔ اسی طرح اوائل افعال میں اور ان کے اواخر میں ساکن
 اور متحرک دونوں ہوتی ہے اور اللہ کے شروع میں معنی قسم آتی
 ہے اور یہ خاص ہی اللہ سے۔ اور بعضوں نے تامل میں اور تری بھی
 لکھا ہے اس کی جمع تَامَاتٌ ہے

اہم اشارہ ہے واحد مؤنث کے لئے جیسے "ذات واحد
 کے لئے۔ اس کا تشبیہ تَانٍ وَتَيْنٍ اور جمع اُولَکُمْ بِرِضَالِ
 ہے۔ جب اس میں کاف خطاب لگائیں گے تو کہیں گے تَامَاتٌ و
 تَامَاتٌ۔

حریث میں ہو گئے تَعِیْمٌ یعنی یہ دعائے کسی ہے اب
 یہ اصل میں "تَامٌ" تھا
 تَامٌ وَتَعِیْمٌ - ٹھہرو دم لو۔ ایک روایت میں تَعِیْمٌ
 ہے۔ ہمزے کو لیے سے بدل دیا یہ تَوَدَّکَ سے نکلا
 ہے اس کی سبب سے تَعِیْمٌ کی، سوچ سمجھ کر کام کرنا
 تَعِیْمٌ اَللّٰہُ تَعِیْمٌ بِاللّٰہِ ذَرَامٌ لُو، ٹھہرو۔ میں تم کو
 تَعِیْمٌ دیتا ہوں میں علی تَوَدَّکَ مجھ پر ٹھہر ٹھہر کر دے دینے
 سے۔ تَامٌ، چلانا۔

اَتَامًا - گھوڑ کر دیکھا۔
 اِنَّ رَبَّجَلًا اَنَا لَا فَاَتَامًا اِلَيْهِ النَّظَرُ۔ ایک شخص آپ
 کے پاس آیا، آپ نے اُس کو گھوڑ کر دیکھا۔
 تَامَاتٌ - یا تَامَاتٌ ہانکالے میں تزد کرنا۔ جنگلی آدمی کا اگر کر
 چلا۔ زبکرے کو ہانکے کی آواز۔

تَتَاءٌ - جس کو جناح کے وقت حدت ہو جائے۔ یا قبل از
 دخول ازال ہو جائے۔
 تَامًا - جڑ جانا، اتمام ہو جانا، نزدیک ہونا۔
 تَامٌ - بھر جانا، غصہ یا رنج سے بھر جانا، شکر کی طرف جلدی کرنا۔
 اَتَامٌ - بھر دینا۔

تَمِیْمٌ - جو شکر کی طرف جلدی کرے۔
 تَامٌ - سخت غصہ اور جلدی۔

فَمَسَّ الرَّجُلُ كَشِدًا الْفَدَسِ السَّيْقِ، یعنی آدمی
 بل ملا پر سے اس طرح گزر جائے گا، جیسے جوان تازہ دم خوش
 مزاج گھوڑا جلد بھاگتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں اِنَّتَ تَمِیْمٌ
 ذَا اَنَا مَتِیْمٌ فَکِیْفَ تَمِیْمٌ تم غصے سے بھرے ہو اور میں روک
 والا، پھر دونوں ملکر کیونکر رہ سکتے ہیں (یعنی جھ میں غصہ
 کی طاقت نہیں اور تم غصہ روک نہیں سکتے) پھر دونوں کی
 یکجائی کیونکر ہو سکتی ہے؟

اَتَانٌ اَلْحِیَامُ مِنْ مَّوَاتِیْمٍ حَوْضُوں کو اپنے چرخوں سے
 بھر دیا۔
 تَمِیْمَةٌ عورت کی بکری جس کا دودھ وہ دہاتی ہو۔
 تَمِیْمٌ اور تَوَدُّمٌ اور تَمِیْمٌ جڑواں اولاد جانولہ

کون جو چرچا نہیں رہا یا جسکی تباغثہ وہ اس کے خراب نتیجہ سے کچھ نہیں ڈرتا ایسے التبتہ الحسنہ تمہما کما فی بیچے اسی قسم کی کوئی سنی کر لے، وہ اس کو مٹا دیگی مثلاً و اہیات بک بک کی تو اس کے بعد کچھ ذکر الہی کر لے۔ کسی کو سخت سے سخت کہا تو اس کے ساتھ کچھ احسان کر دے)

ان الناس لکم تبع (یہ صحابہ کی طرف خطاب ہے) یعنی دوسرے لوگ تمہارے تابع ہیں وہ تمہاری پیروی کریں گے اس لئے تم کو بڑی احتیاج لازم ہو کہ کوئی بڑا کام تم سے سرزد نہ ہو وما لا خلاف کتبہ نفسک جو اس طرح سے نہ آئے رہیں گے اس کے بیچے اپنا دل نہ لگا من تتبع عواما آخیرہ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے پیچھے ہوئے عیب کے پیچھے لگے، اس کو کھولنا اور فاش کرنا چاہیے) من تتبعوا عواما اتبعوا ان کی پوشیدہ باتوں کے پیچھے مت لگو فالناس لکنا فیہ تبع من عبادت کے دن دوسرے لوگ ہو واد نصاریٰ ہمارے پیچھے ہر گئے (ہم ان سے پہلے جمعہ کے دن عبادت کرتے ہیں اور یہ جمعہ کے دن نصاریٰ اتوار کے دن) الشرح اذا قیض تبعہ البصائر بان کے پیچھے پیچھے ہی بیٹائی بھی جاتی ہو (اس لئے کہ مڑے کی بند گردیا کر لکھی رہنے میں کیا فائدہ ہے)۔

تبع یمن کے بادشاہوں کا لقب تھا۔ شترتج گزرے ہیں میں ایک ہون تھا، کامل بن لکی۔

وغنی کینہ، کسی کو دیوار و مغنون کرنا عشق و محبت کا کھیل کر دینا۔

انت سعاد فقلبی الیوم مقبول سعاد میری سعادت آج میرا دل پریشان اور بیمار ہو گیا۔ ایک مشہور شہر ہے یمن میں گرم مصالح، کباب وغیرہ۔

یا تباہہ عقلند اور باریک بینی ہونا۔ عقلمندی اور باریک بینی، موٹنگائی کرنا۔ ہانگیا۔

تبتہ گمانیں۔

التبتین یطین بہ المسجدا گمانوں میں ملکر اس سے سبب لیں جائے۔ ان الرجل لیتکلم بالکلمۃ یتبتن فیہا یہوئی بہا فی النار۔ آدمی ایک بات منہ سے نکالتا ہے اس میں پتھر پن کرتا ہے (عقلندی کی بات سمجھتا ہے) مگر اس کی وجہ سے دوزخ میں گر پڑتا ہے۔

من ترجمہ کتاب ہے، یہ باریک بینی اور عقلندی کچھ کام نہیں آتی ایسی عقل سے جو گمراہی کی طرف لی جائے، خدا کی پناہ مانگنا چاہیے۔ تمام اہل کلام اور مغولی اور فلسفی لوگ اسی مرض میں مبتلا ہیں۔ سیدھی طرح اللہ اور رسول کے ارشاد کو تسلیم نہیں کرتے اس میں طرح طرح کی تاویلیں اور موٹنگائیاں کرتے ہیں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو سیدھے سادے، بھولے بھالے اللہ اور رسول کے ارشاد پر جان قربان کرنے والے ہیں، من ترک بہین الجمالز فوالغائر۔

یہاں تک کہ تم نے باریک بینی کی اور دوسری طرح فتوے دینے لگے۔ صلی رجل فی ثبان و قیضی ایک شخص نے جانگیا اور کرتے میں نماز پڑھی ان عمار اصحی فی ثبان و قال انی مشکوئ غار بن یاسر نے جانگیا پس کر نماز پڑھی، کہنے لگے جو کوستانہ کی شکا ہے۔ اشرب التبتین میت اللہ بن عمرو بن سعدی کر بے کہا میں دودھ کا بڑا کاسہ (جو مینا آدمیوں کو سیر کر دے) پی جانا ہوں۔

تبتن سے بڑا شاہ کاسہ جو میں آدمیوں کو سیر کر دے اس کے بعد صحن جو دس کو سیر کر دے۔ اس کے بعد عس جو تین چار کو سیر کر دے۔ اس کے بعد فداخ جو دو آدمیوں کو سیر کر دے۔ اس کے بعد قصب جو ایک آدمی کو سیر کر دے۔ اس کے بعد عمار ہے۔ کان یلبس مراد اء متبتنا بالزغفر ان عمر بن عبدالعزیز نے ایسی چادر پہنتے تھے جس کا رنگ زعفران کے رنگ کے مشابہ ہوتا۔

باب التمار مع السمار تتری۔ متفرق اور پریشان۔ بچے بدویکے۔

ہے کہ موت مومن کے لئے راحت ہے یا سختی یہ نیا فتیہ مسیری
 بہائی کر کے مجھ کو عزت دی اَدَلْ مَا شُحِفَتْ بِهِ الْمَوْتُ مِنْ يُعْفَرُ
 لَمَنْ يَتَّقِي خَلْفَ جَنَازَتِهِ بِمَا تَخَفَ جُوموس کو دیا جاتا ہے وہ
 سے کہ جو اس کے جنازے کے پیچھے چلے اس کی مغفرت ہوتی ہے۔
 سلام دعا کورنش آداب تسلیات مجرا۔

السَّحِيَّاتُ وَبِسَبِّ طَبْعِ كُورَنَشِيسِ اَوْر تَسْلِيْسِ اَوْر اَدَابِ
 اور مجرا اللہ کے لئے ہے
 حَيَاةَ اللّٰهِ اللّٰهُ تَجْرُ كُو سَلَامَتِ رَكْعَةٍ حَيَاةَ اللّٰهِ مِيْت
 کا تبیین تم دونوں لکھنے والوں کو خدا سلامت رکھے، یا خدا کی
 طرف سے تم پر سلام۔

باب النار مع الحمار

لینا، بمعنی آخذ ہے ماضی تَخَذَ مَفَارِعُ يَتَخَذُو
 قرآن میں لَتَخَذَتْ اور كَالَا تَخَذَتْ دونوں

آئیں ہیں
 اِتَّخَذُو لِيْنَا اِسِي تَخَذَن سَ بَکَلَا ہے۔ زہری نے کہا آخذ سے
 زمین کی نشانی، عد فاصل۔
 نَحْوَم كَ بِي مَعِي مَعْنِي هِي
 مَلْعُونٌ مِّنْ غَيْرِ نَحْوَم اَلَا مَرْضِيْنُ بُو شَحْضِ زَمِيْنِ كِي
 اور علامات مدد کو بدل دے وہ ملعون ہو زکیونکر اس
 کا اندیشہ ہے، دوسرے راستہ چلنے والوں کو تکلیف دینا
 میری نساختم داسا، میرا گھر اس کے گھر سے لاہو اور

باب النار مع الرماح

رماح، یعنی، فاک۔
 زکیونکر ہذا وہم عمر جمع اتراب ہے۔
 گوشت کے وہ کڑے جو زمین پر گر پڑیں اور خاک
 میں پڑ جائیں۔

اُخْتُوَانِي وَوَجُوهُ الْمَسَاكِيْنِ التَّرَابِ خُوشَاهِ يُوْنِ كِي
 منہ پر مٹی ڈالو یعنی ان کو محروم کرو، کچھ میت دو دو مقدار کے لگا کر
 معنی مراد رکھے۔ حضرت عثمان کی ایک شخص خوشامد کرنے لگا۔ انھوں
 نے اس کے منہ پر مٹی ڈال دی۔

اِذَا جَاءَ مَنْ يَطْلُبُ ثَمَنَ الْكَلْبِ فَاَمْلَأْهُ كَفَّةً تَرَابًا
 جب کوئی شخص کتے کی قیمت مانگے آئے تو اس کی مٹھی مٹی سے
 بھروے کیونکہ کتے کا بیچارہ دست نہیں۔ مراد وہ کتا ہے جو سکا رہی
 نہ ہو، فَجَعَلَ يَمْسِكُ اِلْتِرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ وَيَقُولُ مَشْمُ يَا
 اَبَا تَرَابِ آنحضرت حضرت علی رضی اللہ عنہ پر سے مٹی پونچھنے کے لئے اور
 فرماتے تھے، اَبُو تَرَابِ اُمُّهُ، (یعنی مٹی والے)

مجمع البحرین میں ہے کہ «ابو تراب» آپ کی کنیت اس لئے
 ہوئی کہ آپ ساری زمین کے سرور ہیں اور تحت ہیں، اللہ کی زمین
 پر یعنی زمین والوں پر۔

يَا لَيْدِي كُنْتُ تَرَابًا اَي مِّنْ شَيْعَةِ عَلِيٍّ۔ کاش میں تراب
 ہوتا یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گروہ میں ہوتا ہے امامیہ کی روایت ہے
 عَلَيَّكَ يَدَا اَي الدَّيْنِ تَرَبْت يَدَا اَي تُو مِيْد لِر عُوْرَتِ اَخِيَا
 کہ تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے (تجھ پر محتاجی آئے) تَرَبْت يَدَا اَي
 اِذَا اَلْمَرَا عَدِيَالٌ فَمَنْ يَعْدِيَالٌ تِيْرَے ہاتھوں کو مٹی لگے، اگر میں
 ہی انصاف نہ کروں گا تو پھر کون انصاف کرے گا تَرَبْت يَدَا اَي تَرَبْت
 داہنے ہاتھ کو مٹی لگے (یہ عرب کا ایک محاورہ ہے، اس سے بددعا
 مقصود نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا یہ تعریف کے مقام پر کہتے ہیں جیسے
 لَا اَمْرَ لَكَ لَا اَبَ لَكَ لَلّٰهُ دَرَسَا تَرَبْت جَمِيْنَه اُس کو
 پیشانی خاک آلودہ ہو۔ یعنی گر بڑے بعضوں نے کہا یہ دعا ہے
 یعنی اگر مسجد سے میں رہے تَرَبْت تَرَبْت تَرَبْت تَرَبْت تَرَبْت تَرَبْت
 ہو (یعنی تو شہید ہو۔ پھر ایسا ہی ہوا وہ شہید ہوا) اَنَا مَعَا دِي
 فَجَعَلَ تَرَبْت لَهَا مَالٌ لَهَا مَعَا وِيْرَ تُو بِالْكُلِّ مَكَا مَحَاجِ هِي
 اس کے پاس پیسہ نہیں بل انت تَرَبْت يَدَا اَي نہیں تیرے
 ہاتھوں کو مٹی لگے کیونکہ تو حق بات کے پوچھنے کو عیب سمجھتی ہے اور

اس کا وہ بیوت جو تو باب الحمار مع الیاء اس کا اصلی مقام ہے کہ صاحب نہایہ نے بتایا ہے نقلی یہاں بیان کر دیا۔ ۱۲ منہ

اُس نے تو اچھا کیا کہ دین کی بات جس کو پوچھا ضروری تھا، پوچھی
 تَرَبَّةٌ اَرْضُنَا یہ ہماری زمین کی مٹی ہے اپنے ملک کی مٹی ہر آدمی
 کے لئے شفا ہے۔ اسی طرح مسلمان کا تھوک۔ بعضوں نے کہا،
 خاص مدینہ طیبہ کی مٹی اور آنحضرت کا تھوک مراد ہے اور صحیح یہ
 ہے کہ ہر آدمی ایسا کر سکتا ہے کہ کھر کی انگلی پر اپنا تھوک لگائے،
 پھر مٹی اس میں لگا کر زخم یا درد کے مقام پر پھیرے اور یہ دُعا
 پڑھے:-

بِسْمِ اللّٰهِ تَرَبَّةٌ اَرْضُنَا بِرَبِّقَةٍ بَعْضِنَا لِشَفَى
 مَسْقَمَتِنَا بِاَذْنِ رَبِّنَا اَبْرَأَتِنَا فِي شَفَى بِنَا سَقَمِنَا
 يَا اَشْفِئْنَا تَرَبَّتْ وَجْهَكَ. اَفْلَحَ اَبْنُ مَنَّةَ كَوْخَاكُ اَلْوَدَّه
 ہونے دے را فلیج کیا کرتے تھے سجدے کے وقت زمین پر چھو کر
 مارتے تاکہ مٹی دے لگے ہا بُو جَدْرِي كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا التُّرَابَ
 مومن کو ہر مباح کام میں بھی تُوَاب ملتا ہے (جب نیت خیر ہو)
 مگر بے فائدہ عمارت بنانے میں اس میں تُوَاب نہیں بلکہ وہ وبال
 ہے (وَلَا تَجِدُ لَهُ تَمَوْضِعًا اِلَّا التُّرَابَ اب ہم اس پیسے
 کو سوائے عمارت کے اور کہاں خرچ کریں وَاَلَا يَكْمُلُ عُرْوَةُ اِبْنِ
 اَدَمَ اِلَّا التُّرَابَ آدمی کا پیٹ قبر کی مٹی ہی بھرتی ہے جب
 تک زندہ ہو جس میں نہیں جاتی) لَيْتَ وَا لَيْتَ بَنِي اُمِّيَّةَ
 لَا تَفْقَهُنَّهِمْ كَفَضَ الْقَصَابِ التُّرَابَ الْوَدِّمَةَ رَحْمَتِ
 علی نے فرمایا) اگر مجھ کو نبی امیہ پر حکومت ملی تو میں ان کو
 جھٹک کر (ایسا صاف پاک کر دوں گا) جیسے قصائی گوشت کے
 ریبے ہونے لگدوں کو جھاڑ پونجھ کر صاف کرتا ہے۔
 خَلَقَ اللّٰهُ التُّرَابَ يَوْمَ السَّبْتِ. اللّٰهُ تَعَالَى
 نے زمین کو ہفتہ کے دن بنایا۔ تَرَبَّةٌ مقبرہ کو بھی کہتے ہیں
 اَنْتَرَبُوا الْكِتَابَ فَاِنَّهُ اَتْحَجُّ لِحَاجَةٍ خَلَا كَوَلِّكَ كَرَامٍ
 مٹی ڈالو، ایسا کرنے سے مطلب براری کی زیادہ امید ہے وَخَبْرَتِي
 خط لکھ کر اس پر مٹی چھڑکے یا تو اضعاف اور عاجزی کے ساتھ خط
 لکھے ہر گز تَرَبُّبُ الْكِتَابِ خط پر مٹی ڈالتے تھے۔
 تَرَبَّاءٌ بھی یعنی تراب ہے۔

تَرَبَّةٌ یعنی مٹی کی اور پر کی پسلیاں جو ٹھنڈی کی نیچے ہوتی
 ہیں۔

کتاب تَرَبَّان، ہم زبان میں تھے (جو ایک مقام کا نام ہے)
 بہت شاداب مدینہ سے پندرہ میل پر تَرَبَّةٌ ایک وادی کا نام
 ہے، مکہ سے دو دن کی راہ پر۔ اَسْرَجُوا اِلَى اللّٰهِ كَيْفَ تَرَبَّان
 جب جانوروں کا صاب و کتاب ہونے کا تو ان سے کہا جائے گا
 وہ اب جیسے تم تھے (یعنی مٹی) وہی ہو جاوے۔

تُرَابٌ۔ میراث، ترکہ داخل میں دُورَاتٌ تھا۔ وَاذْكُوْنَا
 سے بدل دیا۔ اصل مقام اس کا باب الواو مع الراء ہے جو کرا
 نہا نے برعایت لفظی یہاں بیان کر دیا۔
 اِلَيْكَ مَا بِيْ ذَاكَ تَرَاتِي۔ تیری ہی طرف میرا تھکا ہوا
 اور تو ہی میرا ترکہ لے گا۔

تُرُجٌ۔ چھپ جانے۔ اور وہ جنگل جس میں شیر ہوں۔
 تَرْجٌ۔ مشکل اور مشتبہ ہونا۔

تُرُجٌ اور تَرْجَةٌ مشہور میوہ ہے (یعنی لیموں)۔
 اُتْرُجٌ اور اُتْرُجٌ اور اُتْرُجَةٌ بھی وہی میوہ ہے
 درباب الالف میں گزر چکا ہے، نَحَى عَنْ لُبْسِ الْقَتَنِ الْمُرَجِّ
 آنحضرت نے ریشمی ڈھانچے سُرخ کپڑے کے پہننے سے منع فرمایا
 مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْاُتْرُجَةِ
 اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے تَرْج کی مثال ہے (جس کا
 ظاہر بھی خوش رنگ اور باطن بھی مزیدار)

تَرْجَمَةٌ یا تَرْجَمَةٌ۔ ایک زبان سے دوسری زبان میں
 تفسیر کرنا، کسی شخص کے حالات بیان کرنا (یا اگرانی لائف)
 کا شروع۔

قَالَ لِيَرْجَمَانِهِ يَا تَرْجَمَانِهِ يَا تَرْجَمَانِهِ
 سے کہا۔
 تَرْجَمَان۔ وہ شخص جو ایک زبان کا مطلب دوسری زبان
 میں بیان کر کے سمجھائے۔ اس کی جمع تَرْجَمَاتٌ اور تَرْجَمَانِ
 ہے۔

یہ ہوتی

نام ہے

دی کا نام

کلمہ ہوتا

اجائے گا

واژگونے

پر گزرتا

بیراں کا

یوں

بہوہ ہے

بی المانی

نے

لا شکر

لی

یہ

لافت

تا

بنا

سب

در

تہذیب

الْوَيْبَةُ تُرَادُّ وَحَدِيثُ امِّ تَيْرٍ وَحَدِيثُ امِّ تَيْرٍ وَحَدِيثُ امِّ تَيْرٍ وَحَدِيثُ امِّ تَيْرٍ وَحَدِيثُ امِّ تَيْرٍ
 تفسیر کے والے ہیں ایسا کہ ماہرین نے بیان کیا ہے۔ امام
 اللہ تعالیٰ کی طرف سے مترجم ہونا ہر دو دونوں روایتیں ایک
 کی ہیں) اترجیم کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی زبان میں ترجمہ
 کر کے لوگوں کا مطلب سمجھا تا جاتا تھا جو فارسی بولتے تھے بعضوں
 نے کہا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پکار کر یا اس کی شرح کر کے لوگوں
 کو سنایا سمجھا دیتا تھا جو اڑھام ذہمیر لہا یا اختصار کی وجہ سے
 اچھی طرح سن یا سمجھ نہیں سکتے تھے لہذا لہذا ایک روایت میں
 ہر عام کے لئے مترجموں کا ضرورت ہے (ایک روایت میں یہ میثاق
 تنبیہ ہے یعنی دو مترجموں کی اگر ایک غلط ترجمہ کرے تو دوسرا
 اس کی غلطی بیان کر دے) ترجمہ باب۔ باب کی شرح مثلاً
 باب التسلوۃ، باب الطہارۃ وغیرہ۔
 ترجمہ۔ ترجمہ اور غم۔ یہ ترجمہ کی سند ہے۔ اور ترجمہ بسکون
 راہنما ہے، فقیری۔

مَا مِنْ فَرَحٍ إِلاَّ وَتَعَمُّهُ فَرَحٌ بِفَرَحِهِ
 ترجمہ لگا ہوا ہے (جیسے کسی شاعر نے کہا ہے کہ، دنیا میں توام میں
 ادبی و غم اور اسی میں پروردگار کی بڑی حکمت ہے۔ اگر دنیا
 میں ہر خوشی ہی خوشی ہوتی یا ہر غم ہی غم ہوتا تو آدمی
 دنیا کی اور صحت قائم نہیں رہتی، خوشی میں روح کو افساس ہوتا
 اور رنج میں انقباض و دونوں امر حیات اور صحت باقی رکھنے کے
 استدلال کے ساتھ فردی ہی میں یہ رنج زیادہ ہونے سے آدمی مر جاتا
 ہے ہی خوشی ہی بہت ہونے سے شادی مرگ جاتی ہے)۔
 ترجمہ اس آیت یا فرود موٹا پر گوشت ہونا۔

تاریخ۔ موٹا، فرہ
 ترجمہ من الریحال تا ش میاز قد پر گوشت تر تو
 ترجمہ ابن مسعود نے کہا اس کو ہا: مجازاً (ایک روایت میں تلتو ہے
 کی سنی ہا: الی اللہ حسناً ان ملدا الی مطر
 دیر دوری پردہ دوری یعنی تراء مطر وہ دور

جو سوار راہ (کھنچ کر اس سے دیوار وغیرہ عمارت کا سیدھا
 بنا دیکھتے ہیں لہذا انہوں میں لرزا نہیں۔
 تترز۔ سوکنا، سخت ہو جانا۔

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُنَّ التَّرَازُ قِيَامَتِ اس وقت
 تک قائم نہ ہوگی کہ ناگہانی موت بہت نہ ہو جائے و اشترطان
 لَّا يَأْخُذُ تَمَّتْ تَارِدًا لَّا يَهْرُلُ لَئِي كَسُو كَيْ سَخَتْ كُجُورِ نَهِي
 لینے کا ہر ڈول کے بدلے ایک اچھی تازی کجور لوگ کا بیت کو بھی
 تازہ کرتے ہیں کیونکہ وہ سوک کر سخت ہو جاتا ہے)۔
 تورا صدقہ، مضبوط اور پابدار ہونا۔

لَوْ زُنَّ سَجَاءُ الْمُؤْمِنِ وَخَوْفُهُ مِثْلَ زَانٍ تَرِيْبِي
 مَا زَادَ أَحَدًا هَمًّا عَلَى الْآخِرِ۔ اگر مسلمان کی امید اور اس
 کا ڈر دونوں ایک ٹھیک ترازو سے تولے جائیں جس میں یا نہ
 نہ ہو) تو دونوں برابر ہیں گے، کمی بیشی نہ ہوگی و مطلب یہ
 ہے کہ حق تعالیٰ کی رحمت سے ناامید کی اور یا کسی اسی طرح حق
 تعالیٰ سے خوف ہو جانا دونوں کفر میں آسنا ایمان بین الخویف
 والوجاہ)۔

اشتر اور ٹھیک کرنا۔ عرب لوگ کہتے ہیں:
 اَسْرَمِ مِثْرَانَاكَ فَإِنَّهُ شَائِلٌ اِبْنِ تَرَازٍ د برابر کرنا
 وہ ایک طرف سے اٹھا ہوا ہے۔
 تترع۔ بڑائی میں جلدی کرنا، کسی کام میں خوشی سے گس پڑنا،
 پھر جانا، جلدی سے غصہ ہو جانا
 تترع۔ پھیرنا، موٹا۔
 تترع۔ بند کرنا۔
 اشترع۔ مجھ دینا۔
 تترع۔ جلدی کرنا۔

وَالصَّبِيحَةُ الْعِيمَةُ عَلَى التَّرْعَةِ اوپے چمن پر ڈیرہ لگا۔
 اِنَّ مِثْرِي عَلَى تَرْعَةٍ مِّنْ تَرْعِ الْعَنْدِ مِثْرَانِ مَبْهَرَةٍ كِي
 بلند کاریوں میں سے ایک کیاری پر ہے یا بہشت کے درجوں میں
 سے ایک درجہ پر ہے یا بہشت کی سیڑھیوں میں سے ایک سیڑھی

پر ہے۔ بعضوں نے کہا "سرعۃ" سریالی لفظ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہاں عبادت کرنا بہشت کی کپاری بننے کا سبب ہے۔ ایک روایت میں علی سرعۃ مرقوم شرع الحکمین یعنی حوض کوثر کے نالوں میں سے ایک نالے پر ہے (بالہ) منہج جہاں سے حوض کا پانی نکل کر بہتا ہے ختمی الا نھما سریا لیسہم فترعہ اس مشرک نے انصار کا کو جو نماز پڑھ رہا تھا ایک تیر مارا، انصاری نے اس کو سرکادیا ہٹا دیا، نکال ڈالا لیکن نماز تو پوری نہ اپنے رفیق کو جگایا۔ اسی طرح تین تیر کھائے۔ نماز کے بعد اس کو جگایا تو وہ کیا دیکھتا ہے کہ سب خوننا خون۔ اس نے پوچھا تو نے پہلے تیر میں مجھ کو کیوں نہیں جگادیا انصار نے کہا، میں قرآن کی ایک سورت پڑھ رہا تھا اس کا توڑنا مجھ کو چاہا نہیں لگا "سبحان اللہ! صحابہ رضی اللہ عنہم کی نماز کا کیا کہنا، ان کی ایک رکعت ہماری تمام عمر کی نماز سے درجہ میں بڑھ کر ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ خون نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، نہ وہ نجاست جو نمازی کے بدن یا کپڑے پر نماز شروع کرنے کے بعد آن پڑے کچھ ضرر کرتی ہے۔

فَلَمَّا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ اللَّهِ رَبِّهِمْ وَحَدَّثُوا أَنَّ لَهُمْ حَمِيمًا مِّنْ رَبِّهِمْ يُخَوِّفُهُمْ سَبَّحُوا بُحْبُوحًا رَبِّهِمْ وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءِيفٌ رَحِيمٌ قَدْ جَاءَنَا خَمْرٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَمِنْ بَنِي الْعِزْرَةِ نَسُوا حَمِيمًا كَذَّبُوا وَقَالُوا مَا نَجِئْنَاكَ بِخَمْرٍ وَأَنْتَ أَتَقْبَلُهَا أَذًا كَمَا نَجِئْنَاكَ بِذُرِّ عِثْقَانٍ أَمْ لَكَ فِي الْبَاطِنِ أَعْيُنٌ رَّاكَ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَقَالُوا نَجِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَالْحَقُّ يَرُدُّنَا إِلَىٰ رَبِّكَ سَرِيعًا قَدْ جَاءَنَا خَمْرٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَمِنْ بَنِي الْعِزْرَةِ نَسُوا حَمِيمًا كَذَّبُوا وَقَالُوا مَا نَجِئْنَاكَ بِخَمْرٍ وَأَنْتَ أَتَقْبَلُهَا أَذًا كَمَا نَجِئْنَاكَ بِذُرِّ عِثْقَانٍ أَمْ لَكَ فِي الْبَاطِنِ أَعْيُنٌ رَّاكَ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَقَالُوا نَجِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَالْحَقُّ يَرُدُّنَا إِلَىٰ رَبِّكَ سَرِيعًا قَدْ جَاءَنَا خَمْرٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَمِنْ بَنِي الْعِزْرَةِ نَسُوا حَمِيمًا كَذَّبُوا وَقَالُوا مَا نَجِئْنَاكَ بِخَمْرٍ وَأَنْتَ أَتَقْبَلُهَا أَذًا كَمَا نَجِئْنَاكَ بِذُرِّ عِثْقَانٍ أَمْ لَكَ فِي الْبَاطِنِ أَعْيُنٌ رَّاكَ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَقَالُوا نَجِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَالْحَقُّ يَرُدُّنَا إِلَىٰ رَبِّكَ سَرِيعًا

آنحضرت کی آل کو تباہ و برباد کیا۔ ایسی ہی مصیبتیں ان پر ڈالیں جن کے کھٹنے سے قلم تھرتا ہے۔

مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَمِنْ بَنِي الْعِزْرَةِ نَسُوا حَمِيمًا كَذَّبُوا وَقَالُوا مَا نَجِئْنَاكَ بِخَمْرٍ وَأَنْتَ أَتَقْبَلُهَا أَذًا كَمَا نَجِئْنَاكَ بِذُرِّ عِثْقَانٍ أَمْ لَكَ فِي الْبَاطِنِ أَعْيُنٌ رَّاكَ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَقَالُوا نَجِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَالْحَقُّ يَرُدُّنَا إِلَىٰ رَبِّكَ سَرِيعًا قَدْ جَاءَنَا خَمْرٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَمِنْ بَنِي الْعِزْرَةِ نَسُوا حَمِيمًا كَذَّبُوا وَقَالُوا مَا نَجِئْنَاكَ بِخَمْرٍ وَأَنْتَ أَتَقْبَلُهَا أَذًا كَمَا نَجِئْنَاكَ بِذُرِّ عِثْقَانٍ أَمْ لَكَ فِي الْبَاطِنِ أَعْيُنٌ رَّاكَ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَقَالُوا نَجِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَالْحَقُّ يَرُدُّنَا إِلَىٰ رَبِّكَ سَرِيعًا

وہ قرآن پڑھیں گے، لیکن ہنسیوں کے نیچے نہیں اترنے کا، بس حلق تک رہے گا (بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ قرآن کے الفاظ زبان سے پڑھیں گے، اس پر عمل نہیں کریں گے تو ان کو قرآن پڑھنے کا کچھ ثواب نہیں ملے گا۔ ہمارے زمانہ میں بھی اہل بدعت نے خوارج مردود کی پیروی اختیار کی ہے۔ قرآن کے لفظ پڑھ لیتے ہیں، اور اسی کو کافی سمجھتے ہیں نہ اس کے معنی میں غور کرتے ہیں نہ عمل کرنے کی نیت سے پڑھتے ہیں۔ اللہ ان لوگوں سے بچائے رکھے) دل پر اس کا کچھ اثر نہ ہوگا۔ اِلَىٰ تَرْجُوْنَهُ اس کی ہنسی تک آتھا تَرْجُوْنَا اَدْلَىٰ اَلْبُكُوْرِيَّةِ وہ سوہنے سے بچ کر تریاق ہے (تریاق وہ دوا جو زہر کا اثر دور کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے) اِنَّا نَفِيْعُوْهُ الْعَالِيَةَ تَرْجُوْنَا قَالَا لَيْسَ دَرَمِيْنُكَ اطْرَانٌ مِّنْ كَاوَلِيْمِ كَعَجُوْهُ (کجور کی ایک عمدہ قسم ہے، ہمارے زمانہ میں شاید اس کو شلنی کہتے ہیں) میں تریاق ہے۔ مَا اَبَا نِي مَا اَتَيْتَ اِنَّا نَفِيْعُوْنَا تَرْجُوْنَا اَرُ مِّنْ تَرْجُوْنَا بِيَوْمٍ تُوْجِرُ مَجْهُوْ كُوْسِيْ كَامِ كَرُ كَرُ مِّنْ اَبَالِ حَرَامِ حِيْزِيْنَ نَاوِيْ هُوْنِيْ هِيْنَ۔ اِنَّا خَيْرِيْنَ كَمَا اَسْ مِيْنَ شَرَابِ نَاوِيْ هُوْنِيْ هِيْنَ وَه حَرَامِ هِيْ اَوْ رَجَسِ۔ اَلرُّ تَرْجُوْنَا مِيْنَ يِ حِيْزِيْنَ نَهِيْلِ اِنَّا پھر اس کے استعمال میں قباحت نہیں۔ بعضوں نے ہر حال میں مکروہ جانا ہے۔ کیونکہ حدیث مطلق ہے :-

فَا تَلَّ كَا اُوْ رُوْرُ رُوْ جَا كَا شَرَابِ كِيْ نَجَابَتِيْ ظَا هِرِيْ پَرُوْ كُوْنِيْ دَلِيْلِ نَهِيْ جُوْ اُوْر جِبْ شَرَابِ دُوْ سُرِيْ دَاوُوْ مِيْنَ بِلِ كَرَا يِنَا اَنْ كُوْنُوْنَا نُوْ اَسْ كِيْ اسْتِمَالِ مِيْنَ قِبَا حَتِ نَهِيْ۔ اِيْ كَا طَانْفِ مَرْبِيْ حَدِيْثِ كَا يِ تُوْلِ جُو۔ اِسْ صُوْرَتِ مِيْنَ يِ حَدِيْثِ اَنقُوْلِيْ بِرَجُوْلِ هُوْ كِيْ مَا اَبَا نِي مَا اَتَيْتُ اِنَّا نَشَرِبُ تَرْجُوْنَا قَا اُوْ تَعَلَّقْتُ

بعضوں نے کہا "سرعۃ" سریالی لفظ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہاں عبادت کرنا بہشت کی کپاری بننے کا سبب ہے۔ ایک روایت میں علی سرعۃ مرقوم شرع الحکمین یعنی حوض کوثر کے نالوں میں سے ایک نالے پر ہے (بالہ) منہج جہاں سے حوض کا پانی نکل کر بہتا ہے ختمی الا نھما سریا لیسہم فترعہ اس مشرک نے انصار کا کو جو نماز پڑھ رہا تھا ایک تیر مارا، انصاری نے اس کو سرکادیا ہٹا دیا، نکال ڈالا لیکن نماز تو پوری نہ اپنے رفیق کو جگایا۔ اسی طرح تین تیر کھائے۔ نماز کے بعد اس کو جگایا تو وہ کیا دیکھتا ہے کہ سب خوننا خون۔ اس نے پوچھا تو نے پہلے تیر میں مجھ کو کیوں نہیں جگادیا انصار نے کہا، میں قرآن کی ایک سورت پڑھ رہا تھا اس کا توڑنا مجھ کو چاہا نہیں لگا "سبحان اللہ! صحابہ رضی اللہ عنہم کی نماز کا کیا کہنا، ان کی ایک رکعت ہماری تمام عمر کی نماز سے درجہ میں بڑھ کر ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ خون نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، نہ وہ نجاست جو نمازی کے بدن یا کپڑے پر نماز شروع کرنے کے بعد آن پڑے کچھ ضرر کرتی ہے۔

تَمِيَّةً أَوْ قُلْتُ شِعْرًا عَجْرًا كَوْنِي دُبْرًا كَامٍ كَرْنِي كِي بِرِدَاهِ
نہ ہوگی۔ اگر میں تریاق ہوں یا گنڈہ الٹکاؤں یا شعر کہوں (دہلیتی ہوتے
کہا مراد جاہلیت کے گنڈے اور تعویذ ہیں۔ اسی طرح شعر سے بھی
مراد وہ شعر ہے جس میں فسق و فجور یا کفر کے مضامین ہوں۔)

تَرْكٌ - چھوڑ دینا۔
تَرْكَةٌ - شتر مرغ کا انڈا، بال بچے جن کو آدمی چھوڑ کر
مر جائے۔

تَرْكَةٌ - ال و اسباب جو میت چھوڑ جائے۔
اِنَّهٗ جَاءَ اِلَى مَكَّةَ يُطَالِعُ تَرْكَةَ حَضْرَتِ اِبْرَاهِيْمَ
تو آئے اپنے بال بچے دیکھنے کو (یعنی حضرت ابرہہ اور حضرت
اسماعیل کو) تَرْكَةٌ بکسرہ راہی ہو سکتا ہے۔

وَاَنْتُمْ تَرْكَةُ الْاِسْلَامِ وَبَقِيَّةِ النَّاسِ
تو لوگ اسلام کے ترکہ اور آدمیوں کے باقی ماندہ ہو ان اللہ تعالیٰ
تَرَايَاكَ فِي خَلْقِهِ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں چند اگلی
ہائیں رغفلت، دنیا میں استغراق، آرزو کی درازی) باقی
رہی ہیں

تَرْكَةٌ - شتر مرغ کے انڈے اور اس رمز کو ہی کہتے ہیں
جس سے لوگ غافل ہوں وہاں چرایا نہ کرتے ہوں۔

فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ جِسْمِ نَمَازٍ كَوْرَعْمَا، تَرَكَ كَمَا
تو اس کے فرض ہونے کا اقرار کرتا ہو وہ کافر ہو گیا اور ہمارے ان
سبب سے منبر رکا یہی قول ہے۔ اور شافعی نے کہا، ترک نماز اس
مسل کو نہیں گئے، لیکن نماز جنازہ اس پر پڑھیں گے اور مسلمانوں
کے ساتھ اس کو دفن کریں گے۔ بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ نماز
تَرْكِ مِيتٍ كَا اِنْكَارِ كَرِّ كَرِّ، اَيْ شَخْصٍ تَوَابَا لَتَفَاقِ
اسی طرح وہ شخص جو نماز کو زنی اٹھ بیٹھے بے فائدہ ہے
بِالِاتِّفَاقِ كَا فَرَسٌ اِنَّكُمْ فِي ذَمَانٍ مِّنْ تَرْكٍ مِّنْكُمْ
تو نماز اور یہ ہلاک تم لوگ ایسے زمانہ میں ہو جس میں اگر
کوئی دسواں حصہ ان باتوں کا ترک کرے، جن کا حکم دیا گیا ہے
اور جو حصے بجائے، جب بھی وہ ہلاک ہوگا۔ اور ایک زمانہ

دآخری) ایسا آئے گا کہ اس میں اگر کوئی دسواں حصہ بھی ان باتوں
کا بجائے جن کا حکم دیا گیا ہے اور جو حصے اس سے نہ ہو سکیں
تو بھی وہ نجات پائے گا (فتنی نے کہا حکم دی گئی باتوں سے
استحبات اور سنن مراد ہوں تو بہتر ہے۔ میں کہتا ہوں مستحبات
اور سنن کو امور بہا نہیں کہتے اور نہ ان کے ترک سے آدمی ہلاک
ہو سکتا ہے۔ اس لئے فتنی کی تفسیر صحیح نہیں ہے۔ اسخفرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب یہ ہے کہ آخری زمانہ میں جو جو بعد
زمانہ نبوت نجات کے لئے یہ بھی کافی ہوگا کہ آدمی منجملہ سائر العن
اور واجبات دسواں حصہ ہی بجائے بشرطیکہ موعود ہوا اور اصول
ایمان کا انکار نہ کرے۔)

تَرَكَ وِيَّةَ اَهْلِ الدِّيَامَةِ ذَمِي كِي دِيْتِ اِنِّ مَالٍ پَر
رہنے دی یعنی چار ہزار درہم جو آخفرت کے زمانہ میں تھی، اس
وقت مسلمان کی دیت آٹھ ہزار درہم تھی تو ذمی کی نصف دیت
تھی۔ حضرت عمرؓ نے مسلمان کی دیت بارہ ہزار درہم کر دی اور
ذمی کی دیت وہی قائم رکھی تو ذمی کی دیت مسلمان کی دیت کی
تہائی ہو گئی) لَا يَابَسْعِيدًا قَدْ تَرَكَ مَا تَعَلَّمُ۔ نہیں
ابوسعید مردان نے وہ بات چھوڑ دی جس کو تم جانتے ہو (یعنی
عید کی نماز خلبہ سے پہلے پڑھنے کو)

اَلنَّاسِ كَلِيْدِيْنِيْهِ الْمَغَامِرِيْ لَلْجَمَاعَةِ اِنِّ دِيْنِ كُو
چھوڑنے والا، جماعت سے الگ ہو جانے والا (مزید) هَلْ نَمَّ
تاسی کو الیٰ اُمّوا اِنِّ تم میرے امیروں کا چھپا چھوڑو گے یا
نہیں ان کی بدگئی اور مخالفت سے باز آتے ہو یا نہیں، مَا
تَرَكَ سَمُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّرَكْتِيْنِ
بعداً العسیر بعد القیس کے قاصد جانے کے بعد آخفرت نے
عصر کے بعد ایک نفل دوگانہ ترک نہیں کیا یہ دوگانہ آپ کا
قاصد تھا۔ دوسرے لوگوں کو عصر کے بعد نفل نماز ٹر صافروب
آفتاب تک منع ہی اَطْعَمَ حُبْرًا اَوْ لَحْمًا حَتّٰی تَرَكَوْا
آپ نے لوگوں کو روٹی گوشت کھلایا تاکہ وہ چھوڑ کر چلے
(شکم سیر ہو گئے)۔

تُرِكَ. ایک قوم ہے یاقت بن نوح کی اولاد میں۔
 قَبْلَهُ تَرْكِيَّةٌ. ایک ترکا ڈیرہ (یعنی چھوٹا خیمہ) اِيْذَنْ خِيَا
 فَخَلَّتْ تَرْكِيَّةٌ رِيَابِنَا اُحْتِنَا اَبَا اِجَارَتِ وَيَجِبُ عَلَيْنَا اَبَا اِجَارَتِ
 (حضرت عباس رضی اللہ عنہما کو فدیرہ معاف کر دیں) عبدالمطلب کی والدہ
 النصار میں سے تھیں) مَنْ تَرَكَ الدَّخْوَةَ لَا جَوْشَنَ دَعْوَتِ وَ
 ضِيَاةٍ فِيْهَا اِنَّ اَتَرَكَ فَقَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّي
 یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے) اور میں کسی کو خلیفہ نہ بناؤں تو بھی
 ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مجھ سے جو بہتر تھے (یعنی آنحضرت) انہوں
 نے بھی کسی کو خلیفہ نہیں بنایا۔ یعنی صاف صراحت کے ساتھ
 وہ نہ اشارہ تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف کیا کہ
 اَنْ كُوْنَا رِيَابِيْنَ كَا حَكْمِ دِيَا) فَمَا سَأَلْتُهُ تَرْكِيَّةً الرَّبِّيَّةَ
 اِذْ لَزَامَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ. میں نے آپ کو نہیں دیکھا
 کہ آپ نے سورج ڈھلنے پر ظہر سے پہلے دو نفل رکعتوں کو ترک کیا
 ہو (فتنی نے کہا یہ وہ کہانہ شاید وقتی سنتوں کے علاوہ تھا)۔
 تَرَكَ النَّفْسَ الزَّامِ.

کتبہ حضرت آنحضرت صلعم نے حسین بن نفلہ اسدی کے لئے ایک
 سند لکھی کہ ترمذ اور کتبہ دونوں اس کی جائیداد ہیں (بعضوں نے
 ترمذ کے بدلہ ترمذ پر لکھا ہے)۔
 تَرْمِذًا اَيْكَ شَهْرٍ شَهْرٍ فِيْ خِرَاسَانَ فِيْ اَمَامَةِ تَرْمِذِيٍّ مَا جَاءَتْ
 سنن وہیں کے تھے۔
 تَرْمِذِيٌّ. وہ زردی یا ناکی رنگ جو مائضہ عورت پاک ہونے اور
 غسل کر لینے کے بعد دیکھے۔ بعضوں نے کہا کہ سفیدی جو پاکی کے
 وقت دیکھے۔ بعضوں نے کہا وہ چھٹرا جو عورت اپنے مقام مخصوص
 پر رکھتی ہے۔ حیض اور طہر سجانے کے لئے۔
 كُنَّا لَا نَعْلَمُ اَلْكُفْرَ مَا جَاءَ وَالْقَهْرَ مَا جَاءَ وَ التَّوْبَةَ
 شَيْئًا هُمْ حَيْضٌ سِوَاكَ هُوَ اَدْرُغْلُ كَرِ لِيْنِ كِ بَعْدِ تَرْكِيٍّ اَدْرُ
 زردی اور سفیدی وغیرہ کو کچھ نہیں شمار کرتے تھے (یعنی اس کو
 حیض نہیں گنتے تھے)۔

بَابُ التَّارِخِ مَعَ السَّيْنِ

تَسْمِيْنٌ. (اس کو باب السین مع الحارمین ذکر کرنا تھا) مَرْوَةٌ
 اَمْ رَوْهَمْ اَنْ تَسْمُوْهُ اَعْلَى التَّسْمِيْنِ اَبَا لِيْ لَوَّلِ
 دیکھو موزوں پر مس کر لیں تَسْمُوْهُ اَعْلَى الْعَبَائِبِ وَ التَّسْمِيْنِ
 عاموں اور موزوں پر مس کر لو۔
 تَسْمَعُ بِالتَّسْمَعَةِ. تو نور میں یا نور۔
 تَأْمُوْهُ مَوْزِيْنَ تَارِيْحًا. بعضوں نے کہا ما شوره
 لِيْنِ بَقِيَّتِ اِلَى الْقَابِلِ اَلْمَوْصُوْتِ تَأْمُوْعًا اَكْرَمِ
 سائل آئندہ تاسذندہ را تو محرم کی نویں تاریخ روزہ رکھوں گا
 دیکھو کہ یہود دسویں تاریخ محرم کو روزہ رکھتے ہیں، میں ان کی تاریخ
 کروں گا۔ بعضوں نے کہا "تاسوع" سے خود دسویں تاریخ کو رکھا
 اور آنحضرت ۶ جب مدینہ میں تشریف لائے تو یہودیوں کو دیکھا
 کہ وہ اس دن روزہ رکھتے ہیں اور اس کی تعظیم کرتے ہیں۔ آپ نے
 بھی اس دن روزہ رکھا اور فرمایا اِنْحَنُّ اَحْنُ يَوْمِ هُمْ مَوْسَى اَمَّ
 زیادہ سے دار میں اَصْحَبِي تَرْجِي تَسْمُوْحًا نَحْوُ كَيْرَتِ يَوْمِ دَاكُنَا

مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَ عَلَيْهِ تَرْكِيَّةٌ
 جو شخص ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں اللہ کی یاد نہ کرے وہ فائدہ
 تک بک نکالے) تو اس کو نقصان ہوگا۔ مَنِ اخْتَابَ اَخَاكَ
 اَلْمَرْوِيَّتِ مِثَّ غَيْرِ تَرْكِيَّةٍ بَيْنَهُمَا جَوْشَنَ اَبَا اِجَارَتِ
 کی بغیر کسی الزام کے ناحق غیبت کرنے وہ شیطان کا ساتھی ہے۔
 تَرَكَ الْبَاطِلَ وَجَمُوْتُ اَخْلَا وَ اِهْيَاتِ.
 تَرْهَاتِ. اس کی جمع ہے۔
 اَخْلَانَا فِي تَرْهَاتِ الْبَسَائِيْ وَ حَزْرُ عِيْلَاتِ
 اَلْوَسَادِ مِثَّ اَبَا اِجَارَتِ بے فائدہ جنگوں میں لے گیا۔ اور
 یہودہ دسویں اور خیالات میں پھنسا دیا یہ عرب لوگوں کی
 ایک مثل ہے)۔
 تَرْمِذًا. ایک مقام کا نام ہے، ابن اسد کے ملک میں۔
 اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ
 اِلَى الْحَمِيْنِ بِنِ تَسْلَةَ الْاَسْلِيَّ كِتَابًا اَنَّ لَهُ تَرْمِذًا وَ

تو باتوں کا حکم دیا جہاں حدیث میں دلیل باتیں مذکور ہیں۔ گروہوں
بات کیو یا تو باتوں کا مجموعہ ہے ہجرتہ الا ذان تسع عشر
کا مکہ انکان کے اسی کلمے کے لئے (یعنی تجميع سمیت) مكان
يداد وسكنا نسايد وكن تسع اسي سب موردوں کے
پاس گھوم آئے، وہ تو تخبیں (یعنی یریاں اور دلوں کی لہریاں
پر جانے) آموزنی رہتی بستیم جو میرے پروردگار نے نبویوں
سے نجات کرنے کا حکم دیا یہی نجات دانی۔ تو آپ کے پاس نو
بیروں سے زیادہ کبھی جمع نہیں ہوئیں)۔

ان الله تسعة وتسعون اسما الله تعالى له ناول
(ایک گروہ) نام ہیں اور اس حدیث سے حصر مقصود نہیں ہے، ان
ناموں کے سوا اور بہت سے نام حدیث اور قرآن میں دان میں لکھے
نے کہا اللہ کے ہزار نام ہیں)۔

تسعیتم بہت کی ایک لکین شے ہے جو شراب اور ڈال
جائے گی۔ بعضوں نے کہا ایک نہر ہے جو ہوا میں بہتی ہے اس وقت
کو باٹ السین مع النون میں ذکر کرتا تھا)۔

باب التامع العين

تعب - تھک جانا۔

التعب - تھکا۔

وما لا قوة لتعبه نفسك جو تیری قسمت میں نہیں
ہے اس کے لئے اپنی جان مت تھکا۔

تعبنا، بربان کرنا، بات کرنے میں عاجز ہونا۔
حتى يؤخذ القلب حقة غير متعج ضيف ناوا
بے اس کے پریشان کئے ہوئے وصول کیا جائے گا نطق
الا مخرجين متعجوا، یہ حضرت علی رض کا قول ہے) میں نے
اس وقت گنگو کی جب لوگ گنگو ذکر کے (عاجز ہو گئے) ماننا
امة لم يؤخذ القلب حقة قويتها بحية غير متعج
وہ تو ہمیں بالذہ نہیں ہو سکتی، جس میں کمزور کا حق زور آور سے
بہتر پریشان کئے نہ لیا جائے الذي يقرأ القرآن ويتعج

لہ اسجو ان جو شخص قرآن کو انگ انگ کر محنت اٹھا کر پڑھے اس کو
دھر اتوا بتے گا اور جو شخص قرآن کا ماہر ہو، اس کا اجر وہ قیمت
پڑھے
تعبا - چینا۔

تعب الی غیر کرنا۔

من تعب من اللیل جو شخص رات کو جو تک اٹھے ماطما
البحر وقام تعباً جب تک سمندر اونچا ہو کرے اور وہ تعباً
جو ایک ماڑے قائم رہے۔

تعب - ہلاک ہونا اور پیمانہ پھیل جانا، گھٹنا۔ بعضوں نے کہا
تعب منہ کے بل کرنا، اور تعب منہ کے بل کرنا

تعب مسلط مسلح آوند حالگراہ تباہ ہوا کہو کہ حضرت ما
پر بہت لگنے میں وہ بھی شریک ہوا تھا یہ اس کی ان نے اس کو پڑھا
دی تعب عبد اللہ بن مسعود عبد اللہ بن مسعود و انفس و اذا
شيك فلا انفس اشرفی کابندہ اور وہ پیر کابندہ کپڑوں کا
بندہ (یہ اس کا ترجمہ ہے جو ایک روایت میں عبد الغیصیہ بھی

ہے۔ یعنی چادر کابندہ مراد وہ شخص ہے جو اپنی قدرت سے زیادہ
عہدہ عمدہ کپڑے بنانا چاہے، رات دن اسی نگر میں رہے) منہ کے
بل کرے، پھر سر کے بل لٹ جائے (تباہ ہو) اگر اس کو کانا پیمے
تو کوئی اس کا کانا نہ کھالے (راتی بھی دزدن کرے کیونکہ وہ بندہ زر
ہے اس کو کسی سے محبت نہیں)۔

تعبن یا تعبنا یا تعبنا ایک مقام کا نام ہے کہ اور دینکے
درمیان۔

كان على الله عليه وسلم يتعبن وهو قائل
بالتسقيما اجنرت اس وقت تعبتن میں تھے اور وہ پیر کو مقنا
میں آرام کرنے والے تھے (بعضوں نے قائل التسقيما پڑھا جو
یعنی تعبتن میں تھے جو تسقيا کے سامنے یعنی متقابل ہے)۔

تعبوض - کالی گھور جو بہت بیٹھی ہوتی ہے۔
واهدت لنا وطا من التعبوض ہم کو کالی گھور کا
ایک تمیلہ بھیجا انسمون هذا التعبوض کیا تم اس کو

لس
ما
اد
کے
م
تدیر
اور
ن
کو
دو
ول
اغبین
اکرمین
کلیوں
ن کی
یع
کو
اپنے
دی
رد

تفوض کہتے ہو؟ (اس لغت کو باب العین مع الصاد میں ذکر کرتا تھا)۔

باب التار مع العین

تَغَبُّ بِالْفِعْلِ بِجُودِ الْخَرَابِ هُوَ عَرَبٌ لَوْ كُنْتُمْ هُنَا
عَبَّ النَّاسُ فِيهِ خَرَابٌ هُوَ كَيْ غَبَّ الدَّيْبُ الْغَنَمَ
بِجُرْبِيَّةٍ لَمْ يَبْرُؤْ كَوْتَاهُ كَرِيحًا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ شَهَادَةَ ذِي
نَفْسَةٍ اللَّهُ تَعَالَى بِدَعْوَى مَعَاشٍ كِي كَوَاهِي قَبُولٍ نَهَى كَرَامًا
تَغْرِبًا لَمْ يَكُنْ كَرَامًا كَوَابِ الْعَيْنِ مَعَ الْإِرَامِ (ذِكْرُ كَرَامًا تَحْتًا)
وَرَدًا-

فَلَا يَمَّا يَمَّعُ هُوَ وَلَا الذِّي يَابَعَهُ تَغْرِبًا آتٍ
يَعْتَلَا نَدْوَا شَخْصًا بِبَيْعَتِ هُوَ كِي، نَدْوَا اس سے جس سے اس سے
بیت کی، کیونکہ دونوں کے ارے جانے کا ڈر ہے (تالاب اور قنوج
دونوں میں گئے، کیونکہ بغیر صلاح اور مشورے عام ملک کے
خلافت اور بادشاہت نہیں ہو سکتی) أَيْمَادُ جُلِّ بَابِعِ الْخَرَّ
فَأَنَّهُ لَا يَأْمُرُ وَاجِلًا مِنْهُمَا تَغْرِبًا آتٍ يَغْتَلَا جَب
ایک شخص (بغیر صلاح اور مشورے کے) دوسرے سے بیت کر لے
تو دونوں میں سے کوئی امیر نہیں ہو سکتا۔ کہیں دونوں مارنے والے
جائیں۔

باب التار مع الفار

تَغْتُ مِيلَ كَيْلٍ بِرِيشَانٍ دَرُورًا (بعضوں نے کہا حرم احکام
کولنے پر جو کام کرتا ہے، جیسے ناخن و مونچھ کترانا، نفل کے بال
سکانا، زبیران کے بال مونڈنا وغیرہ)۔

فَتَفْتَتِ الدَّمَاءُ مَكَانَهُ خُونٌ لَمْ يَكُنْ كِي جَدِّ التَّحِيرِ
الْتَفَتُ حَقْوَى الرَّجُلِ مِنَ الطَّيْبِ تَغْتُ خُشْبُو اسْتِعْمَالِ
کرانے کے حق کو کہتے ہیں۔
تَغْتُ بِرِيشَانِ حَالِي-
شَمْ لِيَقْبُضُوا لَفْتَهُمْ بِعِنِّ اِبْنِي بِرِيشَانِ حَالِي دُرُورِي

از تحریر نے کہا یہ تفسیر نصر کے سوا اور کسی نے نہیں کی۔
تَغْتُ تَحْوِصُو۔

اس میں "تَغْتُ" ناخن کے سبیل کو کہتے ہیں۔
أَيْتُ وَتَغْتُ وَتَحْوِصُوا فِي سَجُلٍ لَمْ يَكُنْ عَشْرًا أُنْ
تھو ہے ان پر، اس شخص کو بڑا کہنے کے (یعنی حضرت علیؑ کے)
جن کے دس فضائل (اس کی سیکیڑوں و فضائل) ہیں۔
ذَهْلٌ - تھو تھو کرنا، جس میں کچھ تھوک بھی نکلے (یہ بڑھانے کے
ہے لیکن تَغْتُ سے زیادہ ہو تَغْتُ کے بعد پھر نَفْحُ ہے یعنی پھونکا
جس میں بالکل تھوک نہ نکلے)۔

تَغْلٌ - بدبودار ہونا۔ خوشبو کا استعمال چھوڑ دینا بہانہ
کہ جسم کی لٹیروں میں سے بڑی بو آنے لگے۔
كَلَّمَا خَلَّمَهَا جَمْعُ بَرَاقَةٍ شَمَّ تَغْلَةً جَب سَوْدًا
ختم کرتے تو تھوک منہ میں جم کر کے اس پر تھوک دیتے۔ نو فکری
کہا، برکت کے لئے جیسے اسما جنسی کے دھوون سے برکت لینے
(یعنی قرآن شریف کی آیات یا اسمائے الہی رکابی یا کاغذ پر لکھ کر
ان کو دھو کر یہ پانی پیئے ہیں۔ اکثر زعفران سے لگتے ہیں)۔ التَّغْلُ
فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَاتُهَا مَسْجِدٌ مَسْجِدٌ مَسْجِدٌ
کچی مہونہ کٹا ایک خطا ہو (اگر تھوک کے تو) اس کا کفارہ یہ ہے کہ تھوک
کو مٹی میں دبا دے (یا کہ دوسرے لوگوں کو ایذا نہ ہو کہ اس سے
لَهُمْ تَغْلٌ ان میں سے بڑی بو آتی تھی وَهِيَ تَغْلٌ آتٍ
دارتھیں مَنِ الْمَاجِجُ قَالَ الشَّعْثُ التَّغْلُ آخِذَتِ
پوسیدار حان، ماجی کون ہو؟ آپ نے فرمایا پریشان حال
بال بھیرے، بدبودار و لیخردی اِذَا خَرَجْتَ مِنْ تَغْلٍ
عورتیں باہر نکلیں (کام کاج ضرورت سے) تو بوہنی سادہ
سے نکلیں (یعنی بن خوشبو لگائے بن بنے سورے) شَمْ
الْتَمْسِ فِيهَا تَغْلٌ الرَّيْحِ وَهِيَ مَسْجِدٌ مَسْجِدٌ
کو بدبودار کر دیتی جو کہونکہ پسینہ لاتی ہے اور بڑی بو
کیڑوں سے پھوٹ نکلتی ہے، تَغْلٌ فِيهِ آسِ لَمْ يَكُنْ
وَأَقْلَبْتُمْ عَنْ يَسَارٍ لَمْ تَلْنَا بَابِي لَمْ يَكُنْ تَغْلٌ

(اور شیطان کے شر سے پناہ مانگے)۔

تَقَاةٌ يَأْتُوهُا كَمْ هُوَ نَاقِسٌ هُوَ مَا دُهِسَ هُوَ مَا أَحْمَقُ هُوَ مَا بَلَ
مَزْهُ هُوَ مَا أَسَى سَعَى

تَأْفِهُ خَيْرٌ زَلِيلٌ رَحْمُورًا

قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الرَّؤْيُ بَيِّنَةٌ قَالَ الرَّجُلُ
الْتَأْفِهُ يَمْلِكُ فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ أَخْبَرَتْ سَعْدُ وَجَاهِدُ بَيِّنَةٌ

کون ہے؟ آپ نے فرمایا ایک چھوٹا حقیر آدمی، جو قوم کے بڑے
کاموں میں گفتگو کرے، دراصل قوم بنے چھوٹا منہ بڑی بات) لَا
يَتَفَهُ وَلَا يَتَشَانُ نہ حقیر ہوتا ہے نہ پڑتا ہوتا ہے (یہ قرآن کا
وصف بیان کیا) لَا يَنْقُطُ الْيَدَانِ فِي الشَّيْءِ التَّأْفِهُ خَيْرٌ
جِزْءِ كِبْرَانِي فِي (جس کی الیت رُج وینار سے کم ہو) ہاتھ نہ کاٹا
جائے اِيَّاكَ وَمُعَاهَدَةَ النَّاجِرِ فَإِنَّهُ يَبِيعُكَ بِالتَّأْفِهُ
بیکار کی دوستی سے بچارہ، وہ تو تجھ کو ایک حقیر چیز کے بدلے بیچ
ڈالے گا۔

تَقَاةٌ كَرَمٌ هُوَ مَا غَضِبَ هُوَ مَا

تَيْفِيَّةٌ أَوْ تَيْفِيَّةٌ زَادَ أَوْ دَوَّقَ

وَدَخَلَ عَمْرٌ وَكَانَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَمَّ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى نَعْمَةٍ ذَلِكَ يَا تَيْفِيَّةٌ ذَلِكَ حَضَرَتْ
مَنْ دَخَلَ أَمْرًا أَوْ أَخْبَرَتْ سَعْدُ وَجَاهِدُ بَيِّنَةٌ
ان کے بعد ہی) اندر آئے۔

باب التار مع القاف

لَمَّا كَانَ وَصْنِيَا زَبْرَهُ

وَعَدَّ فِيهَا التَّقْدَارَ ان دَاوُدَ فِي مَنِّ زَكَاةٍ وَاجِبٌ هُوَ
سَعَى كَوْمِي نَارُ كَرِيَّا (بعضوں نے تقدار پڑھا ہے)۔

تَقَرَّرَ دَوَّقَ كَيْ جِي هِي مَعْنَى هِي

تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ مَعْنَى هِي اِدْوَقَفَ تَقَرَّرَ تَقَرَّرَ هُوَ

وَدَوَّقَ حَتَّى التَّقَفَ النَّاسُ كُلَّهُمْ انھوں نے لوگوں کو ٹھہرا
(اس کو باب الواو میں ذکر کرنا تھا)

تَقْنٌ طَبِيعَتٌ وَمَشَاشٌ كَأَسَانٍ مَازِقٌ هُوَ شِيَارٌ

إِنْتَقَانٌ مَضْبُوحٌ كَرَانٌ

تَتَقَيْنَ السَّوْدَانِ غَلِيظٌ پانی زمین میں دینا کہ اس میں زور
آجائے۔

وَوَخَلَقَ التَّقْنُ يَوْمَ الشَّانِءِ بِمِثْلِ كَمَا لَيْتِ اِبْرَاهِيمَ
کے سامان پیدا کئے۔

تَقَاةٌ بِرَبِّكَ كَارِي بِجَاوِزٌ اصل میں دُفَاةٌ تَقَاةٌ طَرِجٌ
تَقْوَى اصل میں دَقْوَى تھا۔ كَمَا إِذَا أَحْتَمَرَ الْبَاسُ الْفَقِيْرًا

بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبَلُ رَأْيِي سَخْتٌ هُوَ
خون ریز تو ہم کیا کرتے، آنحضرت مسلم کو اپنا بچاؤ بناتے (آپ شیون

کے سامنے آگے رہتے اور ہم آپ کے پیچھے۔ سحان اللہ آپ کی شہادت
اور بہادری کا کیا کہنا؟) إِلَّا مَا رَجَعَتْ يَتَّقِي بِهِ وَيُقَاتِلُ مِنْ

وَدَائِهِ اِمَامٌ كَيْ هُوَ لُكُوْنٌ كَيْ سَبْرٌ هُوَ لُكُوْنٌ اِبْنُ بَجَاوِزٌ اُس کے کرتے
ہیں اُس کے پیچھے رہ کر جنگ کرتے ہیں مَن اَتَقَى اَقْلَى تُوْبِهِ فِي مَهْلِكِهِ

فَلَيْسَ لِلَّهِ اَكْتَسَى جِنُّ حَسْبُ نَازِ فِي اِبْنِ كَبْرَارٍ رُكُوْدٌ غَسَا
وغیرہ سے) بجایا، اُس نے اللہ کے لئے کپڑا نہیں پہنا اور نہ اللہ

کی عبادت میں وہ کپڑے کا خیال کیوں رکھتا کپڑا کیا چیز جو جان تک
اس پر تصدق کرنا چاہیے)۔

تَقِيٌّ بِرَبِّكَ كَارِي بِجَاوِزٌ اور امام محمد بن علی جواد کا لقب ہے کیونکہ
اللہ نے ان کو امون کے شر سے بچایا۔

اَلْبِيْعُ كُلُّ تَقِيٍّ بِرَبِّكَ كَارِي بِجَاوِزٌ اَلْبِيْعُ كُلُّ تَقِيٍّ مَثٌ
تَقِيَّةٌ قَالَ نَعَمَ تَقِيَّةٌ عَلَى اَقْدَانِ وَهَدَانَةٌ عَلَى دَخْنِ

تو اور کچھ بچاؤ بھی ہوگا؟ فرمایا، ہاں بچاؤ ہوگا، لیکن خبر اسیوں کے
ساتھ اور صلح ہوگی گردل میں میل رکھ کر (نفاق کے ساتھ)۔

التَّقِيَّةُ اس کو بھی کہتے ہیں کہ آدمی اپنا اعتماد عزت یا
جان جانے کے ڈر سے چھپائے یہ اہل سنت اور امامیہ سب کے

نزدیک جائز ہے۔ قرآن میں ہے: وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ
فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ آيَاتِنَا اور اَلَا اَنْ تَقُوْا مِنْهُمْ تَقَاةً اور

حضرت عارض نے تقیہ کیا تھا اور محمد بن مسلم نے بھی)۔

دش
اف
علی
ی
بڑی
ہے
دینا
سب
تے
برکت
یا
ہیں
ہیں
یہ
تقدیر
آنحضرت
شان
تقین
یونہی
سارے
سے
اور
پہلے
میں

باب التامع الکاف

لکاؤ۔ بروزن مُسزّۃ بہت تکبیر لگانے والا

سے اکل مُتکبّتا میں فرض پر بیٹھ کر اطمینان سے نہیں کھانا جیسے زیادہ بار بار شور و آواز کی عادت ہوتی ہے کہ نرم گدہ سمجھا کر اس پر چار زانو بیٹھ کر بڑے اطمینان سے کھاتے ہیں لکنی اقل مستوی و اکل بُلغۃ لیکن میں پھرتی سے بیٹھتا ہوں یعنی اکرلوں اگلنے ٹیک کر اور سرین اُدٹھا کر اور تھوڑا سا کھانا (جو زندگی قائم رکھے) کھالیتا ہوں (یعنی لوگوں نے مُتکبّتا کے معنی یہ سمجھے ہیں کہ تکبیر لگا کر یا ایک طرف ٹیک دے کر نہیں کھانا یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ عرب لوگ مُتکبّتا کو کہتے ہیں جو ایک فرض پر اطمینان کے ساتھ بیٹھا ہو۔)

(اس حدیث کی رو سے بعضوں نے تکبیر یا ہاتھ پر ٹیک دیکر یا ایک طرف جھک کر کھانا کروہ رکھا ہے کہ امام جعفر صادق رضی عنہ سے منقول ہے کہ قسم خدا کی آنحضرت نے اس سے منع نہیں کیا۔ بہر حال سنت یہ ہے کہ اکرلوں بیٹھ کر کھائے اور شکم میر ہو کر نہ کھائے۔ بلکہ تہائی یا ادھار پیٹ کھائے) وَ اَنَّهُمْ لَیَزَاحُمُونَ عَلٰی کَعَابِنَا فَرَحْتُمْ ہمارے بچھوئے پر ہجوم کریں گے۔ مَا اَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُتْکَبّاً مُنْذُ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلَیْ اَنْ یُّفِضَ اَخْبَرْتُمْ نے جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجا، کبھی فرض پر اطمینان سے بیٹھ کر یا تکبیر لگا کر ٹیک دے کر) کھانا نہیں کھایا، یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو دنیا سے اٹھالیا لَ تَجَاوِزُ فِی الْحَمَامِ فَاِنَّهُ یَذْهَبُ شَحْمَ الْکَلْبِ تَتَبَّنِیْ حَامٍ مِنْ اَیْکَی طَرَفِیْکَ دِیْکَ مَتَّ بَیْطُ اِیْاِکَ رَکَبَیْ سَے گردوں کی چربی تحلیل ہو جاتی ہے وَ هَذَا الْوَقْتُ السُّتْبٰکِیْ یہ سفید رنگ گورے جو فرض پر اطمینان سے بیٹھے ہیں اَلتَّکَاؤُ مِنْ التَّعْوَبِ بچھونا بھی اللہ کی ایک نعمت و راز ہے کل اہل مکہ اور مدینہ ان دونوں میں فرق ہو رہے ہیں فِرَاشٌ حَلْبٌ وَ طَعَامٌ حَلْبٌ فرض عمدہ ہو اور کھانا عمدہ ہو۔ هُوَ کَا بَیْنِ یَدَیْ اللّٰهِ حَتّٰی یَفْضَحَ مِنْ الْحِسَابِ وَ

باب التامع اللام

پروردگار کے سامنے بیٹھیں گے۔ جب تک کہ پروردگار حساب کا نافع ہو

تَلْبِیْبٌ کس کے کپڑے سینے پر اکٹھا کرنا۔ پھر اس کو گھینچنا جیسے لڑائی جھگڑے میں کرتے ہیں، عرب لوگ کہتے ہیں، لَبَّیۡہُ یَا اَخَذًا بِتَلْبِیْبِہٖ یَا بَتَلًا بِتَلْبِیْبِہٖ اُس کے کپڑے اُس کی دگدگی پر جوڑ کر اس کو گھینچنا۔ مُتَلَبِّبٌ ہر کام مٹانے میں فَاخَذَتْ بِتَلْبِیْبِہٖ وَ جَدَّ سَیۡدُہُ میں نے ان کے کپڑے اُن کے سینے پر جوڑ کر اُن کو گھینچنا فَاخَذَتْ بِتَلْبِیْبِہٖ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اِنَّمَا حَضَرْتُ نَاطِقًا حضرت عمرؓ کے کپڑے جوڑ کر ان کو اپنا طرف گھسیٹا مصلیٰ فی کون وَ اِیۡدِیۡ مُتَلَبِّبًا آنحضرت نے ایک ہی کپڑے میں ناز پڑھی اس کو سینے پر لاکر باندھ لیا تھا۔

تَلْتَلۡہُ سختی، جلد بازی، بہت ہلنا پلانا۔ جانور کو سختی سے تَلْتَلۡہُ وہ کلام جو سمجھ میں نہ آئے، جیسے بچے تیلانے میں اس کی جمع تَلَاتِلٌ ہے۔

اِنِّیۡ بِشَرَابِیۡ فَقَالَ تَلْتَلُوْا رَعِدَ اللّٰہِ مِنْ مَسْجِدِہٖ کی حدیث میں ہے، ایک شرابی آپ کے پاس لایا گیا، فرمایا اس کو ہلاؤ، چھیرو، بوسو نکھو تاکہ معلوم ہو اُس نے شراب پی ہے نہیں۔

تَلَدًا یَا تَلَدًا یَا تَلَدًا پُرَانِیۡ جوتیرے پاس بیٹھا ہوا (اس کی شد طاسر ف ہے یعنی نیا مال جو دوسرے ہاتھ سے) اَلْحَمِّ مِنْ تِلَادِیۡ وَ سُوْرَتِیۡنِ جِنِّ کَے شَرِّہٖ جِنِّ حَمَّہُ میرے پُرانے مال میں زمین سے پیلے کہ میں نے اُن کو یاد کیا تھا، فِی کَلِمَہٗ تَالِدًا بِاللَّحٰی خَلَا فَاَنْ کَانَ اَللّٰہُ سَے اِنَّمَا اَعْتَقَتْ عَنْ اَجِبَہَا عَبْدًا الرَّحْمٰنِ تِلَادًا وَ تِلَادًا دِہَا یَا تِلَادًا اَمِنْ اَسْتَلَدِہَا حضرت عائشہؓ نے اپنے بھائی عبد الرحمن کی طرف سے اپنے پُرانے بردوں میں سے ایک آزاد کیا (کیونکہ وہ سوتے سوتے گزر گئے تھے) اِنْ رَجَلًا اَسْتَلَدَ

کتاب روت « دست »

جَارِيَةً وَشَطَا أَمَّهَا مَوْلِدًا فَوَجَدَهَا تَلِيدًا ۞ ایک شخص نے ایک بوڑھی خریدی اس شرط پر کہ وہ عرب کی پیدائش ہو پھر معلوم ہوا کہ وہ تخم میں پیدا ہوئی تھی، لیکن اد اہل عمری میرا اس کو عرب لے آئے تھے وہیں جوان ہوئی تو اُس نے اُس کو پھیر دیا مَنْ بَاعَ نَالِدًا أَسْلَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ تَلْفًا بُوَ شَخْصًا بِنِي بِرَانِي جَانِدًا بیچ ڈالے (بے ضرورت روپیہ اڑائے) اللہ تعالیٰ اس کے مال پر لاکٹ ڈالے گا اِنَّهُ مِمَّنْ اللَّهُ تَمْتَمُوا بِرَكِيمِ التَّلَادِ وہ امام جو خدا کی طرف سے مقرر ہوں گے، ان کی برکت سے برائے اول کی آرزو کرو گے عَلَيْكَ بِالتَّلَادِ وَ اَيَاكَ كُلَّ مُحَدَّثٍ لَا عَهْدَ لَنَا وَلَا اِمَانَةَ وَلَا مِيثَاقَ اِنِّهٖ قَدِي يَارَ كُو تھوڑے اور تھے یار سے بچا رہ، جس کے نہ عہد کا اعتبار ہو، نہ پان کا اقرار کا۔

تَلْعَةُ - پانی بننے کا راستہ اوپر کی طرف سے نیچے کی طرف بعضوں کے لمان تلعة بلند اور پست زمین دونوں کو کہتے ہیں لَانَّهُ كَانَ تَلَادًا اِلَى هَذَا التَّلَادِ آبِ اِنِّهٖ طِيلُوں پر جایا کرتے۔ تَلْعَةُ مَطْرًا لَا يَمْتَمُّ مِنْهُ ذَنْبٌ تَلْعَةُ اِيَسَا مِينْبِرِ سِ كَا لِنِي مَالِ كِي دُم بِي پَانِي كِي نَرِي كِي (يعني ہر طرف پانی ہی پانی اِنِّهٖ كَالْيَقِيْرِ بِتَلْعِهِ اَلْمَوْمُونُ حَتَّى لَا يَمْتَعُوا ذَنْبًا سَمَانِ اِنِّهٖ كُو اِيَسَا رِي كِي كِه كِه كِي نَالِ كِي دُم كُو نَبِيَسَا كِي وَ اَوْ حَقَّتِ التَّلَاعُ مِينِي نَاوِل كُو بِيَسَا اِن كُرِيَا تَلْعُوا اَعْنَاقَهُمْ اِلَى اَمْرِ تَسْمِ يَكُو نُو اَاهْلُهُ فَوَجَدُوْهُ اِيَجْرُدِي اِيَسِي كَام كِي طَرَفِ اَتْمَانِي جَس كِي لَاتِي نَتْحِي رِي اِنِّهٖ كَتِي اِدِر مَطْلَب جِي مَاصِل نِهِي اِي اَتَدَّ هَذِهِ اِلَى الْمُؤْمِنِ اَسْرًا مِّنْ تَدَّ هَذَا السَّبِيلِ اِيَسِي التَّلْعَةُ طَانِي مومن پر اس سے بھی جلد جاتی ہیں سب کاپانی نالے کی بالائی جانب سے بہتا ہے۔

تَلْعَةُ - اس کو باب اللام مع العين میں ذکر کرنا تھا (یا تَلْعَةُ اِي تَلْعَابَةُ اِي تَلْعِيْبَةُ بہت ٹھٹھا کرنے والا لَعْمُ تَلْعَةُ اِنِّي تَلْعَابَةُ مِمَّا رَاحَةُ اِعَاشِي وَ اَمَارِ

آبند کابشا (عروبن ماس) یہ سمجھا کہ میں ایک کھلڈرا گن خود کو کاشیفہ ہوں (جھ کو امور مملکت اور انتظام سلطنت میں کچھ دخل ہی نہیں ہے) سَمَانَ عَلَيَّ تَلْعَابَةُ فَاذَ اَفْرِعَ اِلَى حَبْرِيں سَلْدِيں حضرت علی رض ظریف با مذاق و خوش مزاج آدمی تھے، مگر جب کوئی ڈر کر آپ کی پناہ لیتا تو گویا اس نے ایک کرارے سخت فولادی شخص کی پناہ لی یا ایک فولادی پہاڑ کی پناہ لی (اب کس کو کیا مجال کرے ستائے، بعضوں نے ضربیں حدید پر کسرۃ بنا د روایت کیا ہے یعنی فولادی پہاڑ یا داڑھ۔)

ف۔ ہمیشہ بہادر اور شجاع آدمیوں کا یہی حال ہوتا ہے کہ ان کے وقت بڑے ہنس مکھ، خوش مزاج، ظریف اور ہنسار ہوتے ہیں اور جنگ کے وقت آفت کے پر کالے، یہ نہیں کہ ہر وقت چڑھا ہر کاندھے، بات بات پر کاٹ کھانے والے، ایسے لوگ دل کے محض بودے ہوتے ہیں اور صرف تمہان کے ٹرے۔

تَلَاكَ - ذَالِكَ کا مونث ہوئی اسم اشارہ مونث ہو اور کلام بعد کے لئے اور کاف خطاب کا جو

تِلَاكَ تِلَاكَ یعنی سورہ فاتحہ میں جو دعا ہے وہ اس آمین کی وجہ سے قبول ہوتی ہے یا آمین اس کا ایک جُز ہے بعضوں نے کہا تِلَاكَ تِلَاكَ اشارہ ہے امام کی نماز کی طرف، یعنی تمہاری نماز امام کی نماز کے تابع ہے۔ بعضوں نے کہا تِلَاكَ تِلَاكَ سے یہ مقصود ہے کہ تم ہر رکن امام کے بعد ادا کرو اور امام کے بعد اس سے فارغ ہو، امام کی ایک ذرا سی تقدیم اس کا بدلہ وہ تاخیر ہو جائے گی، جو تم فارغ ہونے میں کرو گے۔

تَلَّح - ٹیلہ - گرنا کرنا، اوندھا بچا کرنا گردن اور منہ کے بل اِلَا اِلَا۔

اُنِّيْتُ بِمَقَامِ شَيْخِ خَزَائِنِ الْاَحْمَرِ مِنْ فُلْتَلْتِ فِي يَدِي زَمِيں كِي خَزَانُوں كِي كنجياں ميرے پاس لائی گئیں اور ميرے ہاتھ میں ڈال دی گئیں۔ فُلْتَلْتِ فِي يَدِي اے آپ نے وہ پیسے کاپالہ (جس میں دو دھبیاں شربت تھا) اُس لڑکے کے ہاتھ میں ڈال دیا جب اُس نے بائیں طرف کے بوڑھے لوگوں کو پہلے دینا منظور نہیں کیا دیکھتے ہیں یہ لڑکے

غیر
بلیے
کے
کو
لو
کھینچا
لے
نہی
میں
سے
لاتے
میں
میں
خزایاں
بانی
میں
پیدا
پانہ
شروع
میں
ان
کا
تلا
مانشہ
میں
کے
تلا

ابن عباس سے روایت ہے کہ تَوَكُّوْكَ لِيَسْتَأْذِنَكَ بَعْدَ كُنُوزِ بَنِي نَضْلَةَ
 فِي مَقَامِ بَنِي تَمِيمٍ. قرآن میں ہے وَتَلَّهِ الْجَبِينِ اس کو پشانی کے بل
 گرایا حجازی مَنَادَةٌ كَوْمَاءَ فَتَلَّهَا اَبِي بَرْزَةَ كُوَيْبَةَ الْاُدْمِيُّ
 لَانَّهُ اس کو ٹھہرایا۔ حتیٰ سَرَّ اَيُّهَا فِي عَاءِ التُّكُوْلِ يَهَانَ تَمِيمٌ كَمْ
 هَمُّ لِي شَيْلٍ كَا سَابِهُ دِيكَا۔ اَلْقَاتِلِ مِنْ بَرِّ مَمْتِنَةٍ اِلَى اَوْلِيَاءِ
 الْمَقْتُوْلِ۔ فَوْنِي كُوَيْسِي سَمِيَتْ رَجَسٌ سِوَهُ بِنْدِهَا يُوْهُ مَقْتُوْلِ
 كَمَا وَارْتُوْلِ كَمَا حَوَالِي كَرُوْسِي كَمَا۔

تَلَّوْهُ۔ پیچھے جانا، پیروی کرنا، چھوڑ دینا۔
 تَلَّوْهُ وَتَلَّوْهُ۔ پڑھنا۔
 اِتَّلَّوْهُ۔ پیچھے لگانا، آگے بڑھ جانا۔
 اَتَّلَيْتُ التَّالِيَةَ۔ اُدھنی نے اپنی اولاد چھوڑی۔

لَا دَسَائِيَتْ وَلَا تَلَيْتُ تَرَا سَلٍ فِي وَهَلَا تَلَكُوْتُ تَمَا
 وَاوَدُوْكَ تِي۔ سے بدل دیا کہ دریت کا ہوزن ہو جائے یعنی نہ تو
 خود بھی نہ تو نے سمجھا کہ پیروی کی بلکہ بے وقوفی اور
 اور جاہل ماندان والوں کی پیروی کی اور صحیح و کلا اَتَّلَيْتُ
 ہے جیسے اور زریچکا بعضوں نے کہا وَاوَدُوْكَ تَلَيْتُ كَمَا مَعْنَى فِي
 تَرُوْتُ كَمَا پڑھا۔ ایک روایت میں وَاوَدُوْكَ تَلَيْتُ ہے، تو یہ بددعا
 ہو کر اُس کے لئے یعنی تیری اونٹنیاں لاؤ اور مر جائیں ان کی نسل
 ہی نہ رہے يَتَلَوْنَ اَيَاتِهِمْ وَيَتَفَقَّهُوْنَ فِيْهِ۔ قرآن کا آیتوں
 کو پڑھتے ہیں، اُن کا مطلب سمجھتے ہیں اُن پر عمل کرتے ہیں یہ
 امام محمد باقرؑ کا قول ہے۔ آپ فرماتے ہیں قسم خدا کی قرآن کی
 تلاوت یہ نہیں ہے کہ آیتوں کا زبانی یاد کر لینا حروف اور الفاظ اور
 احساس اور اعشار (اور کوٹ) منضبط کرنا بلکہ تلاوت یہ ہے کہ،
 آیتوں کے معانی میں غور و فکر کرنا، قرآن کے احکام پر عمل کرنا
 مفسر ترجمہ کتاب ہمارے زمانہ میں ہزاروں میں ایک شخص بھی ایسا
 نہیں ملتا جو قرآن کی تلاوت اس طرح کرتا ہو۔ بلکہ الفاظ کا رتائیں
 اسی کو تلاوت قرار دیا ہے۔ حالانکہ یہ تلاوت نہیں ہے۔ جیسے امام رضا
 نے فرمایا خَلَّتْ اَنْبِيَّ عَنْهُ جِبُّ وَحِي كَمَا حَالَتِ مَوْقُوْتٌ هُوْنِي دَلِيكَا
 رُوَايَتٍ مِّنْ قَلَمَاتٍ اُجْبِي عَنْهُ۔ یعنی جب وحی کی حالت دُوبہ

ہوئی مَا اَصْحَبَتْ اَتْلَمَا فِي اِيْنَا قِي تَحْمُرُ بَانِي نَهِيْسِي رَكْمِي كَمَا
 ابھی میرا قرصہ دیر سے عرب لوگ کہتے ہیں اَتَّلَيْتُ حَتَّى عِنْدَا مِيْنَا
 اِيْنَا قِي اُس پر اتنی رگما۔ اَتَّلَيْتُهُ مِيْنَا نَعْمَا كَرُوَا تَلَيْتُ لَهْ تَلَيْتُ
 يَا تَلَا وَتَلَا اس کا کچھ قرص باقی رہ گیا ہے۔

تَلَا نِ دَامِلٍ مِّنْ اَلْاَنْ تَمَا، شروع میں سے کو زیادہ کیا اور
 ہمزہ گرا دیا جیسے اَلْحَبِيْنِ مِّنْ تَحِيْنٍ کہتے ہیں اِذْ هَبَّ بَهْلَانِي
 مَعَاكُ اِبَانِ تَمِيْنُوْنَ باقوں کا جواب اپنے ساتھ لے کر جا رہا ہے
 لے اس شخص سے کہا جس نے حضرت عثمانؓ کو بڑا کہا تھا۔

بَابُ التَّمَامِ مَعَ الْمِيمِ

تَمَامَةٌ۔ بات کرنے میں تے اور تمیم کی سی آواز نکالنا، یا اس کی
 کرنا جو صحیح میں نہ آئے۔
 تَمَامٌ۔ موت تہی داس کو باب المیم مع التام میں ذکر کرنا تھا
 تَمَامٌ مَعَهُ تَمَامٌ اَلْحَبِيَّةُ وَجَالِ اَمَّ كَا اُس کے ساتھ
 کی تصویر ہوگی۔ ایک روایت میں تَمَامٌ اَلْحَبِيَّةُ ہے یعنی ہمیشہ
 تصویر اپنے ساتھ لائے گا (ظاہر میں ہمیشہ ہوگی اور حقیقت میں
 ہوگی کیونکہ اس میں جانا ناقصت خراب کرنا ہے) وَاوَدُوْكَ تَلَيْتُ
 ایک نیکو جس میں مور میں تھیں اِنَّا لَا نَدْخُلُ اَلْاَنْبِيَاءُ فِي
 التَّمَامِيْلِ ہم نساہے کے گرجوں میں موروں کی وجہ سے نہیں
 رہے آپ نے اس وقت فرمایا جب ایک نصرانی نے آپ کو کھانے
 دی۔ اس سے معلوم ہوا کہ گرجا میں مور میں نہ ہوں تو وہاں ما
 نماز پڑھنا منع نہیں تھا۔ کِنَا تَمَامٌ كَمَا تَلَيْتُ ہمارے پاس
 کی تصویر تھی يَسْتَوِي فِيْهِ تَمَامِيْلِ پر دے پر مور میں تھی
 رہے مور میں جاندار کی ہوں گی اس نے آپ ناراض ہوئے اور
 سے کہ دیوار اور پتھر اور مٹی پر کپڑا منڈھا منع ہے۔ دوسری روایت
 میں ہے اللہ نے ہم کو یہ حکم نہیں دیا کہ پتھروں کو کپڑا اڑھائیں
 وہ لوگ شرمندہ ہوں جو پتھروں پر چادریں اڑھاتے ہیں۔ اور
 تو ننگے پھرتے ہیں، سردی کھاتے ہیں ان کی تو خبر نہیں لیے اور
 قبروں اور شہدوں اور علموں اور عمدوں پر کھنڈوں اور زردیوں

ہے کہ کئی
لا میں نے
لہ تبتہ
ہ کیا اور
ہذا لہذا
دین میں
(-
یا ایہ
کر کرنا تھا
س کے ساتھ
بنی ہشت
قیقت میں
دعا فی
شیں میں
بے ہوش
لو کھائے
وہاں
بے پاس
ور میں
پوے بال
دوسری
یا اڑھا
ساتے ہیں
خبر نہیں
واب اور

اڑھاتے ہیں۔) تمیز۔ ٹھوس کچھور۔ جس تھمات ہے۔
عین التیمز۔ ایک مقام کا نام ہے۔
اسد فی تائوتہ۔ شیرت اپنے ڈر میں ریاشیر کا دل کتا
ہر اکان لا یرئی بالتیمز یا سنا کوشت کو ٹوٹے ٹکڑے
کے کچھور کی طرح سکھا کر اگر محرم (حرام والا) رکھ لے، تو اس
میں کوئی قباحت نہیں۔ بئیت لا تمز فیہ جیاع اہلہ جس
کلم میں کچھور نہیں وہ گھرانے بھوکے ہیں رکھو نہ اکثر ایسا ہوتا ہے
کہ وہ سہرا کا اتار نہیں ہوتا اور بھوک لگ آتی ہے، کچھور موجود
تو بھوک لگتے ہی اس کو کھا سکتے ہیں)
تمز احیاء۔ خوش، گن، پھولا ہوا (اس کو باب الیم مع الراء
ساز کرنا تھا)
تمز اخذہ رخائے معجز سے بھی ہو سکتا ہے یعنی مزاج کرنا
زعیم ابن النایعة آتی تلعبا بتمز احیاء تابعہ کا
یعنی مرد بن عاص ان کی مال فتنہ پردازی اور فساد میں
میں تھیں۔ "بیخ" کے معنی ظاہر ہونا، یہ سمجھا کہ میں ایک کھیل کود
کے والا خوش و خرم گن آدمی ہوں (مجر کو بھلا حکومت اور
سلطنت سے کیا واسطہ؟)۔
یا تیمام یا تیمامہ پورا ہونے کا قصد کرنا، ایک کام کو چلنے
تیمام۔ پورا کرنا، دینا۔
تیمم۔ پورا کرنا، لگانا۔
تیمم۔ چتکے (سیاہ سفید) مہرے جو جوڑ کر عرب
لگنے کے لئے بچوں کے کٹے میں لٹاتے۔
الحجرین میں جو تیممہ توڑ کر بھی کہتے ہیں جو آدمی پر
اسے اعود بکلمات اللہ التامات میں اللہ کے پورے
کی بنا میں آتا ہوں یا اپنی جان کو ان کی پناہ میں دینا ہوں
وہاں کے سب کلمے پورے ہیں، ان میں کوئی نقص اور عیب
نہیں ہے اس کے کلمے پورا فائدہ دینے والے ہیں یا پورا پیمانہ والے

ہیں اس کو جو ان کی پناہ میں آئے اللہم رب ہذا الداعی
التامہ اے پروردگار اس پوری دعوت کے صاحب پوری
دعوت اذان کو فرمایا، کیونکہ وہ اللہ کی عبادت کی دعوت ہے جو سب
دعوتوں سے بڑھ کر ہے) وَالْقَلْبُ الْقَائِمَةُ اور اس نماز کے
صاحب جو قیامت تک قائم رہنے والی ہے (اب کسی دین سے فسوخ
نہیں ہو سکتی۔ بعضوں نے کہا پوری دعوت یعنی حجت قائم کرنے میں
اور نماز کے لئے آنا واجب کرنے میں پوری ہے۔ بعضوں نے کہا پوری ہے
یہ فرض ہے کہ اس میں تیز و تبدیل نہیں ہو سکتا، یا اس میں تمام عقائد
پوری طرح سے موجود ہیں۔ مثلاً توحید، رسالت اللہ کی عظمت
وغیرہ کا یقین لیکر التمام یا تمام بکسرۃ یعنی آخرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر عینے کی جو دعوتیں شب میں عبادت کرتے ہیں
کو تمام اس لئے کہا کہ چاند اس شب میں پورا ہوتا ہے بعضوں
نے کہا لیکر التمام بکسرۃ تا وہ رات جو سال بھر میں سب سے
بڑی ہوتی ہے الحمد للہ التمام التمام یعنی قرآنی (پوری)
ایک سال کی بھی پورے بدن کی کافی ہے (ایک روایت میں التمام
التمام ہے، معنی وہی ہیں بلعنۃ اللہ التامہ اللہ کی پوری
لغت لے کر فخر جت و انامتیم یہ حضرت اسار بنت ابی بکر
کا قول ہے) میں اس وقت تکلی جب پورے دنوں سے تھی (نو مینے
کا پیٹ تھا) من اصبہ مفضراً اقلینتم صومہ ما جو شخص صبح
تک روزے کی نیت نہ کرے بلکہ بے روزہ صبح کرے، وہ بھی اپنا
روزہ پورا کرے (شام تک کچھ کھائے ہے نہیں۔ رمضان کا احترام
کرے) تیم علی صومیک اپنا روزہ چلائے جا، قنم رکھ اذ
تممت علی ما قرید یا ان تممت اگر تو چاہتا ہو وہی
کئے جائے۔ ذتممت الیہ قریش کے لوگ کثر تھے۔ بے دہلی
ان کے پاس آئے التمام و الترقی میں الشراہ گزرتے
اور فتر شرک کی باتیں ہیں (اگر یہ سمجھے کہ گندہ اور فتر خود کو ف
اثر رکھتا ہے، یعنی اللہ کے بے حکم تب تو حقیقتہً مشرک اور کافر
اور اسلام سے خارج ہو گیا۔ جیسے دوا کے نسبت کوئی یہ اعتقاد
رکھے وہ بھی کافر ہے۔ اور جو یہ سمجھے کہ اللہ کے حکم سے اثر کرنا ہے

تب حقیقہ مشرک نہیں ہوا، اگر مشرکوں کا سا کام اُس نے کیا۔ کیونکہ گندے ننگا نا اور مشرکوں سے جھاڑ بھونک کر نامشرکوں کا طریق تھا۔ ہمارے بعض علماء نے بچوں کے نکلے میں ہر طرح کے گندے اور تعویذ لٹکا کر رکھا ہے۔ اور طبیی نے کہا مراد وہ گندے اور منتر ہیں جو باہلیت اور کفر کی باتوں پر مشتمل ہوں مثلاً ان میں شیاطین اور کافروں کے نام لے جاتے ہوں یا شرک کے مفہام ہوں مثلاً غیر اللہ سے مدد مانگنا، ان سے تہمتی جاہا اگر اسکا الہی یا قرآن کی آیات یا احادیث کی دعائیں ہوں، تو ایسے تعویذ لٹکانا یا مکان پر لگانا جائز ہے ہمن علق قفلا آشر لکے جس نے گندے لٹکایا اُس نے شرک کیا (مشرکوں کا سا کام کیا) مَا أَبَا لِي مَا آتَيْتُ إِنْ لَعَلَّتْ تَمِيمَةٌ. اگر میں گندے لٹکائوں تو پھر کوئی بُرا کام کرنے کی جھجھو پرواہ نہ رہے گی (کیونکہ سب بُرا کام شرک جو جب بڑی کر لیا تو اب اس سے کم بڑے کاموں کی کیا پرواہ رہے گی، ہمن علق تميمه فلما آتتم الشاكلة جس نے گندے لٹکایا تعویذ لٹکایا اللہ اُس کی مراد پوری نہ کرے۔

ابن اثیر نے کہا ان کافروں کا یہ اعتقاد تھا کہ گندے سے ضرور شفا ہوتی ہے آنحضرت صلعم نے اس کو شرک فرمایا کیونکہ وہ اس گندے سے تقدیر الہی کو روکنا چاہتے تھے اور غیر خدا سے بلا دفع کرنے کی درخواست کرتے تھے، حالانکہ بلا اور درد اور مصیبت کا دفع کرنے والا اللہ ہی ہے (جو کوئی خدا کے سوا کسی پیر یا وٹا یا پیغمبر یا امام یا درویش کو شکل کشا، بلا کا دورہ کرنا یا بیماری اور دکھ سے بچنا کرنے والا سمجھے، وہ مشرک اور اسلام سے خارج ہے۔ اللہ کے بے حکم کوئی کچھ نہیں کر سکتا وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے البتہ اگر یہ سمجھے کہ ولی یا پیغمبر یا امام یا پیر بے حکم خداوند کا مدد کر کے نہیں یا بیماری کو دفع کر کے نہیں تو وہ کی طرح تو وہ مشرک نہ ہوگا۔ بشرطیکہ ان کو ہر حکم اور ہر مقام میں حاضر و ناظر اور سننے والا نہ جائے لکن میں ہر دو اُبیہی اُکلمہ و الابرص و اُحی الموتی یا اذن اللہ یعنی میں اللہ کے حکم سے اندھے اور کورھی کو چمکا کر

ہوں اور مردے کو جلا دیتا ہوں ہُوَعَقْدُ الْقَامِ اِسْم اور گندوں میں گرہیں دینا ان کو لٹکانا اِنَّ عَلَا مَا بَيْنَ كَيْفَا وَهَا اِسْم لَا كَرَمٌ مِّنْ تَلَيُّتْ عَلَيْهِ التَّمَا اِسْم ایک لڑکا کسری اور ہاشم کے درمیان، ان سب میں زیادہ عزت دار جو جن بڑوں پر باندھے گئے رہے ابوآل اسود نے امام زین العابدین کی تعریف میں کہا امام حسن رضی نے معاویہ کے جواب میں، جب یہ شعر پڑھا

بِتَجَلِّي لِي السَّامِنِينَ اُرِيَهُمْ اِنِّي لِرَبِّ الدَّخْرِ اَلَا اَتَضَعُ مَخْمَعٌ يَعْنِي مِيں ملامت کرنے والوں اور عیب کرنے والوں کے مقابلہ میں اپنی مشغولی دکھلا کر یہ ثابت کرتا ہوں کہ میں زیادہ کے حوادث سے سبقت نہیں ہوتا۔ علی النور یہ شعر پڑھا

وَإِذَا الْمِيْنَةُ السَّابِتُ اَطْفَارَهَا اَلْقَيْتُ كُلَّ قَبِيحَةٍ اَلَا اَتَجِيْبُ اِسْم جو کہ یہ ابو ذریب شاعر کی بیت ہے۔ یعنی اپنے بچے مار دے اس وقت ہر ایک گندے اور تعویذ کو پھینک دے گا۔

تسوی نے یہی معنیوں لے کر یوں کہا جو بچوں کو خدا سے اعتدال مزاج و عزیمت اثر کند نہ علاج اَلَكْفَنُ اَلْمَقْرَبُ اِسْم ثَلَاثَةُ اَنْوَابٍ تَامٌ. فرض کفن، یعنی تین کپڑوں کا پورا ہے (اس سے زیادہ اور کپڑے بڑھانا جیسے تمام اور تین اور کپڑے کا ایک چادر، یہ سب برکت ہیں) لَتَا اَلْفَا نَسْتُ اِسْم اَلْمَقَامُ بِمَكَّةَ فَا تَمَمْتُ اَلصَّلَاةَ اَلْحَدَّ جَا مَعِي اِسْم مِّنْ اَلتَّوْبِ اَلْحَمْدُ اَدْسِ اَتِيَتْ اَمَّ اَقْرَبُ اِسْم اَلْقِصَّةَ عَلٰى اَبِي اَلْحَسَنِ فَقَالَ اِنْ جِعْتِ اِلَى اَللَّهِ اِسْم عبد اللہ بن جعفر کہتے ہیں، میں نے جب مناس کو چمکایا، ٹھہرنے کی نیت کر لی اور نماز پوری پڑھی پھر گھر سے ایک کپڑے میں نے جانا چاہا، اب چمک کو شک ہو کہ نماز پوری پڑھوں کروں؟ میں نے یہ قصہ جناب امیر سے بیان کیا۔ آپ نے پھر قصر شہدہ کا رخ کر دے بَشْرِ الشَّارِبِيْنَ فِي الطَّلِيْمِ اِلَى اَلنُّوْسِ التَّامِرِ يُوَدُّ اَلْقَيْدَةَ بِوَلُوْغِ اَبْدَعِيْرُوْلِ اِسْم لے مسجدوں کو جاتے ہیں، ان کو یہ خوشی کی خبر سنا دے کہ

کے دن ان کو پوری روشنی ملے گی فَسْتَأْتِمَّتْ سَبَاطُوهُ اُس کی نماز پوری ہوگئی ثُمَّ قَالَ تَرَامُ اِمَاةً لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ سِوَا اِلَهِ الْاَلَا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ كَرِهَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَنْ يَكُوْنَ مِنْهَا كَافِرٌ كَذَّبْتُمْ عَنْ يَتْرَابِكُمْ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُبْصِرْ اِلَّا بَصِيرَةً اَوْحٰى اِلَيْكَ رَبُّكَ فَاصْبِرْ اِنَّكَ اَنْتَ الْكَافِرُ

اس کو پوری روشنی ملے گی فَسْتَأْتِمَّتْ سَبَاطُوهُ اُس کی نماز پوری ہوگئی ثُمَّ قَالَ تَرَامُ اِمَاةً لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ سِوَا اِلَهِ الْاَلَا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ كَرِهَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَنْ يَكُوْنَ مِنْهَا كَافِرٌ كَذَّبْتُمْ عَنْ يَتْرَابِكُمْ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُبْصِرْ اِلَّا بَصِيرَةً اَوْحٰى اِلَيْكَ رَبُّكَ فَاصْبِرْ اِنَّكَ اَنْتَ الْكَافِرُ

اس کو پوری روشنی ملے گی فَسْتَأْتِمَّتْ سَبَاطُوهُ اُس کی نماز پوری ہوگئی ثُمَّ قَالَ تَرَامُ اِمَاةً لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ سِوَا اِلَهِ الْاَلَا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ كَرِهَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَنْ يَكُوْنَ مِنْهَا كَافِرٌ كَذَّبْتُمْ عَنْ يَتْرَابِكُمْ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُبْصِرْ اِلَّا بَصِيرَةً اَوْحٰى اِلَيْكَ رَبُّكَ فَاصْبِرْ اِنَّكَ اَنْتَ الْكَافِرُ

مسافر تو جانے والا ہے۔ اس کو پانی نہ ملے تو سخت تکلیف ہوگی کسی

لِلثَّانِيَةِ فَسَمِيَّ" جو جماعت اپنی بستی میں رہے (مجاہدین کے ساتھ نہ جانے)

اس کو لوٹ کے مال میں سے کوئی حصہ نہ ملے گا مَنْ تَنَاءَلَتْ اَمْرًا فَمِنْ الْعَجْمِ فَعَيْلٌ نَيْرٌ وَرُزْهَمٌ وَمِنْهُمْ جَانِبُهُمْ حَشْرٌ مَعَهُمْ جَوْشَعٌ اِيْرَانٌ

میں رہے اور پارسیوں کی طرح تو روز اور مہرگان (شروع جاڑے)

کی عید کرے اس کا حشر انہی کے ساتھ ہوگا (اسی طرح کوئی ہندوستان

میں رہے اور ہندوؤں کی رسمیں دتوانی، ہوتی، اتلی سنکرات دستہ

رام گوی، جنم آٹھی وغیرہ میں شریک ہو اس کا بھی حشر انہی کا فردوں

کے ساتھ ہوگا۔ معاذ اللہ اس حدیث میں بڑی سخت وعید ہے، ان

مسلمانوں کے لئے جو ہندوؤں کے تہواروں میں شریک ہوں اور

مسلمان بادشاہوں کے لئے جو نوروز کی عید کیا کرتے ہیں۔

تَنْبِيْلٌ يٰۤاَتِيْنَا لِيَا تَنْبُوْلُ" چھوٹا، سست، آبدی اصل

میں یہ ترکی زبان کا لفظ ہے۔ اس کی جمع تَنْبَائِلٌ اور تَنْبَائِلَةٌ ہے

کعب بن زہیر اپنے قصیدے میں کہتے ہیں يَمْشُونَ مَشْيَ

الْجَمَالِ الْكُرْهُرِ لِعَيْصٍ مَّهْرَبٌ اِذَا عَدَدَ السُّودِ

الْتِنَائِيْلُ وہ ان اونٹوں کی طرح چلے ہیں جو پاؤں پھیل کر ہر

درخت میں سے کھاتے ہوئے چلیں (یعنی آہستہ آہستہ) ان کو مار کبالی

سے۔ جب کالی چھوٹی چھوٹی پڑیاں کبالی ہیں۔

تَمَوْحٌ مَقِيمٌ مَوْنًا مَثْرَبًا

اِنَّهُ اَمِنٌ وَمَنْ مَعَهُ اَمِنٌ يَهُودٌ فَتَنَحَّوْا عَلٰى الْاَشْجَارِ

عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھ والے یہودی ایمان لائے، اور

ایمان پر ثابت قدم رہے، ایک روایت میں فَتَنَحَّوْا اَوْ يَهْلِكُنَّ

پھر فراتے مھر یعنی اسلام میں بچے ہو گئے۔

تَنْدٌ وَاَلَا (یہ صاحب معجم الباری نے باب النار مع النون میں لکھا ہے اور

میں نہیں لیا۔ البتہ تَنْدٌ وَاَلَا یا تَنْدٌ وَاَلَا مرد کے پستان پر

جو گوشت ہوتا ہے اس کو کہتے ہیں۔ اور حدیث میں جو آیا ہر قَانٌ جَنْدٌ

تَنْدٌ وَاَلَا یہاں تَنْدٌ وَاَلَا سے ناک کا سمرام اور جہاں تک گوشت

ہوتا ہے یہ بھی ثنائے مثلث سے ہے۔ جیسے کتاب الثار میں مذکور ہے تاکر تَنْدٌ

مجموع نے اس کو بتائے تو قالی اس باب میں لکھا ہے۔)

ایک مقام کا نام ہے۔ یعنی ہرشی کی گھائی بوکھ اور مدینہ کے

درمیان ہے۔

وَمِنْ مِمَّا كَانَ مِنْ تَمِيمٍ يَسْفَحُهَا شَيْءٌ وَهِيَ تَمِيمٌ

جو ہر شے کے نشیبی جانب یا ہر شے کے عرض میں ہے۔ ہرشی ایک

انگلی ہے جعفر کے قریب۔

باب النار مع النون

مَقِيمٌ مَوْنًا مَثْرَبًا

اَلْاِنْبِيَاءُ كَانُوا كَالشُّكْرَاءِ كَاوُلٍ كَارِهِيْنَ وَالْا-

اِبْنُ السِّيْتِي اَحَقُّ بِالْمَاءِ مِنَ النَّارِ" مسافر کو کہیں

پانی لینے کا حق وہاں کے رہنے والے سے زیادہ ہے

لکہ وہاں کا باشندہ تو دوسرے وقت بھی پانی لے سکتا ہے

ہوت

دل میں

ہا

ہا

بن

عین میں کہا

مر

لقد

کرے والا

یہ میں زوالے

مر

پہر

یعنی

بیکو

یہ

المع

دل کا

اور

ت

جائے

آ

لی

کو

سے

سی

لک

الظ

مذ

خبر

تموسا۔ تموز جس میں روٹی پکاتے ہیں یہ لفظ عبرانی یا سریانی ہے،
 رتن، کہتے ہیں دھوئیں کو اور رت کے معنی آگ کے معنیوں نے کہا اسل
 میں تودر تھا۔ پہلے واؤ کو ہمزہ سے بدل پھر ہمزہ کو یون سے اور
 یون کو یون میں ادغام دیدیا تودر ہو گیا۔ تودر سلسلہ زمین کو بھی
 کہتے ہیں۔ اور پانی کے بچے کو بھی۔

قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ تَوْبَةٌ مِّمَّكُمْ تَوَابًا تَوَابًا فِي تَوْبَتِي
 اَهْلِكَ اَوْ نَحْتِ وَنَدَرِهِمْ كَانَ خَيْرَ الْاَلِكِ۔ ایک مرد گم میں رہا
 ہوا کپڑا اپنے تھا۔ آپ نے فرمایا کاش تیرا یہ کپڑا تیرے گھر والوں کے
 تود میں ہوتا یا دیگر کے تلے، تو تیرے لئے بہتر ہوتا رہے سکر وہ شخص
 گیا اس کپڑے کو جلادیا۔ حالانکہ آپ کا مطلب یہ تھا کہ اس کپڑے
 کی قیمت کو اپنے گھر والوں کی روٹی میں یا لکڑی میں خرچ کرنا تو تیرے
 لئے بہتر ہوتا تھا توبہ و ان کانت علی التتور جب خاوند اپنی
 جو روکو محبت کے لئے بلائے تو اس کو آنا چاہیے، گو تود پر روٹی
 پکا رہی ہو بشرطیکہ یہ روٹی خاوند کا مال ہو، کیونکہ اس نے ایسے
 وقت میں ملا کر اپنا نقصان آپ پسند کیا۔

تتور۔ پتھر آجاز زمین جہاں نہ پانی نہ ہوتا آدمی بعضوں نے
 کہا دور دراز۔

سافر سائل یا زمین تتور۔ ایک شخص نے ایک کھار یا روٹی
 دراز زمین میں سفر کیا
 تتور۔ ایک پھلدار درخت ہے۔ بعضوں نے کہا شاہان کا درخت
 یعنی گھونٹی کا۔

تتور۔ ہم عمر برابر والا ان سے سؤل اللہ علیہ وسلم
 تتور (ہمارے کہتے ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے
 ہم عمر اور ہم ہیں۔

تتور اور تتور دونوں کا ایک ہی معنی ہے۔
 آفتان اور آثراب جمع ہے
 تتور اذواہر ہی پھل۔ عجائب الخلقات میں ہے کہ تتور

میں اذواہر ایک موزی سانپ ہے اس کے دانت بھالے کی انیوں کی
 طرح ہوتے ہیں۔ کجور کے جھاڑ برابر قد و قامت آنکھیں شرمخ بہت سے
 جانوروں کو نکل جانا ہر جنگل کے سب جانور اس سے ڈرتے ہیں اسی
 طرح دریا کے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَسِيْطُ عَلٰى الْكَافِرِيْنَ فِيْ قَبْرِ لَا تَسْعَةَ وَتَسْعِيْنَ
 تَتِيْنًا اللّٰه تالے کافر پر اس کی قبر میں ننانوے اذواہر مسلک کرے گا
 (وہ اس کو ڈوبیں گے اور کاٹیں گے)

تتاؤ لا یا تباية درس تدریس جمہور دینا۔ کھیتی باڑی کرنا۔
 كَانَ حَمِيْدًا بِنْتُ وِلَآلٍ مِّنَ الْعُلَمَاءِ فَافْتَوَتْ بِهِ
 التناؤ لا۔ حمید بن ہلال عالم تھے، مگر درس تدریس کے جمہور دینے
 اور کھیتی باڑی میں لگ جانے سے ان کو نقصان پہنچا ایک روایت میں
 بتاؤ لا ہے بائی موعودہ سے، یعنی شرف اور بزرگی نے ان کو نقصان
 پہنچایا۔

باب التار مع الواو

توب یا توبۃ یا تائب یا تائبۃ یا تائبۃ گناہ سے باز آنا
 یگانہ پر نام اور شرمندہ ہونا

التائب توبۃ۔ گناہ پر شرمندہ ہونا ہی توبہ ہے تو اب
 علی العباد وہ خداوند بندوں کی توبہ قبول کرنے والا، ان کے
 گناہ بخشنے والا ہے۔ التوبۃ یجمعہا یستہ اشباۃ توبۃ
 جمع باتیں ہونا یا ہائیں رہ حضرت علی رض کا قول ہے توبہ کلمہ
 شرمندگی، اگر فرض ترک ہو گیا ہو تو اس کا اعادہ، مظلوم کو بدلہ
 دینا، جن سے جھگڑا ہوا ہو، ان سے معافی حاصل کرنا، آئندہ
 کے لئے عزم مصمم کرنا کہ گناہ نہ کروں گا، اللہ کی عبادت میں
 اپنے تن بدن کو کھپانا جیسے پہلے گناہوں میں موٹا کیا تھا۔ عبادت
 کی نئی نفس کو چکھانا جیسے گناہ کا مزہ اس کو چکھایا تھا۔ توبۃ
 التائب آنحضرت توبہ اور رحم کے پیغمبر ہیں حضرت موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سلف وفاد التتور میں حضرت علی رض سے منقول ہے کہ سچ زمین مراد ہے۔ اسلہ جمع الجریں میں ہے کہ ننانوے کی تیسہیں اس وجہ سے ہے کہ آخرت میں اللہ
 نے نونوں کے لئے ننانوے رحمتیں رکھی ہیں اور کافر اللہ کی رحمت سے محروم ہیں اور ہر رحمت کے مقابلہ میں گویا ایک اذواہر مستر ہوگا۔ ۱۲

میں گناہ کی سزا لمانا ضروری تھا جہنم کے ذہب میں بھی کرنی کا ثواب یا عذاب لمانا ضروری تھا اور توبہ سے سزا معاف نہیں ہوتی، ہماری شریعت میں توبہ سے گناہ معاف ہوجاتا ہے، آپ کی ذات بابرکات سے سب پر اللہ کا رحم ہوا، انکی امتوں کی طرح عام عذابوں سے بچ گئے، جیسے حضرت نوح و غیرہمیں تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا جو شخص کچھ کی طرف سے سورج نکلنے سے پیشتر توبہ کرے اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا رکھتے ہیں قیامت کے قریب تین دن تک سورج کچھ کی طرف سے نکلے گا۔ اور صحیح یہ ہے کہ ایک دن ایسا ہوگا پھر قبول کے موافق توبہ کی طرف سے نکلا کرے گا لَئِنْ تَابَ لَعَلَّ يَنْفَعُ اب اگر رجوع نہیں کریں) توبہ کرے گا تو اس کی توبہ قبول نہ ہوگی زمرہ میں ہے کہ صرف زبان سے توبہ کرے اور دل میں پھر شراب پینے کی نیت ہو تو ایسی توبہ تو خود ایک گناہ ہے۔ جیسے حضرت رابعہ فرماتی ہیں۔ ہمارا استغفار خود بہت استغفار کا محتاج ہے۔ اگر دل سے توبہ کرے، ملاصق کے ساتھ اور گناہ پر نادم ہو تو وہ ضرور قبول ہوگی اور گناہ پر ہر روز وہی گناہ کرے) فَاسْتَبَا بِهِمْ حَسْرَةً غَيْرِ الْإِسْمِ حضرت عمر فرماتے ان سب مرتدوں سے توبہ کرانی، سوائے ابن نوحہ کے اس کی توبہ منظور نہیں کی قتل کا حکم دیا۔ کیونکہ وہ مسیلمہ کذاب کی طرف سے لوگوں کو دعوت دیتا تھا۔

مسیلمہ کذاب کا ہم سمجھتے تھے کہ مسیلمہ کذاب کے تابع اور معتقد دنیا میں رہے مگر وہ بتان مذہب کے معلوم ہوا کہ اس کے تابع اور معتقد کے معنی کے زمانہ تک موجود تھے جو مسیلمہ کو سچا پیغمبر جانتے اور یہی عجب بھٹیلا دہسان ہے۔ کہتے مسیلمہ کا کونسا کلام اس کے بارے میں کو پیغمبر سمجھا جائے۔ لاجول و لا قوۃ الا باللہ۔

توبہ کرے اللہ علی من تَابَ جو شخص حرص سے توبہ کرے اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا ایسا پر تحقیق کرے گا اَسْطَوَا آتِ التَّوْبَةِ توبہ کا زمانہ (جو مسجد نبوی میں تھا بعض صحابہ اس کے پاس توبہ کیا کرتے تھے اس کا نام توبہ کا ستون ہو گیا)

تو اب بہت توبہ کرنے والا ہے بندہ جو اور بہت توبہ قبول کر لیا اور دعا ہے۔

تَابُوتُ توراہ کا صندوق بعضوں نے کہا اس میں دس نوحیہ تھیں کبھی ہوئی کہ تھیں جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو کی تھیں، بعضوں نے کہا، کچھ سرکات تھے جیسے عسل کے ٹپڑے ٹپڑے پھوٹے، تمنیاں توراہ کی جَعَلَكُمْ اللَّهُ تَابُوتَ عَلَيْهِ اللَّهُ تعالیٰ نے تم کو اپنے علم کا تابوت بنایا دیر آنحضرت نے اہل بیت کے حق میں فرمایا: ثَلَاثٌ لَا يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِنَّ تین آدمیوں کو اللہ تعالیٰ توبہ کی توفیق نہیں دیتا۔

تَوَيْتَاتُ توتیت میں حبیب کی اولاد جیسے حُسَيْنَا اُمِّ سَمِيحَةَ کی اولاد یا اَسْمَاءُ اُمِّ اَبِي بَكْرٍ کی اولاد، یہ ابن عباس نے تحریر کی راہ سے کہا۔

تَوَجُّجٌ تاج پہننا، انگلی، سونہ میں گھس جانا۔

تَاجُجٌ وہ جو بادشاہوں کے سر پر رکھنے کے لئے سولے اور چھوڑے سے بنایا جاتا ہے۔

تَوَجُّهُهُ میں نے اس کو تاج پہنایا۔

الْعَمَائِمُ تَيْجَانُ الْعَرَبِ علمائے عرب لوگوں کے تاج میں کہو کہ عرب لوگ اکثر تنگ سر رہتے، کوئی کوئی صرف ٹوپی رکھتے) اَنْ يَتَوَجَّجُوا وَيُعَصَّبُوا ذُرِّيَّةُ وَالْوَالِدِ ارادہ کیا تھا کہ عبد اللہ بن ابی کے سر پر تاج رکھیں (اس کو سردار بنائیں، سردار کا بیٹھا اس کے سر پر بیٹھیں) تَوَجَّهَ اللَّهُ تَاجَ الْمَلِكِ اللہ تعالیٰ اس کو بہشت میں بادشاہی تاج پہنائے گا۔ هَلْكَانَ اَيْتِجَانُ الْمَلِكِ كَوْنِ فَرَشْتوں کے علمائے ایسے ہی ہوتے ہیں جب وہ انسانی صورت میں نمودار ہوں) وَيُؤْتِيهِمْ عَلِيٌّ سَائِبَهُ تَاجُ الْوَقَّارِ اس کے سر پر عزت کا تاج رکھا جائے گا۔ اَلَيْسَ وَالِدًا اَلَا تَاجًا اُس کے ان باپ کو تاج پہنایا جائے گا۔

تَوَسَّرُ جو باہر یا پتل یا پتھر کا لانا میں میں پانی پیتے ہیں۔ کبھی اس سے وضو بھی کرتے ہیں، کبھی اس میں کمانا بھی کھاتے ہیں۔

اَتَيْتُهُ بِسَائِي فِي تَوْبَةٍ اَوْ رُكُوتَةٍ میں ایک کونڈے یا ڈول یا جھاگ میں آپ کے پاس پانی لے کر آیا اَتَيْتُ بِطَيْشٍ اَوْ تَوْبَةٍ فِيهِ مَاءٌ اَيُّ شَيْءٍ يَأْتِيكَ لَوْ مَا پانی کا لایا گیا۔

کے
پہلے
پای
تیسوا
لہ کر گیا
رنا
وکت یہ
چھوڑ دینے
روایت میں
ان کو لکھا
ماہ سے لانا
ہو تو
والا ان
شیاء
جو کچھ
منظوم
لی کرنا
کی عبادت
یا کیا تھا
یا اتنا
نرت موسیٰ
ہو کہ آخرت
سرد ہوگا

آَوْ حَبِيبِي تَوَدُّ - اس مشک کو ایک کونڈے میں ڈال کر ادر پر سے
پانڈال رہ حضرت سلمان فارسی نے اپنے پوری سے وفات کے وقت
کہا۔

تُوْمَسٌ - طبیعت، خلقت۔

مَكَانٌ تَوَسِيٌّ اَلْحَيَاءُ مِيرِي طَبِيعَتِي مِنْ شَرِّ مَعِي (عرب لوگ
کہتے ہیں حُوْمَيْنِ تُوْمَسٌ مِثْلًا قِيَادَهُ سِجَانِي كَيْ اَصْلِي مِي سِي سِي)
تَوَقُّ - بروزن شوق، معنی بھی وہی میں جو شوق کے ہیں۔

مَا لَكَ تَوَقُّ فِي حُرَيْشٍ وَ تَدَا عَنَا اَبُو كَالِيَا هُوَ

قریش کی لڑکیاں کرتے ہیں اور ہم کو (یعنی بنی ہاشم کی لڑکیوں کو)
چھوڑ دیتے ہیں ایک روایت میں تَوَقُّ ہے نون سے، یعنی
آپ قریش میں شادی کرنا اچھا سمجھتے ہیں، پس نہ کرتے ہیں، اور
بنی ہاشم جو قریش کا افضل ترین خاندان ہے اس کو چھوڑ دیتے ہیں
ہاشم آنحضرت کے پر دادا تھے۔ آپ نے کہنے میں شادی کرنا پسند

نہیں فرمایا اور قریش کے دور تر خاندانوں میں شادی کرنا پسند کیا
جو سراسر حکمت اور دانائی پر مشتمل تھا کیونکہ کہنے میں شادی کرنا طبیعتاً خوب

نہیں ہے اور بعضے بیوقوف کم علم اس کو اچھا سمجھتے ہیں۔ چچا اور بھائیوں
اور خالہ اور چھوٹی کی بیٹیوں پر جان دیتے ہیں (اِنَّ اُمَّرَاةً اَلَا قَا
لَهُ مَا لَكَ تَوَقُّ فِي حُرَيْشٍ وَ تَدَا مَسَاكِرُهُمْ اَيْ عَوْت
لے آنحضرت معلم سے کہا آپ کو کیا ہوا ہے آپ قریش کی عورت کرتے

ہیں، عرب کے دوسرے قبیلوں کی نہیں کرتے یہ آپ کی عین
دانائی اور حکمت تھی اپنی قوم اور ملک کی عورت سے جیسی رحمت

ہوتی ہے وہ دوسرے ملک اور قوم کی عورت سے نہیں ہوتی انوس
ان جوان طبیعت بیوقوفوں پر جو اپنی عین (قوم) چھوڑ کر غیر قوم

میں شادی کرتے ہیں پھر ساری عمر کھاتے ہیں اور سر پٹتے ہیں جی باہم
کی عورت جو آپ نے کرتے اس میں وہی حکمت تھی جو ابھی بیان ہوئی)

كَانَتْ نَادَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَمْنُوَقَةً اَنْحَضَر
کی اُونٹنی بہت عمدہ تھی اور صحیح مَمْنُوَقَةً ہے نون سے یعنی تبلیغاً
مؤدب تھی۔

تَوَلَّ - محبت کا ٹوٹک جو عورتیں اپنے خاوند کا دل ملانے کے لئے

کیا کرتی ہیں اس میں حُب کا توفیق اور دھاگہ وغیرہ سب آگیا
کیونکہ یہ مادہ میں داخل ہے)

اَلتَّوَلَّ اَيْ شَرِكٌ - محبت کا گنڈا اور توفیق اور منتر کرنا شریک

ہے یہ آپ نے اس لئے فرمایا کہ آنحضرت کے زمانے میں اس قسم کے
عملیات میں شریک مناسبت ضرور ہوا کرتے تھے بعضوں نے کہا مطلب
آپ کا یہ ہے کہ اگر ٹوٹک کرنے والا یہ سمجھے کہ عمل کے ذور سے خدا
کی تقدیر رک جائے گی، تو وہ مشرک ہو گیا۔ میں کہتا ہوں کہ آپ
قرآنی اور ادرعیہ ماورہ سے حُب کا عمل کرنا یا حُب کا توفیق یا فقر
لکھنا شریک نہیں ہو سکتا تاہی اللباب یہ ہے کہ مورد ہو گا۔

حَتَّى اَبُو جَمَلٍ اِنَّ اللّٰهَ

قَدْ اَرَادَ لِقَرَيْشٍ التَّوَلَّ اَبُو جَمَلٍ كَيْنَةَ نَكَاحًا اَللّٰهُ تَعَالٰى

لے قریش پر مصیبت لانا چاہی ہے درود یہ نہ سمجھا کہ اللہ تعالیٰ
نے آنحضرت کو بھیج کر قریش پر وہ ہربانی کی کہ سارے عالم میں ان کا

نام روشن ہو گیا اور نہ قریش کو پوچھنا کون تھا (اَفْتِنَا فِي ذَا بَيْتِ
رَوْحِي الشَّجَرِ وَ تَشْرَبُ الْمَاءَ فِي كَرْمِيْنِ لَمْ تَتَّخِذْ اِلَّا خَلْفَ اَعْيُنِ
الْفُطَيْمِ وَ التَّوَلَّ وَ الْجَدَا عَةَ (ابن عباس سے کہا) ہم کو وہ ماوراء

بئلا جو رحمت جرتا ہے اور پانی ایسے پیٹ میں پیتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ
نہیں نکلے (یعنی کھانے کے دانت) یا ابھی دودھ کے دانت نہیں گئے

انہوں نے کہا ہمارے نزدیک تو یہ وہ بکری کا بچہ ہے جس کا دودھ چھوٹا ہے
اور تولہ اور ایک سال کا بچہ۔ خطاب نے کہا یوں ہی مروی ہے۔

تَوَلَّ اَنْحَضَرٌ صِحْحٌ تَوَلَّ بَكْرِي كَيْنَةَ كَيْنَةَ اَبُو جَمَلٍ اَبُو جَمَلٍ اَبُو جَمَلٍ
وہ اپنی ماں کے پیچھے پیچھے رہے تو اُس کو تَوَلَّ اور تَوَلَّ کہتے ہیں

ماں کو متلی اس کی جمع متالی ہے۔
تَوَلَّ - پس بروزن و معنی تَوَلَّ ہے۔

تَوَلَّ - مَوْتِي يَا نَسِي جَسْمِي بَرَامُوْتِي پڑا ہو بال۔
اَلتَّعْجُزُ اِحْدَاثُ اَنْ تَتَّخِذَ نِيْمَةً مِمَّنْ مِيْنِ فَيْتَسَلُّ

کیا تم عورتوں میں سے کوئی اتنا بھی نہیں کر سکتی راگر جسے مَوْتِي تَوَلَّ
تو چاندی کے ڈبہ مَوْتِي بنا لے یا چاندی کی دو انٹیاں بن لے (دیکھو ان

میں ڈال لے) اس کی جمع تَوَلَّ اور تَوَلَّ ہے وَ تَوَلَّ اَبُو جَمَلٍ اَبُو جَمَلٍ

اس کی کنکریاں موتی ہیں (یہ حومن کو ترک کرنا ہے)۔
تَوَّ - اکیلا طاق۔

أَبْرَأَ شَيْخًا مِّنْ تَوَّ وَ السَّمْعِي تَوَّ وَ الطَّوَانُ تَوَّ -
کنکریاں طاق ماری جاتی ہیں (یعنی سات) اور صفات مردہ کی رد
بھی اور طوان کے پھیرے بھی طاق ہی ہیں بعضوں نے اشجار سے
استنجا مارا دکھا ہے فَمَا مَقْبُتٌ إِلَّا تَوَّ حَتَّى قَامَ الْأَحْنَفُ
مِنْ مَجْلِسِيهِ مَرَّتَ أَيْكَ كُفْرِي كُزْرِي تَحَى كَرْتَحْتِ أَجْنَعُ أَجْنَعُ
کھڑا ہو گیا۔
تَوَّی - ہلاکت تباہی بربادی۔

ذَٰلِكَ الَّذِي لَا تَوَّيَ عَلَيْهِ اِيَّهٖ شَخْصٌ بِرُكُوْنِي تَبَاهِي نَهِيْهُ
یا کوئی نقصان نہیں (اگر ایک دروازہ چھوڑ دے تو دوسرے دروازے
سے بہشت میں جا سکتا ہے) تَوَّيَ الْمَالُ رُوِيَةً تَبَاهِيْهُ اَطْوَاؤُ
اللَّهُ اِنَّهُ اس کو تباہ کرے فَإِنَّ تَوَّيَ اِذَا كَرِهَ اَكْرَهًا اَطْوَاؤُ
مَثْرَاةً وَ الْفَرَفَرُ مَثْوَاةً مِثْلُ مَا رُوِيَ اَلْغَايَةِ شَعَارِيْهِ
دولت بڑھتی ہے اور اُطْرَاةً سے ہلاکت ہوتی ہے (آخر میں کوزی
کوزی سے قلعہ ہوجاتا ہے)۔ اَكْتَلَفْتُ فِي اللّٰحِمِ يَعْطِيكَ
مَثْرَاةً اَلْمَسِيْنِ وَمَثْرَاةً اَلتَّوَّيِ۔ جب تو گوشت میں سلم
کرے تو کھمبہ گھومنا تازہ گوشت لے گا، کبھی خراب نہ کرے فَمَا تَوَّيَ
فَعَلَى بَرَقْصَانٍ هُوَ وَ هُوَ مَجْرِبٌ جِهَادُ الْمَرْءِ اَنْ يَّتَقَبَّرَ عَلَى
تَوَّيَ عُوْرَتِ كَا جِهَادٍ هُوَ كُوْ خَاوَدُ كِيْ اِيْ اَدْحِيْ بِرُصْبِ كَرِيْ۔

مترجم کہتا ہے کہ خاوند کی ایزادچی پر صبر کرنے والی عورتیں ہندوستان
کی عورتوں کے برابر جہاں بھر میں نہیں ہیں۔ خاوند ان بیچاروں کو
اڑتے کوٹتے ہیں، نان و نفقہ برابر نہیں دیتے، ان کی کمائی ان کے
والی مال، زر و زیور چین کر لیا جاتا ہے، مگر وہ اُن نہیں کرتیں
ایک حرف شکایت کا زبان پر نہیں لاتیں، نہ قاضی یا حاکم کے پاس
شکایت کرتی ہیں۔ ساری عمر ایک ڈربہ میں بند رہتی ہیں۔ ایسی عورتوں
کا درجہ آخرت میں نہایت بلند ہو گا اور ان کے بہشتی ہونے میں
کوئی شک نہیں۔ مگر مدینہ اور تمام بلاد عرب اور فارس میں یہ حال
ہے کہ عورتیں اپنی ذاتی دولت و اموال میں سے ایک دھڑی بھی

خاوند کو نہیں دیتیں، نہ خاوندان کا ذاتی مال لے سکتا ہے اگر ایک دن
بھی ان کا معینہ معرّف نہ دو تو اسی وقت قاضی کے پاس فریاد کر کے
یا تو مصرف لیتی ہیں یا طلاق کر لیتی ہیں۔

بَابُ التَّارِخِ مَعَ الْبَارِ

تَهَمَّ - بدل جانا، بگڑ جانا، حیران ہونا، ہوا کاڑک جانا، گھس ہونا۔
أَهَمَّ - تہامہ میں اُتر آیا آب و ہوا موافق ہوئی۔
تَهَامَةٌ - بک اور حجاز کی شمالی بستیاں۔ ستیوطی نے کہا ذات

عرق سے سندر اور جِدہ تک۔ بعضوں نے کہا کہ ذات عرق سے
لے کر مکہ کے پرے دو منزل تک، اس کے بعد غزہ ہے اور مدینہ منورہ
تہامہ ہے نہ نجد۔ کیونکہ وہ غزہ سے بلند ہے اور نجد سے پست ہے۔

جَاءَ سَرَّاجٌ بِهٖ وَ هَمَّ اِلَى مَا سُوِيَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْظُرْ بَطْنًا وَاِدْرَاةً مُّجَدِّدًا لَا مَتَّحِمٍ
ایک شخص کو جس تھا وہ آنحضرت ص کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا،
ایک نالے میں جا، جو نہ نجد میں ہو نہ تہامہ میں (یعنی دونوں کے
بیچ میں سرحد پر ہو) نجد وہ ملک ہے جو غزہ سے ذات عرق
اور یامہ اور یمن تک ہے۔ ابن اشیر نے کہا مَتَّحِمٌ وہ مقام جس کا
پانی تہامہ تک بہتا ہے نہ نجدی گلیل تہامہ صیرانماوند تہامہ
کی رات کی طرح ہے (یعنی کوئی تکلیف نہیں دیتا) مجھے تہامہ کی
رات کوئی تکلیف نہیں دیتی، نہ سرد ہوتی ہے نہ گرم (گر تہامہ کا دن
تو بہت گرم ہوتا ہے و صوب ایسی سخت کہ معاذ اللہ)۔

اِنَّ حَبَسَ فِيْ حَمَّةٍ اَخْضَرَتْ مَسْلَمٌ اَيْ اَيْكُ شَخْصٍ كُو
گمان پر قید رکھا رگو اس پر پورا ثبوت نہ تھا۔ یعنی ثبوت حاصل
ہونے کے انتظار میں جیسے زیر تعقیب قیدی ہوتے ہیں)

حَمَّةٌ يَّا حَمَّةٌ - اتہام۔ یعنی کسی شخص پر کوئی عیب لگانا۔
هَمٌّ عَدُوٌّ كَا وَ تَهَمُّنًا وَ نُوْبَارٌ مِّنْ دَمْنِ هِيْ اَوْرَمٌ بِرِ
عیب لگانے والے ہیں اِتْهَمُوْا اِيْكَمُ بِرِ تَهْلُ بِنِ سَعْدِ بِنِ اَبِيْ
ہے۔ جب حضرت علی رضی کی خلافت میں لڑائی کی ٹھہری، اور
تہل نے جنگ میں توقف کیا تو لوگوں نے اُن پر ملامت کی تہل

ایک
برائے
قسم کے
ہاں مطلب
سے خدا
ل کر آیت
و نیا فقر
نہ تھا
اللہ تعالیٰ
مالم میں ان
انی ذات
قال ناک
ہم کو وہ
بس میں
انت نہیں
کا دو
وی ہے
و دھرا
نیلو
ہو بال
میں
اگر سچے
ہیں لے
و نہ خدا

کامطلب یہ جو کہ تم مجھ پر کہا سب لگاتے ہو، اپنی رائے پر عیب رکھو
دیکھو حدیث میں اگر میں آنحضرت کی رائے کے خلاف کر سکتا تو کافر لہ
سے خوب لڑتا۔ میری رائے ہی تھی، مگر تم نے آنحضرت کی متابعت
کی اور اپنی رائے کا کچھ خیال نہیں کیا۔ اگر اس کا انجام خیر ہو ایسے ہی
اس وقت بھی جنگ میں جلدی نہ کرو ذرا توقف کرو، سو چونکہ انہم
الْمُؤْمِنِينَ أَحَابَهُ الْمَوْتُ فِي قَلْبِهِ الْإِيمَانَ كَمَا يَنَابُ الْمَلِكُ
فِي الْمَاءِ جَب كُوْنِي مُسْلِمَانِ إِسْمَائِي مُسْلِمَانِ بِرَجْحُونِي مُهْتَمُ لَكَا
تو اس کے دل میں ایمان اس طرح لگ جاتا ہے جیسے نیک پانی میں گل مالا
ہے شَرُّ النَّاسِ مَنْ اَلْتَمَّ اللَّهُ فِي قَضَائِهِ سَبَّ مِثْرًا
آدمی وہ ہے جو اللہ کی تقدیر پر عیب رکھے اس کی تصاویر بھی
حالانکہ وہ بڑا حکیم ہے، اس کی ہر ایک تصاویرت اور مصالحت سے
بھری ہوئی ہے۔
تھکن۔ سونا۔

أَيُّ الْعِبَادِ تَهْنَأُ بِبِكَارِ رُوَيْدٍ كَرْبِنْدَه سَوگیا تھا
را اس وجہ سے متاثر ہوا اور وقت سے پہلے اذان دیدی حضور
نے کہا تم میں اصل میں شہد تھا۔ مطلب وہی ہے۔ یعنی گرمی اور
گھس کا دگر سے میں پریشان ہو گیا تھا، سہمی کہ وقت آگیا میں کو
زون سے بڑا بڑا۔
تہو۔ مائل ہونا۔
تہوا۔ ایک ٹکڑا ایک حصہ۔

باب التامر مع اليار

تیر۔ تیار ہونے یا تقدیر میں ہونا، چھکنا
اتاحة۔ تیار کرنا، مقدر کرنا۔
متأخر۔ جو امر تقدیر میں ہو۔

منتأخر۔ بہت حرکت کرنی والا، جو امر مقدر ہو۔
أَتَاكَ اللَّهُ لَمَّا شَرَّ اللَّهُ اس کی تقدیر بڑی کرے اس
کی زبان کا سامان کرے فَبِي حَلْفَتِكَ لَكَ تَيْجَةٌ وَفِي فَتْنَةٍ تَدَأ
الْحَلِيمِ مِنْهُمْ حَيْرَانٍ میں اپنی قوم کھانا ہوں ان کی قسمت

میں دو ہلا رکھوں گا کہ ان میں کے جتنے شخص کو بھی حیران کر دے گی
(بوقت کا تو ذکر کیا ہے) (بِتَيْجَتٍ بَعْدَ مُوسَى فِتْنَةٌ عَمِيرًا
حَدَّثَنَا سَيِّدُنَا أَبُو جَرِيرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمْ يَسْمَعْهُ لَمْ يَسْمَعْهُ لَمْ يَسْمَعْهُ لَمْ يَسْمَعْهُ لَمْ يَسْمَعْهُ لَمْ يَسْمَعْهُ لَمْ يَسْمَعْهُ
ہے اور ایک جوش مارنے والا سندھ ہے (یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت
فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر فرمایا)۔

تسبح۔ تینہ رکھو، سے ازا۔
میتینة۔ نڈھالی عسا۔
تسبب۔ نرمی لائمت۔

تسبب۔ زید پر نرمی کر۔
تسبب۔ جوش ازا، بڑی موج میں اٹھنا
اتاسر۔ ایک کے بعد ایک لانا۔
تسبب۔ سمندر کی موج
تاد تسببانا۔ دریائے نوح اری۔

كَمْ أَقْبَلَ مُزِيدًا أَكَلْتِيَارًا بِرَسْمَدٍ كِي مَوْجِ كَلَمِ
پھین اٹھا ہوا آیا۔
تاسر۔ ایک بار۔
تسببنا۔ لغت کا ایک نام تھا اس کا نام محمد بن عبد اللہ
نوی ہوا جن تسببنا خورد ملکہ شخص تاسر بعد تادیر اربار
بیسے مگر بعد مگر اور کور بعد کور۔
تسببنا۔ مرانا۔
تسبب۔ غلبہ کرنا۔
تسببنا۔ بستق، غلبہ، سخت۔
تسببنا۔ جرایا ہرنا یا مینڈھا جاہل بوقوت۔
تسببنا۔ نابعد ار کرنا، مسخر کرنا۔
تسببنا۔ ایک کلمہ ہے جو عرب لوگ کسی بات کو جھٹلانے اور
باطل کرنے کے لئے کہتے ہیں۔

تسببنا۔ جعاری اور تسببنا جعاری دونوں ایسے مقام پر
کہتے ہیں، جب کسی کو جھٹلانا منظور ہوتا ہے۔ (وجوہ ہا ہو گو)۔

روای جعاس۔ نامرد اور چھوڑے کے لئے کہتے ہیں۔ جَعَارٍ یَدُّ
 کا نام ہے یہ جاعور سے معدول ہے جیسے قَطَامٍ قاطم سے جعر
 کہتے ہیں کہے کو، یجو بہت بگڑتا ہے اس لئے اس کا نام جعاری ہو،
 وَاللّٰہِ لَا یُنْسِئُہُمْ عَنْ ذٰلِکَ قَسْرًا اَلِیْنَ تُوْنِ کو اس بات
 سے پھیر دینا اور ان کی بات باطل کر دینا کہ لا تَنْسِئَنَّ اَلَا
 مَا شَاءَ الْمُہْمَدِیُّ زکوٰۃ میں زلعین بکرا نہ لیا جائے گا مگر جب
 تحصیل اور زجانور لیا مناسب سمجھے (مثلاً زکوٰۃ کے جانوروں میں
 زکی ضرورت ہو) اَلِیْنَ تَنْسِئُ اُس کے یہ میرے پاس ایک بکرا ہے
 جس کو میں کرایہ پر چلاتا ہوں۔

تَمِیْعٌ یَا تَمِیْعٌ یَا تَمِیْعَانِ۔ بھلنا، بھینا، بھلانا، جان، توڑنا، ٹلے کرنا،
 نشان ہونا، جلدی کرنا۔
 اَتَاعَ۔ قے کی۔
 تَتَمِیْعَ۔ جلدی کی۔

تَمَّایِعٌ فِی السَّیْرِ۔ بن سوچے سمجھے بڑے کام میں گہرا فی
 التَّیْبَعِہٖ سَآۃً تَعْنِیْ کَمَ سے کم ولے لصاب مثلاً پاچا اور سٹوں
 اور چالیس بکریوں میں ایک بکری کی زکوٰۃ کی دینا ہوگی لَا تَمَّایِعُوا
 فِی الْکِذْبِ کَمَا یَتَمَّایِعُ الْفِرَّاشُ فِی النَّارِ۔ جھوٹ میں
 ان بندہ کی دست گردی سے پروا نہ آگ پر گرتے ہیں دین سوچے
 سمجھے بے ضرورت جھوٹ مت بولو ہلما نزل قولہ تَمَّایِعَ
 اَلْحَصٰہِ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ اِنَّ
 اِلٰہِیَّ مِجْلٌ مَّقَمٌ اَمْرًا یَاہُ مِجْلًا فِی مَقَامِہٖ کَفَقَا لَمُوٰثَہٗ
 اَنَّ اَخْبَرَ مِجْلًا ثَمَّ اِنِّیْنَ اَفْلَا یَفْرِیْبُہٗ بِالسَّیْفِ فَقَالَ
 السَّیْفُ صَکَّ اللّٰہُ عَلَیْہِہٖ وَسَلَّمْ کَفِی بِالسَّیْفِ شَا اَرَادَ
 اَنَّ یَقُوْلَ شَآہِدًا اَقَامَسَکَ ثُمَّ قَالَ تُوْلَا اَنْ
 تَمَّایِعَ فِیہِ الْغَیْرَانَ وَ السَّکْرَانَ جَب یہ آیت اتری
 اَلْحَصٰہِ مِنَ النِّسَاءِ تو حضرت سعد بن عبادہ کہنے لگے
 (بڑے قبیلے کے سردار تھے) اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس
 (بڑے قبیلے کے سردار تھے) اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس
 (بڑے قبیلے کے سردار تھے) اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس
 (بڑے قبیلے کے سردار تھے) اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس

بیان کرے (کہ فلاں مرد نے اس کی بیوی کے ساتھ کیا ہی تو تم لوگ اس کی
 (مدد قذف کے) اسی کو بڑے مارو گے (کہو نہ گواہ نہیں ہیں) یہ سن کر
 آنحضرت نے فرمایا، تلوار کی گولاب خے ہی کا حرف نہیں فرمایا، کافی
 ہے۔ آپ یہ فرمانا چاہتے تھے کہ تلوار کی گواہی بس ہے، پھر آپ ٹھہر گئے
 اور یوں فرمایا، اگر غیرت والے اور نشہ از لوگ خون کرے میں جلدی
 نہ کریں (یہ ڈر نہ ہوتا) بشرط کہ جواب عذوف ہی یعنی تو میں یہ حکم دیتا
 کہ تلوار کی شہادت کافی ہے (اب ہماری شریعت کی رو سے اگر کوئی شخص
 غیر مرد کو اپنی بیوی کے پاس دیکھے، لیکن وہ کسی فعل شنیعہ میں مصروف
 نہ ہو اور اس کو مار ڈالے تو اس سے قصاص کیا جائے گا لیکن اگر فعل
 شنیعہ میں مصروف ہو تو قصاص نہ ہوگا۔ قانون دانوں نے بھی ایسا
 ہی کہا ہے۔ سخت اشتعال طبع کی حالت میں جو کوئی قتل کرے تو
 وہ قتل عمد نہیں ہے اور اس میں قتل کی سزا نہ دیکھے گی) اِنَّ عَلَیْنَا
 اَمْرًا اَدَا مَرًا فَاَقْتَنَاعَتْ عَلَیْہِہِ اَلْمَوْدُخَ لَمَّا یَحْذَرُ مَرًا

حضرت عائشہ نے ایک امر کا ارادہ کیا، مگر وہ سسر امرا ان پر آ کر ایسے
 بڑے کوسے جنگ جمل اور جنگ خوارج اور جنگ متفقین (کہ وہ
 ان میں سے نکل نہ سکے) (سارا خلافت کا زمانہ اپنی جھگڑوں میں گزر گیا
 جو تہا میر آپ نے اصلاح دین اور دنیا کے لئے سوچی تھیں وہ نہ کرسکے)
 اَعُوذُ بِکَ اَنْ تَمَّایِعَ بِنَا اَھُوَا اَدُّ نَادُوْنَ اِنَّھُمْ مِی الْاَذِی
 جَاہِ مِنْ عِنْدِکَ ہر تیری پناہ چاہتے ہیں اس سے کہ ہماری خواہش
 نکل کر اس برایت سے روک دیں جو تیرے پاس سے آئی ہے (تیری
 نفس کی خواہش شریعت کی پیروی پر غالب آئے)
 تَمَّایِعَ (بہ باب اب او ایج الفار میں ذکر کرنا تھا) یا تَمَّایِعَ
 براہ مقابل آئے سائے ہو بئیت فی السماء تَمَّایِعَ الْکَعْبَہِ
 یعنی البیت المعمور آسمان پر ایک گھر ہے فانہ کعبہ کے مقابل
 یعنی بیت المعمور۔
 تَمَّایِعَ۔ گھمڑی، جو الق۔
 تَمَّایِعَ تَمَّایِعَ۔ یعنی اتم ہونا
 تَمَّایِعَ مرکب ہے تی سے اور کاف خطاب اس کی تفسیر
 تَمَّایِعَ ہے۔

لغات الحدیث
 کتاب حدیث و حدیث
 کتاب حدیث و حدیث
 کتاب حدیث و حدیث

تَيْمِيمٌ يَأْتِيهِمْ غَلَامٌ بِنَاوِيَا، تَابِعِدَارُ كَرْدِيَا.
تَيْمِيمَةٌ يَأْتِيهَا بَرَكِي بِطَلِيسٍ بِرَزَائِدٍ هُوَ أُورِدُ وَوَسْرِي
لغاب تک نہ پہنچے۔ یا جو بکری قحط کے زمانہ میں کان جائے یا رودھ کی
بکری جو گھر میں پالی جاتی ہو، جنگل میں نہ جرتی ہو۔
تَمِيمَاءُ۔ ایک بٹن ہے شام میں۔

الْتَيْمِيَّةُ لِمَسَاجِدِهَا۔ تيمہ بکری اس کے اکر ہی کے پاس رہے گی۔
(اُس پر زکوٰۃ دینا نہ ہوگی) فَاجْلَا هُمُ إِلَى تَيْمَاءٍ آذَارٍ مَجَاعًا۔
حضرت عمرؓ نے ان یہودیوں کو تیبیا ارضیا میں جلا وطن کیا یہ دونوں یوں
کے نام ہیں ملک شام میں)

مُتَيْمِمٌ حِجَّتِ كَيْ دَامَ فِي كَفَرٍ أَدْلِيلٍ أَوْ خَوَارٍ۔
کتاب بن زہیر کے قصیدے میں ہے مُتَيْمِمٌ إِثْرُهَا لَمْ يُقْدَا
مُكْبُولٌ مَيْلًا فِي حَدِيثِ كُيُورٍ لَكَمَا هِيَ۔ اَلْتَيْمِيَّةُ مَرَا هَيْلَهَا
معنی وہ ہیں جو ادب پر گزرے۔

تَيْمِيمٌ۔ انجیر

تَيْمَانٌ۔ انجیر فروش۔

فَانِ كَأَمْرٍ تَانٍ حَدِيثٌ فِي آيَا هِي مَرُورِيٌّ لِيَكُنِ مَعْجُورِيٍّ
سے تَانِكَ الْمَرَاتَانِ یہ دونوں خصلتیں دوبارہ دو خصلتوں
کے برابر ہیں التَّيْمَانِ الْمَدْيَانِيَّةُ وَالرَّيْحَانُ بَيْتُ الْمُقَدَّاسِ
وَالطُّوسُ سِتَيْنِينَ الْكُوفَةُ قُرْآنٌ شَرِيفٌ فِي سُورَةِ وَالتَّيْمَانِ
میں تین سے مراد مدینہ ہے اور زیتون سے بیت المقدس، اور
طور سینین سے کوثر (اور البلد الامین سے کثر مدہم)
مَتَانَةٌ جہاں انجیر بویا جاتا ہے۔

تَيْمَانًا۔ ایک لغت ہے سَتَيْنَانِ جیسے کہتے ہیں، طور تینا
بجائے طور سینا کے رَحِيْمًا میں ہے کہ انجیر تین طرح کا ہوتا ہے۔ سَفِيْدٌ
مَرِيْحٌ، سَبِيْهٌ۔ سفید سب سے اعلیٰ قسم ہے۔

تَيْمِيَّةٌ۔ انجیر گرا غرور کرنا، حیران پریشان ہونا، راہ گم کرنا۔
إِنَاهَةٌ۔ گراہ کرنا، راستہ بھلا دینا۔

إِنَاكَ أَمْرٌ تَائِيَةٌ۔ تو مغرور آدمی ہے، نااہل گھنڈھی،
فَأَهَتْ بِهٖ سَفِيْنَتَهُ۔ اُس کی کشتی بے راہ چلی گئی تھی تو اُس

سَبَقَ الْمَشْرِقِ مَشْرِقِ كِي طَرَفِ كِي كُجُو لُوكِ صِيْحِ رَاسْتِ حُجُوْر كِي رُظْلَا
راستہ اختیار کریں گے رهندوستان مدینہ سے مشرق کی جانب ہے
تمام نہ بھی خرابیاں اسی ملک سے پیدا ہوئیں اور پیدا ہوتی جاتی
ہیں) مَا أَحْسَنَ تَوَاضُعًا غَنِيَاءَ الْفَقْرَاءِ وَأَحْسَنُ
مِدَّةً تَيْمِيَّةُ الْفَقْرَاءِ عَلَى الْغَنِيَاءِ إِنَّكَ لَا تَعْلَمُ إِلَّا بِالرَّحْمَةِ

کافقیروں کے سامنے عاجزی کرنا کیسا اچھا ہے۔ اس سے بھی
اچھا یہ ہے کہ فقیر مالداروں پر تکبر کریں، اللہ پر مجبور ہو کر رکھیں (بچا
فقیر وہی ہے جس کو مالدار کی ذرا بھی پرواہ نہ ہو نہ اس کی خوشامد
کرے، البتہ نیک اور صالح لوگوں سے گودہ محتاج ہوں، بتوانع
پیش آئے، دنیا داروں سے متکبر اور بے پرواہ رہے، جیسے کہتے
ہیں الشُّكْرُ مَعَ الْمُنْكَرِ تَبِيْنٌ عِبَادَةٌ مَغْرُورٌ لِيَنْفِرَ
عبادت ہے۔)

مترجم کہتا ہے جب اس کتاب کا چھپنا شروع ہوا تو میں نے ایک
دنیا دار کو یہ لکھا کہ اگر تم سے کچھ اعانت ہو سکے تو کرو۔ یہ حال متکر
ایک صاحب نے مجھ کو لکھا کہ وہ دنیا دار تم سے صاف نہیں ہیں،
وہ ہرگز اعانت نہ کریں گے۔ میں نے ان کو جواب دیا کہ کیا خوب ہو
اگر وہ کچھ اعانت نہ کریں میرا مجبور سا اللہ پر ہے نہ کہ زید و عمر کی
اعانت پر۔ آخر اللہ تعالیٰ نے بلا منت غیبر اپنے خزانہ غیب
سے اس کتاب کا مصرف طباعت پورا کر دیا۔ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا
تَيْمِيَّةً بَيْتِي إِسْرَائِيلَ۔ وہ جنگل جس میں بنی اسرائیل سے
سے نکل کر پھنس گئے تھے۔

مُؤْتَسَمَاتٌ فِي التَّيْمِيَّةِ حَضْرَتِ وَسْمِيٍّ اِسْمِ جَنْجَلِ فِي كَرْمِ
تَيْمِيَّةٍ مَوْسَمٍ۔ نرم برابر زمین، مال کے بالائی حصے اور پہاڑ کے دریا
کی زمین، مغرور متکبر آدمی۔ ہموار زمین۔

بِهٖ تَيْمُوْسًا۔ وہ مغرور ہے۔

تَيْمَانًا۔ تاک کی تصغیر ہے

مَنْ يَعْرِفُ تَيْمَانًا۔ اس چوٹی لڑکی کو کوئی پہچانتا ہے۔
حضرت عمرؓ نے ایک دُہلی سونگھی لڑکی کے لئے فرمایا۔ اُن کے ساتھ
نے کہا، یہ آپ کی بیٹی ہے تَيْمَانِ التَّوْفِيقِ خَيْرٌ مِّنْ كُنَانِ

غلط ہے باقی احسن بالذکر ہے بھی میں درجہ شامہ بتوانے جیسے کہتے غرور کرنا

پہلے ایک مال شکر میں ہیں یا خوب ہو بد و عمر کی خزاں غیب زحما کثیر سرانبل سے

غلط میں گزرتا ہے بار کے دریا

پہاں ہے ان کے ساتھ حیدر میں گزرتا

مِنَ الْعِلْمِ - ایک کاڑی (دھنکا) اٹھایا اور کہا اتنی ذرا سی تو فین
اے نہت عمل سے بہتر ہے (یہ کسی اگلے شخص کا کلام ہے) کَیْفَ
تَبِيتُكُمْ. اب یہ کیسی ہے؟ (یہ آنحضرت نے حضرت عائشہ رضی
لہا عنہا جب وہ بیمار تھیں اور مردوں نے ان پر طوفان جوڑا تھا
خدا ان سے سمجھے. آنحضرت کے دل میں بھی کچھ شبہ پیدا ہو گیا تھا

اور آپ حجرے کے باہر ہی باہر رہ کر کھڑے کھڑے حضرت عائشہ رضی
لہا عنہا پر ہی نرا کر پے جاتے، ان کے پاس نہ آتے۔

تم الجزء الثالث ویتلوه الجزء الرابع
ان شاء الله تعالى اوله حرف التاء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب التاریخ المشتملہ

باب التاریخ مع الحزب

تاریخ جو تاحرف سے حروف تہجی میں سے اس کا عدد حساب محل میں ہے
تاریخ یا کتاب درست ہونا اور سستی سے بلا قصد نہ کھل جانا،
تاریخ اور تئذ بجا ہی لینا۔
توباعہ جہا ہی۔
تاریخ بھی اسی معنی میں آیا ہے۔
تاریخ ایک درخت ہے جس کے درختوں میں سے۔
التأویب من الشیطان والعطسة من اللہ جہا ہی
ان کی طرف سے ہر دو کچھ کھانے اور سستی کی وجہ سے
تاریخ اور تئذ بجا ہی لینا۔
تاریخ جہا ہی لینا۔
تاریخ جہا ہی لینا۔
تاریخ جہا ہی لینا۔
تاریخ جہا ہی لینا۔

تاریخ سفر کا ارادہ کر کے پھر ٹھہر گیا، ڈر گیا۔
تاریخ بکرے کا بکری کو جفتی کے طے بلانا۔
تاریخ بکری کا آواز کرنا۔ جینما۔
تاریخ بکری کی آواز۔
لَا تَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ عَلَى سَرَّ قَبْتِكَ شَاةٌ لَهَا
تاریخ دیکھ قیامت میں اس طرح نہ آئی کہ گردن پر بکری لڑی ہو،
وہ وہیں کر رہی ہو ان لہم التاریخہ چلانے والی بکری وہ
لے لیں۔
تاریخ تری، رطوبت، ٹھنڈک۔
تاریخ تڑپنا، ٹھنڈا ہونا۔
تاریخ تونڈی۔
قَالَ عُمَرُ فِي عَامِ الرَّمَادَةِ لَقَدْ مَمَّتُ أَنْ أُجْعَلَ
مَعَ كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِثْلَهُمْ فَإِنَّ الْإِنْسَانَ
لَا يَهْلِكُ عَلَى نِصْفِ سَبْعَةٍ فِقِيلٌ لَهُ تَوَفَعْتُ ذَلِكَ
مَا كُنْتُ فِيهَا بِإِيَّانٍ تَأَادُّ عَ مِنْ سَالٍ قَطُّ هُوَ ابْنُ مَرْكَتِ حَضْرَتِ

عروذت کہا، میں نے یہ پیا کہ ہر گھر میں جتنے لوگ ہیں اتنے ہی لوگوں کا اور کیلانا ان پر لازم کر دوں، کیونکہ آدمی آدھا پیٹ کھانے سے ترنہ نہیں بلکہ اور چاق و چست رہتا ہے۔ اس طرح سب پل جانیں گے، لوگوں نے ان سے کہا، تم ایسا کرو تو لوٹے ہی زاوے نہ ہو گے (یعنی بنجیل اور عاجز یا احمق عورت کے جسے ہوتے نہ ہو گے)۔

نَاصِحٌ - پیچھا۔

نَسَاجٌ - شیر۔

نَوَاجِجٌ - پیچھے والیاں۔

نَاصِرٌ - خون کا بدلہ چاہنا، غوی کو مارنا، دشمن جس کا خون کرنا مشغول ہو لینا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ اتَّقَاؤِهِ إِنَّمَا هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ۔

آنالہ یا رسول اللہ! الموتر القاتل یا رسول اللہ! اس نے میرا نقصان کیا ہے (میرے عزیز کو مارا ہے) میں اس سے بدلہ لوں گا

(اس کو ماروں گا) یا قاتل ابنِ عثمان اے عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ چاہنے والو یا اے عثمان ملکہ قاتلو! لا تفرحوا بقتل رسول الله صلى الله عليه وسلم

عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَالَّذِينَ تَحْتَ آبَائِهِمُ الَّذِينَ قَتَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو اہر نیام میں مت کرو، ایسا کرو گے تو دشمن کو موقع دو گے و اپنے نقصان کی تلافی کرے گا و جعل قاتلنا علی من ظلمنا۔

ایسا کہ ہم اسی سے بدلہ لیں، جس نے ہم پر ظلم کیا و نہ کہ ایک تصویر کا بدلہ دوسرے سے لیں، جیسے جاہلیت و لولوں کا دستور تھا کہ

مَنْ قَتَلَ بَشَرًا مِنْ قَوْمِي فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لِيُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَن قَتَلَ بَشَرًا مِنْ قَوْمِي

اگر اس سے بدلہ لیا جائے گا و سر اسانپ اگر اس کو کاٹے گا، اذا خرب القائل يطالب بدم الحسين و يقول نحن اهل البيت و طلبنا الدماء و طلبنا الثأر۔

جب اللہ کے حکم سے ایک شخص کٹر ہو گا جو امام حسینؑ کے خون کا بدلہ چاہے گا اور کہے گا، ہم خون والے ہیں اور بدلہ چاہنے والے (شاید مراد مختار جو جس نے

قاتلین امام حسینؑ سے خوب بدلہ لیا)۔ بضم یدنك الله ناسرة كل مؤمن من الله تعالى تمار سے ذریعہ سے ہر مومن کے خون کا بدلہ لے گا۔

أَشْهَدُ أَنْكَ تَامَرُ الشُّوَدِ ابْنِ ثَابِتٍ

میں گواہی دیتا ہوں، تم وہ شخص ہو جس کے خون کا دعویدار اللہ

تالے ہے اور ایسے ہی شخص کے بیٹے ہو آری فی علی و

ثابتؑ میں اس کی تباہی دیکھوں ہمن سے دشمن سے قتل الحیات خشية

النار جو شخص اس ڈر سے کہ بدلہ لیا جائے گا سائپوں کا ہارنا چھوڑ

تھا۔

بَابُ النَّارِ مَعَ الْبَابِ

بَابٌ - المہمان سے بیٹھا اور ہوا۔

جَارِيَةٌ قَائِمَةٌ - مین تجاریہ قاتلہ یعنی جوان جو کہی ثابت یا ثبوت۔ ٹھہرنا، ہمیشہ ہونا، دلیل سے معلوم ہونا۔

میں گواہی دیتا ہوں، تم وہ شخص ہو جس کے خون کا دعویدار اللہ تالے ہے اور ایسے ہی شخص کے بیٹے ہو آری فی علی و ثابتؑ میں اس کی تباہی دیکھوں ہمن سے دشمن سے قتل الحیات خشية النار جو شخص اس ڈر سے کہ بدلہ لیا جائے گا سائپوں کا ہارنا چھوڑ

تھا۔

بَابٌ - احمق عورت اونڈی۔

بَابٌ - کالی کالی کپیڑ۔

بَابٌ حَرَمٌ - کالی بدبودار کپیڑہ عرب میں ایک مثل ہے

بَابٌ مَدَّةٌ بِمَاءٍ - ایک تو کالی کپیڑہ دوسرے اوپر سے پانی اور

اس وقت کہتے ہیں جب کسی احمق کو کوئی منسوب مل جائے اور

اس کی حماقت اور بڑھ جاتی ہے۔ جیسے کہ لڑائی میں چڑھا۔

ثَوَّلَ لَوْلُؤًا - دانہ بھڑی، اگر لڑ رسولی گھنڈی، بھٹسی۔

مَكَانٌ نَائِلٌ - مہر نہوت گویا بھڑی کی بڑھتی تھی اور چھوٹے

چھوٹے دانے، گھنڈی یا تہ کی طرح)۔

بَابٌ - بگڑ، فساد، خرابی۔

وَرَأَى النَّبِيُّ - اور حضرت صدیق نے فساد کی اصلاح

کی۔ رَأَى اللَّهُ النَّبِيَّ اللَّهُ اس کی وجہ سے فساد کی اصلاح

کرے تَابَتْ بَنِيهِمْ ان میں فساد کر دیا عظم النَّبِيِّ بَيْنَهُمْ ان میں

بڑا فساد ہو گیا انٹای انڈیکر کشت و خون کیا نہی گیا۔

بَابٌ - بدبودار ہونا (جیسے اسی گزرا)۔

ابنُ النَّبَاتِءِ - لوندی کا جنا

بَابٌ - ایک کیر لہو ٹیکار ہوالا۔

باب النَّارِ مَعَ الْبَابِ

بَابٌ - المہمان سے بیٹھا اور ہوا۔

جَارِيَةٌ قَائِمَةٌ - مین تجاریہ قاتلہ یعنی جوان جو کہی

ثابت یا ثبوت۔ ٹھہرنا، ہمیشہ ہونا، دلیل سے معلوم ہونا۔

تاریخ
ربیع
دوہ
قید
پینہ
لا فر
آنہ
بغیر
ولا
ابو ذر
نکستہ
میر یو
کر حکم
مغز
سمان
سے سف
واللہ
کا دعا
قتنی
میں کوئی
ماترین

ثابت ہونا، ہمیشہ کرنا، موافقت کرنا۔
 ثَبَاتٌ ثَبَاتٌ وَثَبُوتٌ بہادر اور شجاعت تھا۔
 تَثْبِيْتُ اور اَثْبَاتٌ ثابت کرنا، اچھی طرح پہچاننا۔
 اَثْبَاتٌ۔ جاہد ہونا، شست کر دینا ایسا کہ حرکت نہ کر سکے،
 (یعنی زخمی کر کے ہمارے)۔
 فَطَعْنَتْهَا فَانْتَبَتْہُ۔ میں نے اُس کو برچھا کر ٹھہرا دیا (اب
 وہ حرکت نہیں کر سکتا)۔
 لَيْسَتْ لَكَ (جو قرآن میں ہے) کچھ کو مار کر بے حرکت کر دیں یا
 قید کر دیں۔
 ثَوَابٌ۔ وہ تارے جو سیدہ سیارے کے علاوہ ہیں۔
 دَائِمٌ ثَبَاتٌ۔ وہ بیماری جو ہلنے نہ دے۔
 إِذَا اصْبَحَ فَأَثْبَتُوا بِأَلْوَقَاتِي۔ جب صبح ہو تو ان کو اپنی
 پیغمبر صاحب کو مضبوط رہی سے باندھ لو، قید کر لو۔ یہ قریش کے
 کافروں نے رات کو دارالاندوہ میں مشورہ کیا تھا (ثُمَّ جَاءَ الثَّبَاتُ
 أَنَّهُ مِنْ سَمْعَانَ۔ پھر گواہی آئی کہ وہ دن رمضان کا تھا
 بَعْدَ بَيْتِ نَدْوَةَ لَا ثَبَاتٌ بغير ثبوت اور بغیر گواہ کے بلا ثَبَاتٍ
 وَلَا بَيِّنَةٍ بغير ثبوت اور بغیر گواہ کے لَحْمٌ يَثْبُتُ كَيْفَ مَنَادِ لَكُمْ
 اور روزے یہ نہیں بیان کیا کہ ہر ایک پیغمبر کون کون سے آسمان پر تھے
 مَشْتَبِهَاتٍ لِيَمْنَهُ مِيرَے لئے ان سے اس حدیث کی مضبوطی کر لو
 اور پھر ان کو یہ شبہ ہوا کہ شاید یہ حدیث آنحضرت کی نہ ہو،
 گوشت کی کتابوں میں انھوں نے دیکھی ہو اور بھول چوک سے
 حضرت کی طرف نسبت کر دی ہو، یہ نہیں کہ انھوں نے ان کو جو
 ثَبَاتٌ مَعْتَدٌ عَنْ عُرْوَةَ مَعْرُوفَةَ مَعْرُوفَةَ اس حدیث کو عروہ
 سے لیا گیا ہے اور یہی زہری سے منکر) وَكَانَ ذَا ثَبَاتٍ وَهَذَا مَضْمُونٌ
 لِيَسْتَمْتَعُوا بِاللَّحْمِ بِالثَّبَاتِ پھر ان کے لئے مضبوطی ہے
 اور ان کے ذہنی سوالات کے جوابات ٹھیک طور سے دینے کے لئے
 میں نے کہا اس حدیث سے تلقین میت کا ثبوت نہیں ہوتا اگر اس
 کوئی قیامت نہیں، کیونکہ تلقین ذکر الہی ہے اور میت اور
 زمین کو امتدادی باتوں کا سنانا ہے، ان کے لئے دُعا کرنا ہر

پس اچھی باتیں ہیں اور ہر ایک علمائے تلقین میت کو مستحب رکھا ہے
 اور اس کے اثبات میں ایک حدیث نقل کی ہے، جس کا اسناد صحیح
 نہیں ہے مگر اس کی تائید دوسری روایتوں سے ہوتی ہے۔ اسی
 طرح میت کے پاس قرآن پڑھنا مستحب رکھا ہے اگر سارا قرآن
 پڑھا جائے تو اور اچھا ہے۔

مؤلف کہتا ہے جب تک حدیث صحیح سے کسی امر دینی کا ثبوت
 نہ ہو اس وقت تک اُس کے کرنے میں ثواب کی بلکہ عذاب کا ڈر ہے۔ کیونکہ
 اس کا کرنا بدعت شرعی ہوگا۔ مگر حدیث تلقین کے راوی جب صحابہ
 اور تابعین ہیں، تو گو اُس کا اسناد ضعیف ہی سہی تلقین کا وجود
 قرون ثلاثہ میں پایا گیا، پس وہ بدعت شرعی نہ ہوگی اور اس کے کرنے
 میں کوئی قباحت نہیں۔ اب قرأت قرآن کا ثواب میت کو پہنچانا
 یا نہیں۔ یہ مسئلہ اختلافی ہے مگر محققین اہل حدیث کا یہ مذہب ہے
 کہ ہر قسم کی عبادت کا ثواب خواہ الٰہی ہو یا بدنی میت کو پہنچ سکتا ہے
 اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہی امید ہے۔

- ثَبَاتٌ۔ جماعت، گروہ۔
- ثَبَاتٌ۔ سچا، ثقت۔
- ثَبَاتٌ۔ دلیل اور حجت کو بھی کہتے ہیں۔
- ثَبَاتٌ۔ بہادر، مضبوط دل والا ہمار۔

ثَبَاتٌ۔ ثقات، معتبر لوگ، سچے (یہ جمع ہے ثَبَاتٌ کی)
 ثَبَاتٌ۔ میانی، بیچ کی، نہ بہت اعلیٰ نہ بہت ادنیٰ، بیچ کا مقام
 صدر مقام، موڈ سے اور پشت کا درمیانی حصہ۔

ثَبَاتٌ۔ چچا لیا، احمو طور پر صاف بات نہ کہنا۔
 ثَبَاتٌ اور ثَبَاتٌ۔ گوٹ مار کر اٹھلیوں کے کناروں پر ٹھینا
 ثَبَاتٌ یعنی ثَبَاتٌ ہے۔

ثَبَاتٌ۔ بھر جانا، موٹا ہونا، ٹھک جانا۔
 ثَبَاتٌ۔ متوسط شخص، نہ ذلیل نہ شریف اعلیٰ درجہ کا۔
 ثَبَاتٌ۔ خیاں، اہمٹی، آؤ لہاؤ اِخْوَاهُ دَبَّيْنِ ذَالِكَ ثَبَاتٌ
 اِخْوَجِ لَيْسَ مِنْكَ وَكَلَسْتَ مِنْهُ۔ میری امت میں بہتر وہ
 لوگ ہیں جو شروع میں ہیں (صحابہ اور تابعین) اور جو اخیر میں

ہوں گے (امام مہدی علیہ السلام کے ساتھی) ان دونوں کے بیچ میں ایک ٹیڑھا کچھ کر وہ ہے (خارجی، رافضی، بدعتی، مشرک) نہ وہ میرا ہے نہ میں اس کا ہوں (وَ أَغْلُوا النَّسِجَةَ زَكَاةَ مِیْنِیْجِ کَا مَالَ رَدْنَهٗ اَطْلُو دَرْ جَکَانَهٗ اِدْفُو دَرْ جَکَا۔ یُوْشِکُ اَنْ یُّدْعٰی الرَّجُلُ مِنْ شَیْءٍ الْمُسْتَبْرِئِیْنِ وَهٗ زَانَ ذَرِیْبٌ حَبِیْبٌ اَبِیْ اَدْمٰی حِیْوَیْجِ مُسْلِمَانُوْنَ مِیْنِ سَ (یا مسلمانوں کے شرکار اور ماتم میں سے) بچا جائے گا یَزْکُوْنَ شَیْءٌ هٰذَا الْجُوْدُ اِسْمُنْدَرَ کَیْجُوْنَ یَجِیْئُ غَیْرِ سَ مَقَامِ مِیْنِ سَوَارِیْمُوْرٍ ہَبِیْب۔ کُنْتُ اِذَا فَا نَحْنُ عِدُوْا فَتَنْقُضُ بَہٗ شَیْءٌ حَیْجِ جِبِ مِیْنِ عَوْرُوْہِ سَ کِسِیْ مَسْئَلِ مِیْنِ حَکْمِ چَاہِتَا دِیَا اُنْ سَ گُفُتُو کَرْنَا) تو گویا ایک سمندر کے بیچ کا حصہ چیز (یہ عروہ کے کثرتِ علم کی تعریف ہے) وَ عَلَیْکُمْ الرَّوَاقِ الْمُنْتَبِّہٗ زَانَمِ یُوْا تَبِیْجِہٗ فَا نِ الشَّیْطَانِ سَا اِکْنِیْ کِسِیْ ہَا ڈوریوں و ارحیم لازم کر لو، اور اس کے بیچ کو دیکھو (گداؤں سے لے کر شیطان) اس نامی وغیرہ) اس کے کنارے میں جم جاتا ہے جب سب کھولیں ڈانوں کے اور بیچ کا حصہ بھی کھڑا کر دو گے تو سامنے کچھو وغیرہ خود نکل جائیں گے) فَا نِ جَاعَتْ بَہٗ اُمِّیْجِ حَیْوُوْ لَبِیْلَا لِ اِگْر اِس عَوْرَتْ کَا بَچِ اِدْجِیْ مَوْنِدْہِ اُورِیْشَتْ کَا پَیْدَا ہُوَا تُو وَہٗ ہَلَالِ کَالْمُطْفِیْہِ رَحِیْمِیْنِ اِس حَدِیْثِ کُو یُوْلِ نَقْلِ کِیَا ہِیْ عِیْنِ جَاعَتْ ہُوَا اُمِّیْجِ مَسِّنِ السَّاقِیْنِ فَبُو لَبِیْ دُجُوَا نِ جَاعَتْ بَہٗ اُوْرَقِ جَعْدَا جَمَالِیَا اِخْلَا جِہٗ السَّاقِیْنِ سَا یِجِ اِلَّا لَیْتِیْنِ فَبُو اَللّٰی رِیْمِیْئِ بَہٗ اُمِّیْجِ تَسْرِیْمِ اَلْجِجِ کِی۔ اَلْجِجِ ہُوْہِ پِیْٹِ وَلِیْ کُو یُو یِیْ مَسْتَا ذَقَا اَشْجَا ہَا اِس کی مویں ایک کو ایک ارتی اور پھینکتی ہیں۔

الشجر اڑ۔ ڈر سے کانچا حیران ہونا، ضعیف ہو جانا، پیٹھ پھیر کر لوٹ آنا، ٹوٹنا، اڑنا، اٹھ جانا، بہنا۔

شجر اڑ۔ وہ گڑھا جو پر نالے کا پانی گرنے سے پڑتا ہے اور **شجر اڑ**۔ سمندر کا اتر جانا، روکنے، انا اس پر کرنا، ہٹانا، انا شاد ہونا، ورم کرنا۔

شَدِیْتُ الْبُتْرَةَ۔ پھینسی پھوٹ گئی
بُتُوْرٌ۔ ہلاکت۔

مُتَابِرَةٌ۔ مداومت، مداومت (دوستی ہمیشہ ایک کام کرنا)۔
أَعُوْذُ مِنَ دَعْوَاتِ الْبُتُوْسِ۔ میں ہلاکت کی دعوت سے تیری پناہ میں آتا ہوں (مَنْ تَابَرَ عَلٰی شَيْئٍ عَشْرًا لَا سَرَكَةٌ مِنَ السَّنَةِ جُو تَخْفُفُ سُنَّتُہٗ کِیْ ہَرَّوْ زَبَارَہٗ رِکْعَتِیْنِ پُٹَا کَرَ سَ (ان پر مداومت کرے) اَذْذَرَہٗی مَا تَابَرَ النَّاسُ تَمَّ جَانِہٗی اَللّٰہِ کِیْ اطَاعَتْ سَ لُوْکُوْلِ کُو کِسْ چَیْرَیْنِ زَوَا کَا رَا کُوْسِیْ حِیْرَانِہٗ کِیْ اطَاعَتْ کَرْنِیْ مِیْنِ دِیْرِ کِرَانِیْ ہِیْ) فَاِذَا اِہْیٰ قَدْ تَابَرَتْ کِیْ تُو مَعَاوِیْہِ کَا زَخْمِ کَمَلِ کِیَا ہِیْ وَ اِخْلَا مَا تَحْتَ سَیْرِ ہَا ضَعْفِیْ عِنْدَا حَوْضِیْ زَمَزَمَ زَعِیْمِ بِنِ حِزَامِ کَعْبِہٗ مِیْنِ پَیْدَا ہُوْنِیْ وَہٗ اَبِکَ چَیْرَہٗ پُرُ اِطْعَامِ لَکَیْ) اور ان کی ماں کافر بن جس پر سچا گواہی دینا کے عوض میں دعوایا گیا

مَثْبُورٌ۔ جہاں بچ کرے۔
أَشْرِیْقُ ثَبْرِیْرٌ اُسے تھیرا چمک جا۔ (یعنی دعویٰ ہے تاکہ ہم مزدلفہ سے منگوروانہ ہوں) مشرکوں کا یہی دستور تھا وہ مزدلفہ سے اس وقت روانہ ہوتے، جب پہاڑوں پر دعویٰ پھیل جاتی۔ آنحضرت نے ان کے خلاف کیا اور سورج نکلنے سے پہلے روانہ ہوا۔
کاسمک دیا۔ تھیرا ایک پہاڑ کا نام ہے۔
ثَبْرِیْرٌ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے مزدلفہ میں، جو منا کو جاہلیوں کے بائیں طرف پڑتا ہے۔

لَحْرٌ اَفْضُنِ حَیْنِ یُّشْرِیْقُ لَکَ ثَبْرِیْرٌ۔ پھر اس وقت جب تھیرا دعویٰ سے چمک جائے (یہ تھیرا کا پہاڑ ہے) کرائی گئی کہ میں پانچ پہاڑوں کا نام تھیرا سے گیش اشمعیل تناؤاؤت جبڑین من قَلْبِہٗ تَبْرِیْرِ عَفْرَتِ اِسْمَاعِیْلِ کَا مِیْنْدَا حَاضِرَتْ جِہْرِیْلُیْنِیْ تَبْرِیْرِ کِیْ چُوْیِ پَرِسَ لِیَا دِ بَعْضُ۔ دایتر میں چو کہہ کر سے لے کر آئے۔

لَحْرٌ۔ روک دینا، دیر کرنا، سوج جانا، ٹھہرانا۔
تَشْبِیْطٌ۔ روک دینا۔
سَا کَانَتْ سُوْدَا لَمَّا رَا لَہٗ تَبْیْطَہٗ۔ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ سُوْدَا
ایک بھاری بھرا عورت تھیں (ایک روایت میں تَبْیْطَہٗ ہُوْ یُوْکُوْلُ

اس کا مطلب ہے بھاری بھاری عورت

ان نعمت بہم اہل تبتطنی اگر میں ابھی بات کا قصد کرتا ہوں تو مجھ کو روک دیتا ہے۔

شبن یا شیان کپڑے کا کارہ موڑنا یا سینا اس میں کوئی چیز اٹھانے کے لئے قبیلے میں ڈالنا۔

اِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ بِمَجْرِيَةٍ فَلْيَاكُلْ مِنْهُ وَلَا يَتَّخِذْ شَيْئًا تَأْجِبُ كَوْنِي تَمَّ مِنْ سَمِيحٍ بَعْدَ بَرِّكَزْرَعَةٍ تَوَاسَمِيٍّ كَمَا سَأَلَ اِرْتِدَائِيَّةً (یعنی لا ذکر نہ لیجائے)۔

باب الثار مع الحميم

- تج یا تجوج بہنا بہنا۔
- انثجا ج بہنا۔
- تجاج خوب بر بنے والا۔
- تججہ وہ باغ جس میں پانی کے حوض ہوں۔
- تججہ سیاہ و سیل۔

افضل الحج والعمرة افضل حج وہ جو جس میں لیک

سار کر کہنا ہوا اور مستربانی کا خون بہانا فحلب فیہ تجا آپ نے اس میں خوب رداں دودھ دوہا۔ اِنِّي اَجْهَةٌ تَجَّيْنِي تُوْبَانِي كِي

خون بہاتی ہوں۔ زمین استمانہ کا خون ہر وقت رداں رہتا ہے پانی کی طرح بہتا رہتا ہے۔ اَلْجَمْرُ الْمَوَاجُ وَالْمَطَرُ

تجاج موج ارتا ہوا سمندر اور موسلا دھار مینہ۔ اِنَّهُ كَانَ مَجَّاجًا

الذہب عباس بڑے مقررات کرنے والے آدمی تھے، ان کا کانا

الطرح رداں ہوتا تھا۔ اِذَا أَحَبَّ اللهُ عَبْدًا اَنْجَبَهُ

اگر جب اللہ کسی بندے سے محبت رکھتا ہے تو اس پر بلاؤں

برسانا سے امتحان کرتا ہے کہہیں محبت میں خام تو نہیں ہی

الوادی تجججہ۔ نالہ مہا (سیل کے پانی سے بھر گیا) جو کوئی کھجور کے نفل کے ساتھ ملانا بہانا۔

تجججہ۔ کشادہ کرنا، بہانا، نرم ہونا، لٹک جانا۔

انثجا سبب یعنی الفجاء ہے یعنی بہنا۔

اِنَّهٗ اَحَدًا بِشَجَرَةٍ صَبِيٍّ بِهِ جُنُونٌ وَقَالَ اَخْرُجْنَا مُحَمَّدًا

آنحضرت نے ایک آسیب زدہ کاہنہ پوچھا۔ میں تمہارا اور فرما چیل نخل جا میں محمد ہوں (پھر اس کی بھلا کیا مجال تھی، جو نہ تھا آپ کے

غلاموں سے آسیب اور شیطان بھاگ جاتے ہیں۔ امام ابن تیمیہ

کی مجلس میں آسیب زدہ کو لائے تو اچھا ہو جاتا۔ یہ حدیث شریف کی برکت تھی۔ حضرت سید اشرف جہانگیر سمانی راجن کامزاکر تھوچھ

میں ہے، ان کے مزار پر جانے سے اب تک آسیب زدوں کو فائدہ ہوتا ہے، اس کا تجربہ کسی مسلمان نے کیا ہے۔)

لَا تَشْجُرُ اَوْ لَا تَبْسُرُ اَوْ لَوْ كُنَّا اَسْمٰكِي كَجَوْرِ كَجَوْرِ

کے نفل کے ساتھ لاکر مت بھکوؤ کیونکہ ایسا کرنے سے نیشہ میں جلدی نشہ آجاتا ہے۔ بعض نے کہا۔

تججیر۔ انور کا گالہا شیرہ جو نیچے رہ جائے۔

مجلہ۔ پیٹ کی بڑائی، جیسے سہلہ سر کی چھوٹائی۔

وَلَمْ تَزِدْ بِهٖ مَجْلَةً۔ پیٹ کی بڑائی میں ان پر کچھ عیب نہیں ہوا۔ ایک روایت میں مجلہ ہے یعنی ڈبٹل پن سے

باب الثار مع الحار

شحن یا شحونة یا شحانة۔ موٹا ہونا، سخت ہونا۔

اشحان۔ نا تو ان کرنا، بے طاقت کر دینا، زور توڑ دینا۔

کسی کام کو بہت کرنا اس میں مبالغہ کرنا۔

وَكَانَ قَدْ اَشْحَنَ۔ ابو جہل زخموں سے جو ہو کر بالکل بے

طاقت ہو گیا تھا انصار کے دو لڑکوں سہاذ اور موزنے اس کو لوارا

مارا کر گرا دیا تھا) اَوْ طَأْتَكُمْ اَشْحَانُ اَحَدِ تَمُوزِ زَخْمِ

کی کثرت نے روند ڈالا۔ لَعْنًا تَشْبِهُ اَحْقَى اَشْحَنَتْ عَلَيَّهَا مِنْ اُنْ كُوْمَلَتِ نَدَى مِهَالٍ تَمَّ كَرُّ اُنْ كُوْلَا جَوَابِ كَرِّ دِيَا اَشْحَنَتْ غَلَّةً

میں ان پر غالب ہو گئی ان کو خاموش کر دیا۔ فَاَشْحَنَ كُلُّ شَيْءٍ مِّمَّا صَاحِبَةُ ابُو عَبِيْدَةَ اَوْ رَدِيْدٍ بِرَايِكِ نَدَى كُوْرُخْمِي كِيَا بِنِي غَزُوْ دُوْبَرِّ مِيں، پھر حضرت حمزہ اور علیؑ نے اپنے اپنے حریف کو

ار کر و لید کو بھی آن کر مار لیا اور حضرت ابو عبیدہ رضو کو اٹھا لائے،

باب التام مع الدال

ثَلَاثَةٌ. ایک گھاس جو جوڑی میں سوک جاتی ہے اور جڑوں میں
میر سبز ہوتی ہے۔

ثَلَاثٌ. چھوڑا بیسے شدت ہے۔

إِنْشِدَا ح. چھوٹ جانا۔

ثَلَاثٌ. کوشش کرنا، بہنا۔

ثَارِقٌ. ایک گھوڑے کا نام تھا جو منشد بن طریق کا تھا

إِنْشِدَا ح. لنگ جانا۔

ثَدَانٌ. بد بو دار ہونا، مٹنا ہونا۔

ثَدَانٌ يَا مَثَدَانٌ يَا مَثَدَانٌ. افسانہ لعلت

فِيهِمْ رَجُلٌ مُثَلِّدٌ الْيَدَا مَثَدَانٌ الْيَدَا.

ان خارجیوں میں ایک مرد کا ہاتھ چھوٹا ہوگا (ناقص) نعلت) ایک

روایت میں مَثَدَانٌ الْيَدَا ہے۔ یہ یثَنُّ سے نکلا ہے، یثَنُّ

کے ہیں بچہ کے پانوں، سر اور ہاتھوں سے پہلے نکلنا پیدا ہوتے

وقت یہ ایک عجیب جو سندوستان کی غور میں تو ایسے کچھ کو محسوس

سمجھتی ہیں، بعضوں نے کہا مَثَدَانٌ مقرب ہے یہ اصل میں

ثَدَانٌ سے نکلا ہے ثَدَانٌ تو کہتے ہیں سر پستان (بصحت) نحو

ثَدَانٌ يَا ثَدَانٌ يَا ثَدَانٌ. پستان، چھانی، اس کی جس

آنڈ اور ثَدَانٌ مرد اور عورت دونوں کی چھانی کو ثَدَانٌ

کہہ سکتے ہیں۔ بعضوں نے کہا مرد کی چھانی کو ثَدَانٌ وَا لَہِمْ گے

جیسے بکری اور گائے کی چھانی کو فَخْرٌ اور اونٹنی کی چھانی کو

خَلْفٌ اور کتیا کی چھانی کو طَبْحٌ کہتے ہیں)

أَمْرٌ آجْ قَدِيَاءٌ بِي جَمَانِي دَانِي عَوْرَتٌ ذُو الثَّدَانِيَّةِ

چھوٹی چھانی والا ایک خارجی کا لقب تھا، اس کا نام تزل تھا

جیک نہردان میں آرا گیا، اس کا ایک اتمہ پستان کی طرح چھوٹا

تھا۔ ایک روایت میں ذُو الثَّدَانِيَّةِ جو یعنی چھوٹے (اتمہ والا)

ثَدَانِيَّةٌ تغیر ہے ثَدَانِيَّةٌ کی۔ بعضوں نے کہا ثَدَانٌ وَا لَہِمْ

ذُو الثَّدَانِيَّةِ يَتَمِينُ اِيك شخص کا لقب ہے

مِنْهَا مَا تَمَلَّكُمُ الثَّدَانِيَّةُ وَ مِنْهَا دُونَ ذَلِكَ كَچھ گرنے تو

چھانوں تک پہنچتے تھے اور کچھ اس سے بھی چھوٹے یا کچھ اس سے نیچے

نہر و قنات کئی کئی ذرا بیچھے اپنا اتمہ میری دونوں چھانوں

کے بیچ میں رکھا مانت فی الثَّدَانِيَّةِ. حضرت ابراہیم راسختر

کے صاحبزادے شیر خوارگی میں گزر گئے (ابھی دو دو بجھا نہیں چھانا

تھا کہ آخرت کا سفر اختیار کیا، اللہ تعالیٰ کی اسی برکت سے تمہی کتاب

کا کوئی میٹا زندہ نہیں رہا)۔

باب التام مع الراء

ثَرِبٌ. لامت کرنا، ڈانٹنا، جھڑکنا۔

تَثْرِيْبٌ. لامت کرنا، کپڑا پھیٹنا۔

إِذَا رَزَتْ أُمَّةٌ أُمَّةً قَلْبُهُمَا الْخُلْدُ لَا

يَتْرِبُ جَبْتُمْ مِی سے کسی کی لوندی زنا کرے، تو اس کو مد لگائے

(پچاس کوڑے مارے) اور لامت نہ کرے (مد لگائے کے بعد پھر

زبان ہے برا بھلا کہتا، جھڑکنا ہے فائدہ جو بعضوں نے کہا مطلب یہ

ہے کہ صرف گھر کی، جھڑکی، لامت پر اکتانہ کرے بلکہ مد لگائے

(اس حدیث سے معلوم ہوا کہ الگ اپنے غلام لوندی کو مد لگائے

ہے اور حنیفہ کا رہا تھا) تَمَلَّكُمُ الثَّدَانِيَّةُ إِذَا جَبَرَتْ الثَّدَانِيَّةُ

کاکا تَارِبٌ آنحضرت نے اس وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا

جب سراج آنتوں کی چربی کی طرح ہو رہے یعنی ڈوبنے کے

قریب ہو)

ثَرِبٌ. وہ چربی باریک جو آنتوں اور معدے پر ہوتی

ہے اس کی جمع ثَرِبٌ اور ثَرِبٌ اور تَارِبٌ جمع ہے۔

إِنَّ الْمَنَافِقَ يُؤْخِرُ الْعَصَى حَتَّى إِذَا جَبَرَتْ الثَّدَانِيَّةُ

كَثْرِبِ الْبَقَرَةِ صَلَا هَا سَانِقِ عَصَا نَارِيں دیر کرنا ہے جب

سورج لگنے کی باریک جھلی کی طرح رہ جاتا ہے۔ اس وقت نماز پڑھنا

یَثْرِبُ۔ مدینہ منورہ کا نام ہے۔ حوالہ میں سے ایک شخص کا نام تھا۔ آنحضرت جب مدینہ میں آئے تو آپ نے اس نام کو بڑا جانا اور کہا جس کا نام رکھا۔
 ثَرْثَرٌ۔ خدا کرنا، پھوڑنا، بک بک لگانا بہت باتیں کرنا۔
 بَعْضُكُمْ إِلَى الثَّرَاثُورِ الْمُنْتَفِعِينَ سب سے زیادہ مجھ کو ناپسند بہت باتیں کرنے والے بک بک لگانے والے لوگ ہیں مدنیع البحرین میں ہے کہ مراد وہ لوگ ہیں جو خواہ مخواہ بے ضرورت ذیالائے کے لئے باتیں بنائیں، جیسے تھامذ نقال، داستان گو اور سخنیں وغیرہ)

ثَرْثَارٌ۔ کہتے ہیں نہر کو۔
 اَقْلُ الثَّرَاثُرِ مَحْوٌ فَنَابَا الْجُوعُ مَا دَامَ ثَرْثَارُنَا
 مجھ جی ثرثار والے ہم کو بھوک سے ڈراتے ہیں، جب تک ہماری ثرثار بہ رہی جو یہ ثرثار والے وہ لوگ تھے جو گیسوں کا سیدھا لکڑی اس کی روٹی نکاتے، اس سے استغناء کرتے۔ اَبَعَدُكُمْ مِنِّي مَسَاوِيَكُمْ اَحْلَاقًا الثَّرَاثُرُونَ بہت دوسرے وہ لوگ ہیں جو بخل ہیں بہت باتیں کرنے والے۔

ثَرْثَرٌ۔ ٹوٹنا، ڈھلنا، ہلکا میں۔ بھوار۔
 ثَرْيْدٌ۔ مٹی شوربے میں چور کر جو کھانا تیار کریں۔
 فَهَلْ عَائِشَةُ عَلَى النَّسَاءِ كَفَهَلِ الثَّرِيدُ عَلَى
 اَبْنِ الطَّعَامِ حضرت عائشہ کی نفیث اور عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی نفیث روک کر کھاؤں پر۔ ثرید سب کھاؤں میں سب سے قیمتی ہے کیونکہ اول تو مٹوی دوسرے زود مضمخ بناؤ گتے اور اچھا قدر دہ بزر عفران۔ انہوں نے اپنی اور عائشہ کو زعفران سے رنگا تھا زعفران کے رنگ میں ڈوبا تھا۔
 كَتَبَ إِلَى يَمِينِ الثَّرِيدِ وَبَا سَكَ اللهُ لا مَتَّحِي
 الثَّرِيدُ وَالثَّرِيدُ۔ ثرید سے زیادہ پسند مجھ کو کوئی کھانا
 اور اللہ میری امت کو اس میں برکت دے۔ کُلُّ مَا آخَرِي
 دوسرا آج ٹھہر کر ہے۔ وہ جانور دکھا جس کے گلے کی رگیں
 مائیں، ایسا نہ کر کہ بیسر رگیں کائے اور ڈالے۔

ثَرْيْدٌ کے معنی یہ بھی آئے ہیں کہ بن رگیں کائے جانور کو اور ڈالنا ایک روایت میں ثَرْيْدٌ مُتَرَدِّجٌ یہ فقور یا صیغہ معقول ہے یعنی وہ جانور مت کھا جو بن رگیں کائے اور آجائے۔ ایک روایت میں کُلُّ مَا آخَرِي الَّا وَدَا ح ہے یعنی ہر وہ چیز جو رگوں کو کھائے دے اور بن رگیں کائے نہ اس کے ان کبان مار مومرا انکھو
 وَانْ شَرِدَ فَتَلَا (ایک اونٹ کو لوگوں نے لکڑی سے ٹکر کیا۔ سعید نے کہا لکڑیوں زمین پر بہا، تب تو اس کو کھا ڈا اور اگر بن خون سے وہ مر گیا تو مت کھاؤ (کیونکہ وہ مردار ہے موقوفہ ہے۔)
 ثَرْيَا تُرْوَدُ بَا شَرَا رُؤُفَا بِشُرُوسًا۔ بہت ہونا دودھ یا پانی کا حد کرنا، ہر آگندہ کرنا، کشادہ بکری (سیارگوں)۔
 ثَرْوَاتُ الْمَكَانِ ثَرْوِيْرٌ۔ گھر کو تزکیا (کھینکا گیا) ثَرْوَةٌ۔ برجے کی مار جس سے بہت خون نکلے۔
 عَيْنٌ ثَرْوَةٌ۔ چشمہ خوب پانی بہا ہوا لانا قِاقَةٌ ثَرْوَةٌ اونٹنی بہت دودھ دینے والی سَعَابٌ ثَرْوَةٌ۔ ابریت پانی والا غَائِمٌ لَهَا الدَّرَّوَةٌ وَنَقَصَتْ لَهَا الثَّرَا رُوسَا (ایسا تھا ہوا کہ اُس سال دودھ خشک ہو گیا) جانوروں کے تھنوں میں دودھ نہیں رہا اور چشمہ پانی کا گھٹ گیا (اُس میں بالکل کم پانی رہ گیا)۔

ثَرْوَرٌ۔ گھنٹا ہونا۔ ٹوٹے ہوئے دانت والا ہونا۔
 ثَرْوَرٌ۔ گھنٹا کرنا۔
 تَرْوِيٌّ اَنْ تَقْشِي بِالْثَرْوَاءِ۔ آپ نے گھنٹی بکری کی تریالی سے منع فرمایا۔ اِنَّهُ كَانَ اَثَرَمَ فَرَعُونَ كُنْتُ اَتَمَّا اَثَرَمَةٌ اللهُ اُسے گھنٹا کرے۔ اُس کے دانت توڑے۔
 ثَرْوَاءٌ۔ مال و دولت بڑھانا۔
 ثَرْوِيٌّ۔ متول ہونا۔
 اَثْرِيٌّ۔ الدار ہو گیا۔
 ثَرْوَانٌ۔ ال فانی مرد۔
 ثَرْوِيٌّ۔ الدار عورت۔
 ثَرْوَةٌ۔ کثرت مال کی یا شمار کی۔

تو
 بیچے
 چاہوں
 حضرت
 میں جھٹا
 می گرا پ
 احوال
 کو حد
 نے کے
 بد
 کہ ملک
 حد لگائے
 کو حد لگا
 نازت
 نے سے
 یں ڈوتے
 بعد
 تاریخ
 اذ اجبار
 یں دیر
 س وقت

تَثْرِي كَثِيرًا، بَهِتٌ -

مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا بَعْدَ لُقْيَا الْإِنِّي تَرَوُوهُ مِنْ قَوْمِهِ
 اللہ تعالیٰ نے حضرت لوطؑ کے بعد مجھے پیغمبر بھیجے ہر ایک کی قوم والے
 بہت تھے (ایک حضرت لوطؑ اس ملک میں پر رہی تھے، وہاں ان کے
 کہنے والے نہ تھے، اسی واسطے فرمایا لَوْ أَنِّي رَأَيْتُكُمْ قَوْمًا آدِي
 إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ) تَيْمَاتُكَ مِنْ ذَلِكَ بَعْدَ الثَّرِيَا تَهَارِي
 اولاد میں اتنے لوگ بارشاہ ہوں گے جتنے تیرا تارے شمار میں ہیں
 (اشفا میں ہے کہ تیرا گیارہ تارے ہیں جو آنکھ سے برابر نظر نہیں آتے
 پر دُور میں سے صاف دکھائی دیتے ہیں یہ آپ نے حضرت عباسؓ سے
 فرمایا) إِنَّكَ أَثْرِيَةٌ وَأَمْشِيَةٌ حضرت اسمعیلؑ نے اپنے بھائی
 حضرت اسحاقؑ سے کہا تم تو اولاد ہو گئے اور تمہارے جانور بھی بہت
 ہیں۔ صَلَاةُ الرَّحْمِ مَتْرَاةٌ فِي الْمَالِ مَلْسَاةٌ فِي الْأَكَرِيَّةِ
 ناخ جو زمان مال دولت کو بڑھاتا ہے (مگر کوسھی بڑھانا ہے) موت کو سچے بتانا
 ہے (ایک روایت میں مَسَاةٌ لِأَجَلٍ ہے معنی وہی ہے قِطْبِيَّةٌ
 مِنْهُ مَا طَارَ وَمَا بَجِيَ تَثْرِيَاةٌ۔ جو میں کر اس پر بھونک آئے جو
 (بھوسا) اڑنے والا ہوتا وہ اڑ جاتا، جو وہ جانا اس کو گوندہ لیتے (ردنی
 پکاتے، آنا چلنی میں چھاننا یا تیرہ اور رد انکارنا آنحضرتؐ کے زمانہ
 میں نہ تھا) قَاتِي بِاللَّتْرِي قَامْرِيَةً فَتَرِي سَوَلَةَ كَرَاتِي
 تو اپنے علم دیا اور، وہ بھگوئے گئے۔ أَنَا أَعْلَمُ بِبَعْضِ أَنَّهُ أَنْ
 عَلِمْتُ أَنَّ مَوْتَهُ دَا حِدَالًا ثُمَّ أَطْعَمَهُ فِي جَفْرِيْنَ ابْنِ مَالِ
 کا حال خوب جانتا ہوں، اگر ان کو معلوم ہو جائے گا تو ایک بارگی،
 (سب ہی ستو) بھگو کر (لوگوں کو) کھلا دیں گے (چونکہ رکھیں گے) گوئی کہ جعفر
 بڑے سخی آدمی تھے ایسی طرح ان کے فرزند عبد اللہ بن جعفر بھی بڑے سیر
 چشم اور باہمت تھے رضی اللہ عنہما) فَإِذَا أَكَلَبْتَ يَا كَلُّ الْمَثْرِي دِيكَ
 تو ایک گناہ پاس کی وجہ سے) کچھ کارہا ہے (کچھ میں ذرا تری ہوتی
 ہے، اسی کو چاٹ چاٹ کر پاس بجا رہا ہے) وَالشَّجْرَةَ الْكُرِي عَلِي
 (صہبج درخت اور فناک ٹی ایک اگل پر لے لیا قَبِيْنَا هُوَ فِي مَكَانِ
 تَثْرِيَانِ اتے میں حضرت موسیٰؑ جو ایک فناک (مرطوب) مقام میں
 تھے

أَرْضٌ تَثْرِيَا. فَنَاكُ زَمِينِ -

إِنَّ كَانَ يُعْرَفِي فِي السَّهْلَةِ وَيُتْرِي - عبد اللہ بن عمرؓ
 دہڑھا پے میں بیابانی کی وجہ سے، کہا کرتے کہ دونوں سجدوں کے درمیان
 افسا کرتے (اکڑوں بیٹھتے) اور ہاتھ زمین ہی پر رکھے بہت زمین پہلا
 سجدہ کر کے دونوں ہاتھ زمین سے نہ اٹھاتے، اکڑوں بیٹھ جلتے اسی طرح
 دوسرا سجدہ کرتے

وَعَيْطُ الْحَيْطِ - میں ہے تَثْرِيَّةٌ کے معنی یہ ہیں کہ دونوں ہاتھ
 فناک زمین پر رکھنا۔ نہایتہ میں ہے یہ تَثْرِي سے ماخوذ ہے کیونکہ
 صحابہ رضہ اکثر زمین ہی پر نماز پڑھتے، فرش بچھا کر نماز پڑھنے کا دستور
 نہ تھا۔

تَثْرِيَةٌ - ایک مقام کا نام ہے حجاز میں۔

بَابُ النَّارِ مَعَ الطَّارِ

لَطَّ - كَهْوَسَا، جَسُ كِ دَارِيْسٍ نَهْمُ مَرْفُ تَمُورِي كَتَلْ دَوَارِ
 بال ہوں ما فعل النَّفْرُ السَّمُ النَّطَّا طَ - ان بے ڈار میں دیکھ
 سُرْحَ لُوكُوْنِ كَيْ كَيْ كَيْ كَيْ كَيْ كَيْ كَيْ كَيْ كَيْ كَيْ كَيْ كَيْ كَيْ كَيْ كَيْ كَيْ كَيْ Kَيْ
 ہے یہ جمع ہے نَطَّا طَ کی، یعنی لمبا۔

قَرَأَهُ أَشْغَى نَطَّا - حضرت عثمان رضہ کے پاس عامر بن عبد القیس
 لائے گئے، دیکھا تو وہ اشغی میں اور کوسے داشغی کہتے ہیں اس کو
 رانت اور پتلے ناہوار ہوں)۔

نَطَّا - احسن ہونا۔

ایک عورت بچے کو سچا رہتی اور یہ شعر پڑھتی تھی
 دُؤَالُ يَابِنِ الْقَوْمِ يَا دُؤَالَهُ يَمْشِي النَّطَّا وَيَجْلِسُ
 الْهَبْنَقَةَ (آنحضرتؐ نے فرمایا داری نیک بنت، دُؤَالِ مَسْكُ
 وہ تو سب درندوں میں بدتر ہے شعر کے معنی یہ ہیں سارے کھنڈ
 سردار کے بیٹے اسے بیٹھے بچوں کی طرح چلتا ہے اور ہبنقہ کی لہریں
 بیٹھتا ہے) ہبنقہ یہ ہے کہ آدمی اپنا اڑیل پر سرین رکھ کر بیٹھے، اور
 انگلیوں کی نوکس زمین سے لگائے، بعضوں نے کہا، اکڑوں بیٹھنا
 ملا کر اور پاؤں کھول کر ہبنقہ احق کو بھی کہتے ہیں، جو عورتوں سے

تثري كثيرًا، بهت -
 ما بعث الله نبيًا بعد لوقي الأني تروه من قومه
 اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط کے بعد مجھے پیغمبر بھیجے ہر ایک کی قوم والے بہت تھے
 کہنے والے نہ تھے، اسی واسطے فرمایا لَوْ أَنِّي رَأَيْتُكُمْ قَوْمًا آدِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ
 اولاد میں اتنے لوگ بارشاہ ہوں گے جتنے تیرا تارے شمار میں ہیں
 (اشفا میں ہے کہ تیرا گیارہ تارے ہیں جو آنکھ سے برابر نظر نہیں آتے پر دُور میں سے صاف دکھائی دیتے ہیں یہ آپ نے حضرت عباس سے فرمایا) إِنَّكَ أَثْرِيَةٌ وَأَمْشِيَةٌ
 حضرت اسمعیل نے اپنے بھائی حضرت اسحاق سے کہا تم تو اولاد ہو گئے اور تمہارے جانور بھی بہت ہیں۔ صَلَاةُ الرَّحْمِ مَتْرَاةٌ فِي الْمَالِ مَلْسَاةٌ فِي الْأَكَرِيَّةِ
 ناخ جو زمان مال دولت کو بڑھاتا ہے (مگر کوسھی بڑھانا ہے) موت کو سچے بتانا ہے (ایک روایت میں مَسَاةٌ لِأَجَلٍ ہے معنی وہی ہے قِطْبِيَّةٌ مِنْهُ مَا طَارَ وَمَا بَجِيَ تَثْرِيَاةٌ۔ جو میں کر اس پر بھونک آئے جو (بھوسا) اڑنے والا ہوتا وہ اڑ جاتا، جو وہ جانا اس کو گوندہ لیتے (ردنی پکاتے، آنا چلنی میں چھاننا یا تیرہ اور رد انکارنا آنحضرت کے زمانہ میں نہ تھا) قَاتِي بِاللَّتْرِي قَامْرِيَةً فَتَرِي سَوَلَةَ كَرَاتِي
 تو اپنے علم دیا اور، وہ بھگوئے گئے۔ أَنَا أَعْلَمُ بِبَعْضِ أَنَّهُ أَنْ عَلِمْتُ أَنَّ مَوْتَهُ دَا حِدَالًا ثُمَّ أَطْعَمَهُ فِي جَفْرِيْنَ ابْنِ مَالِ
 کا حال خوب جانتا ہوں، اگر ان کو معلوم ہو جائے گا تو ایک بارگی، (سب ہی ستو) بھگو کر (لوگوں کو) کھلا دیں گے (چونکہ رکھیں گے) گوئی کہ جعفر بڑے سخی آدمی تھے ایسی طرح ان کے فرزند عبد اللہ بن جعفر بھی بڑے سیر چشم اور باہمت تھے رضی اللہ عنہما) فَإِذَا أَكَلَبْتَ يَا كَلُّ الْمَثْرِي دِيكَ
 تو ایک گناہ پاس کی وجہ سے) کچھ کارہا ہے (کچھ میں ذرا تری ہوتی ہے، اسی کو چاٹ چاٹ کر پاس بجا رہا ہے) وَالشَّجْرَةَ الْكُرِي عَلِي
 (صہبج درخت اور فناک ٹی ایک اگل پر لے لیا قَبِيْنَا هُوَ فِي مَكَانِ تَثْرِيَانِ اتے میں حضرت موسیٰ جو ایک فناک (مرطوب) مقام میں تھے

بات چیت کرنے کا دیوانہ ہو۔

باب الثَّارِعِ الْعَيْنِ

تَعَبٌ، بِنَاءٌ، بِهَاءٍ۔

وَجُرْحَةٌ يَتَعَبُ دَمًا. اس کا زخم خون بہا رہا ہو گا۔
 وَجُرْحَةٌ يَتَعَبُ دَمًا. حضرت عمرؓ نے نماز پڑھی اور آپ کے زخم سے خون بہ رہا تھا معلوم ہوا کہ اس حال میں بھی نماز پڑھ لینی چاہیے اور بستر بھی خون آکھوں، بدن سے خون بہ رہا ہو۔ اور بیٹے بزرگوں سے جو اس حال میں نماز موقوف رکھنا منقول ہے، ان کی دلیل صحیحہ کو معلوم نہیں ہوئی۔

سَاكِنٌ مِّنَّا عَيْبُ الْمَاءِ بَانِي بَيْتِهِ مِّنْ مَّقَامِهِمْ سَائِلًا

مخبر البحرین میں ہو کر۔

مَتَاعِبٌ جَمْعٌ مِّنْ مَّتْعَةٍ كِي - یعنی حوض

فَقَطَعْتُ نَسَاءً فَإِنَّ مَتْعَبَتِ جَدِيَّةِ الدَّمِ مِثْلُ رَانِ كِي رَكَّ كَاثِ دِي، خون اور اُمبر آیا۔ وَإِنْ سَالَ مِثْلُ الْمَتْعَبِ - اگر یہ حوض کی طرح ہے۔

بِنَاءٌ، بِهَاءٍ۔

مُتَعَجِّزٌ - بِنَاءٌ، بِهَاءٍ۔

يُحِيلُهَا إِلَى الْخَضِرِ الْمُتَعَجِّزِ اس کو سبز گہرا اٹھاتا ہے
 مُتَعَجِّزٌ - پتھر جو چھوچھو بیچ سمندر کا پانی جو بہت گہرا ہوتا ہے۔

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: فَإِذَا أَرَادَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فِي عِلْمِ كَيْفَ كَانَتْ أَسْمَاءُ فِي الْمَتْعَبِ جَمْعٌ كَوَجُوهِ الْقُرْآنِ كَالْعِلْمِ بِهِ، وہ حضرت علیؓ کے علم کے مقابل میں ایسا نکلا، جیسے ایک چھوٹا کشتہ راپنی کشتی (سندھ کے بازو) کہاں سمندر اور کہاں ایک گڑھا، اب لوگ علم میں شیخین کو حضرت علیؓ پر فضیلت دیتے ہیں، ان کو عبد اللہ بن عباس کے جو قرآن اور حدیث کے بڑے عالم تھے، اس قول میں حیرت کرنا چاہیے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ شیخین کا بھی علم دین بہت وسیع تھا۔ مگر یہ کہ ان کا علم حضرت علیؓ رضی اللہ عنہما سے زیادہ تھا، اس پر کوئی

دلیل نہیں ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب نے ازالۃ الخفاء میں جو دلائل اس پر قائم کیے ہیں، ان کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ صاحب نے حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کے اقوال کا پورا استیعاب نہیں کیا ہے۔ اگر سب اقوال جمع کئے جائیں تب شیخین کے اقوال سے بہت بڑھ جاتے ہیں اور حضرت عمرؓ کا یہ قول کہ اگر علیؓ رضی اللہ عنہ ہوتے تو عمرؓ ہٹا دیا ہوتا (مطلب کو پورا ثابت کرتا ہے)

تَعَدُّوا - ترک جو رکھو یا گد رکھو جس کا اکثر حصہ پک گیا ہو اور نرم ہو گئی ہو
 مِمَّا لَوْ كُنَّا مِنَ التَّعَدُّوِّ وَالْحُلُقَانِ وَآسَلْنَا مِمَّا لَحْمًا وَدَيْتَ الْوَتُونَ مِنَ الشَّقِيَّةِ قَدْ عَلَاهَا التَّحْلُبُ - کچی گھوڑ اور گد رکھو اور حلوان کے گوشت کے ٹکڑے کچھ لوگ اڑا رہے تھے پُرَانِي مَشْكُولٍ جِسْمٍ بِرُكَاكِي جَمِ كَمِي تَمِي، شراب یا پانی پی رہے تھے بعضوں نے نقد کے معنی بالائی (دلائی) رکھے ہیں مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی دفارسی میں لائی کو کفک شیر اور سر شیر کہتے ہیں۔ عربی میں زبہ)

تَعَدُّوا - ایک قسم کا زہری گوند
 تَعَدُّوا - (دگرسی) ہونا چھنی۔ چھوٹی دگرسی۔ تَعَادِيرٌ جمع ہے۔

يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّاسِ فَيَنْبَتُونَ كَمَا تَنْبَتُ النَّعَارِ كِچھ لوگ آگ سے نکلیں گے، وہ اس طرح بڑھیں گے جیسے لکڑیاں بڑھتی ہیں رُانِ كَانَتْ وَرَا جِلْدَهُ كَا، یا ایسے سفید ہو جائیں گے، جیسے طرفوٹ کا سرا۔ طرفوٹ ایک بھاجی جو اُٹل بہ سڑتی ہے۔

تَعَدُّوا - تَعَدُّوا - بے درپے تعلق ہونا۔

إِنِّي حَاغٌ - منہ سے تے نکلنا تاک سے خون۔
 أَنْتَهُ إِمْرٌ أَوْ فَعَالَةٌ إِنَّ ابْنِي هَذَا بِهِ جُنُونٌ قَسَمٌ صَدْرًا وَدَعَا لَهُ فَمَثَلَةٌ خَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ جُرْدٌ أَسْوَدٌ - ایک عورت آنحضرتؐ کے پاس آئی اور کہنے لگی میرا بیچ بادل دیوانہ ہے۔ آپ نے اس کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لئے دعا کی، تب اُس نے تے کی۔ اُس کے پیٹ میں سے تے کا

اس میں
 اس طرح
 کا دستور
 سے تے روگا
 اس میں
 لے نفا
 میں علی
 ہیں اس
 اور ہی
 ظلاً
 وال
 سارے
 بقصد
 کہ کر
 اگر وہ
 جو حور

دانت گزنا۔

ایک کالا بچہ ملا (سماذ) شیطان ہو گا یہ صورت کتے کے یا پیٹ میں کتے کے زہر سے یہ پلا پیدا ہو گیا ہوگا۔

تَعْلَبُ بگری یا کائے یا دشمنی کا زامہ من ہونا ایک عیب بولپیس ذہباً محبوب و لا تعول۔ زان میں کوئی ایسی بگری ہر جس کے دودھ نکلنے کا مقام تنگ ہو۔ نہ ایسی بگری ہر جس کا تن زان نہ ہو۔

تَعْلَبُ لومری ہوراخ جس میں سے مینہ کا پانی نکلے۔ اللہم اسقنا حتی نعوم ابو لباہہ یسئل تعلب من بلیاہ بیلنا ار۔ یا شہم پر پانی برسا، آنا برسا کہ ابو لباہ بکڑا ہو کر اپنی لہلیان کا سوراخ اپنی ازار سے بند کرے۔

ارض متعلبة جس زمین میں لومریاں بہت ہوں۔ **داء التعلب** ایک بیماری ہے جس میں بال جھڑ جاتے ہیں۔ **عقب التعلب** کوه کا موٹی مشہور دوا ہے۔

باب الثامر مع الغین

ثَعْبٌ گرے یا نالیں جو پانی نکرے، ذر اسارہ جائے۔ مَا شَبَهَتْ مَا تَعْبُورِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا تَعْبُورٌ ذَهَبٌ صَفْوٌ لَا وَبَقِي كَذْرُ لَا جَدْنِيَا بَاقِي رَحِي هِ اس کی مثال میں اور کچھ نہیں دیتا یہی مثال ہے جیسے سجا ہونالے کا پانی، اچھا اچھا تو بہر گیا اور غلیظ میلا پھیلا رہ گیا۔ بعضوں نے کہا:

ثَعْبٌ بہ فخر و وہ گرہا ہے جو بہار کی چوٹی پر ہو، اس میں برسات کا پانی جمع ہو جاتا ہے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ دنیا کا اکثر حصہ گزر چکا اور اخیر کا تھوڑا حصہ باقی ہے۔ گر چودہ سو برس کے قریب گزے ہنوز دنیا اپنے مال پر ہے تو معلوم ہوا کہ دنیا کی دست لاکھوں برس کی ہے نہ کہ سات ہزار برس کی۔ جیسے بعض ضعیف روایتوں میں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ روایتیں بنی اسرائیل سے لی گئی ہیں۔

فَوَسَّطْتُ بَسْلَا لَهٗ مِّن مَّاءٍ تَعْلَبُ گرے یا کتے کے صاف پانی سے اس کی تیزی توڑی گئی (یعنی اس میں ملا دیا گیا) **تَعْرُو** سوراخ کرنا۔ سوراخ بند کرنا۔ وہ مقام جہاں سے دشمن کے آنے کا ڈر ہو، ملک کی سرحد چوکی۔ سامنے کے دانت۔ دانت توڑنا۔

اَتَعْرُ الْعَلَامُ بچے نے دانت توڑے، دانت نکالے سترے **تَعْرُو** دگدگی سوراخ۔ گھوڑے اور اونٹ کے سینہ کے اوپر کا کمرہ **فَلَمَّا مَرَّ الْاَجَلَ قَفَلَ اَهْلُ ذَا لِكَ التَّغْرِ جَبَتَتْ**

گزر گئی، تو وہ چوکی والے ٹوٹ کر آئے۔ وَقَدْ تَعْرُوا مِنْهَا تَعْرُوًا وَ اِحْدَا لَ۔ اس میں انہوں نے ایک سوراخ کر لیا کَسْتَبِقُ إِلَى تَعْرُوًا تَسْبِيحًا گھائی کے سوراخ تک آگے بڑھ جائے اَمْكُنْتَ مِنْ سَوَاعِ التَّغْرِ۔ تو نے دگدگی کا یوں سچ تمام لیا من تَعْرُوًا

تَعْرُوًا سینی کی دگدگی سے بادیس و الفخر المسجد مسجد کی رستوں کی طرف لیکو یا مسجد کی بندیوں پر مجبوں اَنْ يُعَلِّمُوا القَبِيَّ القَبْلُوًا اِذَّ التَّغْرِ وہ یہ پسند کرتے تھے کہ کچھ کو اس وقت نماز سکھائیں جب اُس کے دودھ کے دانت گر جائیں عرابی کے

کے دانت نکل آئیں، کَیْسُ فِی سِنِ الْقَبِيَّ شَیْءٌ اِذَّ الْمَبْرُ بَیْجِے کا دانت توڑنے میں کوئی دینت لازم نہ ہوگی جب کہ اُس کے دانت

گرے نہ ہوں (یعنی دودھ کے دانت ہوں)، اَحْبِنَانِیْ ذَا بَیْجِی تَرَ حِی الشَّجَرِ فِی کَرْمِی لَمَّا تَعْرُ حَمٌ کو وہ جانور بتلاؤ جو گھاس

چرتا ہے اور ابھی اس کے دانت نہیں ٹوٹے (دودھ کے دانت ہیں) اِنُّهُ وِلْدَانٌ هُوَ مُتَعْرٌ وہ جب پیدا ہوا تھا تو دانت نکل آئے تھے **تَغَامَةُ** ایک قسم کی سفید گھاس (فارسی میں اس کو درمنہ کہتے ہیں)

كَأَنَّ رَأْسَهُ تَغَامَةٌ۔ گویا ان کا سر تغامہ تھا یعنی بالکل سفید **تَغَاعٌ** بگری کا آواز کرنا۔ میانا۔ **تَغَاعِيَّةٌ** بگری۔

مَالَهُ تَغَاعِيَّةٌ وَلَا سَرَاعِيَّةٌ۔ نہ اُس کے پاس بگری ہے اور نہ ہی **اِدْنِی عَمَدَاتٌ اِلَى عَمْرٍو كَذَّبَهَا فَفَعَلَتْ فَسَمِعَ صَوْتَهُ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعُوْتَهَا فَعَالَ لَا تَقْلَعُ دَرًا اَوْ لَا تَنْسَلُ**

میں ایک بگری کی طرف گیا کہ اُس کو زنج کروں (کیونکہ میں سمجھا کہ آپ بھوکے ہیں) اس نے آواز کی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی آواز سنی تو فرمایا کہ دودھ کا جانور اور جینے کا جانور مت کھا۔

نہی
میر
الو
دیو
ایمان
لنا
کو کا
فاذر
نشا
لنگور
کرلی
واضح
زیاد
پورے
فرض
تلقائ
کو نشان
تقل
تارک

باب الثمار مع الفاء

شفا ع۔ زالی یا حب الرشاد (بالون)

مَا زَالَ فِي الْأَمْكَانِ مِنَ الشَّفَاءِ - دو کڑوی چیزوں میں کتنی مندستی ہے۔ ایلو سے اور حب الرشاد (سپندان) میں۔

أَفْقِيَّة - چولے کا پتھر

مِثْقَل - وہ مرد جس کی تین بویاں مر گئی ہوں یا زیادہ۔

أَنَا فِي الْإِسْلَامِ ثَلَاثَةُ أَهْلٍ وَأَلَا وَ الْوَلَايَةِ - اسلام کے چولے کے تین پتھر ہیں، نماز اور زکوٰۃ اور امامت

وہ روایت شیعہ امامیہ کی ہے ان کے نزدیک اماموں کا پیمانہ بھی اصول ایمان میں داخل ہے۔

نفسا - ہانکا

اسْتَشْفَسَ - لنگوٹ کنا

إِنَّهُ أَمَرَ الْمُسْتَحَاضَةَ أَنْ تَسْتَشْفِيَ - آپ نے مستحاضہ کو لنگوٹ باندھنے کا حکم دیا وہ "نفسا" سے نکلا ہے (یعنی دچی)۔

فَإِذَا أَخْنُ بِرِجَالٍ طَوِيلٍ كَأَنَّهُمْ الرِّوَا حٌ مُسْتَشْفِرِينَ - ایک ہم نے کیا دیکھا، برجموں کی طرح لانے لانے لوگ لنگوٹ کے ہوتے۔ قَاضِي وَ اسْتَشْفَرَ سَرِين کے بل بیٹھا اور دم اند

دو دونوں پاؤں کے درمیان قَان رَأَتْ دَمَا شَيْبِيًّا اغْتَسَلَتْ

اسْتَشْفَتْ وَ اسْتَشْفَرَتْ فِي كُلِّ رَفْتٍ مَهْلُوتَةً اَلْمُسْتَحَاضَةُ تَزُو

یعنی تو ہر نماز کے وقت غسل کر لے اور ایک پچاسہ فرج میں رکھ لے لنگوٹ باندھ لے۔

سوق - کھجور کی ڈالی

إِذَا حَضَرَ الْمَسَاكِينَ عِنْدَ الْجِدَا إِذِ الْفَقِي لَهُمْ مَيْتٌ - جب کھجور کاٹنے وقت مسکین لوگ آجائیں تو ان کے سامنے

اس میں ڈال دے (جن میں کھجوریں لگی ہوں)۔

کلی - دانہ پھٹ

مَنْ كَانَ مَعَهُ ثُفْلٌ قَلِيصٌ مَطِيحٌ - جس کے پاس نلہ ہو، وہ

يَقْتَاتُ الرَّيْلُ - سدّ فطران نفلوں میں سے نکالا جاسکتا ہے جس کو لوگ کھاتے ہیں (جیسے جو جو آرگیموں چاول رائگی اور باجر اور غیرہ) کان

يُحِبُّ الثُّغْلَ - آپ کو نفل (ثرید) پسندتا (ثریدی نے کہا کہ یہاں نفل سے وہ کھانا مراد ہے جو دیگر میں نیچے نکال رہے (تہہ دیگی) فایق میں

ہے کہ نفل، اصل میں تلچھٹ کو کہتے ہیں۔ یہ تلچھٹ تیل کا ہوا شیرے کا یا شوربے کا یا شربت کا یا شراب کا یا اور کسی تلی چیز کا۔ پھر جو چیز پی

نہیں جاتی، اُس کو بھی نفل کہنے لگے، جیسے روٹی وغیرہ۔ طیبی نے کہا نفل سے حدیث میں تہہ یعنی مراد ہے، تَكُونُ فِيهَا مِثْلُ الْجَمَلِ

الثُّغَالِ تو اس فتنے میں مٹھس رہے (حکرت بھاری) اونٹ کی طرح ہو۔ كُنْتُ عَلَى جَسَلِ ثُغَالٍ - میں ایک مٹھے اونٹ پر سوار تھا وَ تَدَا نَهْمُ

الْفَيْقِ دَقَى الرَّحَى بِثُغَالِهَا - فتنے اور فساد ان کو اس طرح مچسکے جیسے چکی نفال پر یا نفال سے بل کر پیتی ہے۔

ثُغَالٌ بِحَسْرَةٍ تَا، وہ چہرہ جو چکی کے نیچے بچھلے ہیں تاکرانا اُس پر گرے، یا چکی کا نیچے کا پتھر پاٹ (بعضوں نے کہا کہ نیچے کے

پاٹ کو ثُغَالٌ بہ نئمہ ناکتے ہیں) اسْتَحْأَسَ مَا أَرَاهَا وَ اضْطَرَبَ ثُغَالُهَا اُس کا کونٹا حیران ہو رہا ہے اور اُس کا نیچے کا پتھر بل رہا

ہے (وہ برابر نہیں گھومتی) غَسَلَ يَدَيْهِ بِالِثُّغَالِ اپنے دونوں ہاتھ لولے سے دھوئے۔

ثَائِلٌ أَصْغَرَ وَ ثَائِلٌ أَكْبَرُ دو پہاڑ ہیں، مگر کی راہ میں۔ تَزِيدُ لِعَيْنٍ جَب مگر سے لوٹ کر گیا تو یہ شعر پڑھنے لگا:

إِذَا اجْعَلْنَا ثَائِلًا لَيْمِيًّا - فَلَا نَعُوذُ بَعْدًا لَيْسِينَا یعنی جب ہم نے ثائل کو دامن طرف کیا (مگر سے لوٹے) تو اب ہم

برسوں پھر وہاں نہیں آنے کے واللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا، اس کو پھر مگر آنا نصیب ہی نہ ہوا۔ اپنی حکومت کے چوتھے ہی سال داخل

جہنم ہوا۔ اُس کے بیٹوں کو بھی سلطنت نہ ملی، مروان تخت پر بیٹھ گیا اور تیزید کی بیوی کو نکاح میں لایا۔ اس کے بیٹے کو گالی دی۔ آخر اُس

کی ماں نے مروان کو فریض فروش اور تکیوں میں دبا کر مار ڈالا، وہ بھی تیزید سے بل گیا۔

ثَقْنٌ - حکیمانا، پیچھے سے آنا۔

سیرت
بالرخص
باعت
بالفقر
بقالی
ممكن
بين الغيرة
سجد کے
يعلموا
تجو کو اس
برو کمال
المعبر
کے دانست
دا اب
لا وجو کمال
کے دانست
نت نخل آئے
ورمنہ کہتے
ما یعنی بالک
پاس بکری
سیرت
آؤ لاش
یونکہ میں
اللہ علیہ
کا جانور مت

تَقَبُّوا مَوْنًا وَرُخْتًا هَوْنًا۔

تَقَبُّوا: ہر جاندار کے وہ مقامات جو زمین پر گئے گئے سخت ہو جاتے ہیں۔ مثلاً اونٹ کا گھٹنا چمکا وغیرہ اور آدمی کا گھٹنا اور گولہ وغیرہ۔ اس کی جمع تَقَبَاتٌ ہے۔

مَا كَانَ آتِسُ عِنْدًا لَيْفَةً نَاقَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ۶۱۔ اس روز جس سال حج و راع ہوا آنحضرت کی اونٹنی کے گھٹنے یا اور کسی سخت مقام کے پاس تھے۔ سکا تھا لَيْفَتٌ
الْإِبِلِ خَارِجِيوں کے اٹھ گویا اونٹ کے سخت مقامات تھے راعی رَجُلًا
بَيْنَ عَيْنَيْهِ مِثْلُ لَيْفَةِ الْبَعِيرِ فَقَالَ لَوْلَمْ تَكُنْ هَذَا كَمَا كَانَ
خَيْرًا أَيْ كَمَا كَانَتْ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان دیشانی
پر گھٹنا تھا جیسے اونٹ کا گھٹنا ہوتا ہے (سجدہ کرتے کرتے اور زور سے
پیشانی زمین پر لگاتے لگاتے وہاں کی کمال سخت ہوگئی تھی، نشان پر گیا
تھا) تو فرمایا اگر یہ گھٹنا نہ ہوتا تو بہتر ہوتا کہ اس میں ریا کا ڈر ہے۔
لوگ بڑا عابد سمجھیں اگر ریا کی نیت نہ ہو اور خود بخود یہ گھٹنا پڑ جائے تب
کچھ قباحت نہیں، کَانَ ذُو التَّقِيَاتِ امام زین العابدین ۲ کے
جسم مبارک پر جا سکا تھے (کثرت عبارت سے یہ لکھے پڑ گئے تھے آپ
ان کو کٹوا ڈالتے پھر پڑ جاتے) فَحَمَلَ عَلَى الْكَيْتِيَةِ فَجَعَلَ يَنْفِيهَا
شکر پر حمل کیا اس کو ہٹانے لگے (ایک روایت میں بَقِيَّتُهَا ہے فن سے
اس کے معنی بھی ہٹانے کے ہیں) وَلَا مُتَأَفِّفَةٌ اور صحبت نہیں ہر
مُتَأَفِّفَةٌ سے نکلا ہے، یعنی میں اُس کے ساتھ میں مٹاؤں مُتَأَفِّفَةٌ أَهْلِهَا۔
اس کے گھر والوں سے صحبت رکھنا۔

بَابُ التَّارِ مَعَ التَّقَاةِ

تَقَبُّوا - پہاڑنا، سُورِاحُ كَرْنَا۔

تَقَبُّوا: چمکانا، روشن ہونا، چمکانا، نافذ ہونا۔

تَنْقِيْبُ سُورِاحُ كَرْنَا، روشن کرنا، روشن کرنا۔

تَحْنُ أَلْتَقَبُ النَّاسِ أَنْسَابًا، ہم نسب کی رو سے سب کو

میں نورانی اور روشن ہیں۔

إِنْ كَانَ لِيُنْقَبًا۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے صاحب الحرائر

آدی تھے پارے علم والے تھے تَقَبَّتْ النَّارُ يَا أُنْقَبْتَهَا میں نے
آگ روشن کی۔

تَقَبُّوا بِالتَّقَابِ۔ باریک باریک چھپیاں جن سے آگ روشن
کرس۔ إِنْ عَلَى الْكَلِّ تَقَبُّوا مِنْ آتِقَاتِهَا مَلَكًا يَحْفَظُهَا مِنْ
الطَّاعُونَ وَالدَّجَالِ کہ اور مدینہ کے ہر راستہ پر جو نافذ ہو ایک
فرشتہ ہے جو ان کو طاعون اور دجال سے بچاتا ہے (ایک روایت میں
تَقَبُّوا مِنْ آتِقَاتِهَا ہے۔ معنی وہی ہیں۔ اس حدیث سے یہ نکلتا
ہے کہ بچانے کی نسبت غیر اللہ کی طرف کر سکتے ہیں۔ مگر بحکم الہی منقبتاً
پرے کو بھی کہتے ہیں۔ یعنی سُورِاحُ كَرْنَا کا آلم)

تَقَبُّوا۔ کو سچا دینا غالب ہونا بچنا

تَقَبُّوا اور تَقَبُّوا اور تَقَابَةٌ۔ ہلکا چمکانا، عقل مند ہونا
تَنْقِيْبُ۔ سیدھا کرنا، تعلیم اور تہذیب سکھانا۔
مُتَأَفِّفَةٌ اور تَقَابَةٌ۔ لڑنا، بحث کرنا۔
تَقَابٌ۔ عقل مند عورت۔

وَهُوَ عَلَامٌ لَيْفَتٌ لَيْفَتٌ۔ وہ ایک لڑکا تھا زود فہم عقل مند
لَيْفَتٌ اور لَيْفَتٌ اور تَقَبُّوا تینوں طرح سب کے معنی عقل مند۔
إِنِّي حَصَانٌ فَمَا أَكَلْتُمْ وَتَقَابٌ فَمَا أَعْلَمُ میں پاک
دامن ہوں، مجھ پر کوئی بات نہیں لگا سکتا۔ اور عقل مند ہوں مجھ کو کوئی
سکھانا نہیں سکتا۔

تَقَابٌ۔ لڑنے والا، جلا۔

وَآقَامُ آوَدٌ لَا يُتَقَابَفِهِ۔ اُنھوں نے اُس کی کبی اُس
سے دُور کی، جس سے ہر جھاسیدھا کیا جاتا ہو۔ آقَامُ الْيَسْلُكُ
عَلَامٌ تَقِيْبٌ ذِيالُ مَيَالٍ۔ تم پر ایک ہلکا مغرور ظالم
مسئلہ کیا جائے گا اس سے مراد تیرید ہے، بعضوں نے کہا تیرید
یوسف تَقِيْبُ (تَقِيْبُ ایک لقب ہے) إِنِّي تَقِيْبٌ كَذَّابٌ وَتَقِيْبٌ
تَقِيْبُ قبیلہ میں ایک جو ما پیدا ہو گا (مخار بن عبیدہ تَقِيْبُ) اور ایک
ہلاکو خوخوار (حجاج بن یوسف) مَسْحَدٌ تَقِيْبُ کو ذکی سیدھا
مَلَكٌ اِنْمَا عَشْرًا مِنْ بَنِي عَمْرٍو مِنْ كَعْبٍ كَانَ التَّقَابُ
التَّقَابُ إِلَى أَنْ تَقَوْمُ السَّاعَةِ۔ جب بنی عمرو بن کعب کے

میں نے

انگ روٹن

ایمیت

مذہب ایک

مردا میں

سے یہ نکلنا

لمر ابی مشتاق

عقلندہ و ہوشیار

تا

تھا اور فہم مند

حقی عقلمند

ام علم میں

ندہوں مجھ کو کوئی

نے اس کی کجی

آما لیسٹ

چلکا مغرو

بنوں نے کہا

تبع کذا

عبید لغنی

تبعین کو ذکی

پسکان الثقل

بابی عمرو بن کعب

آدمی حکومت کریں گے تو قیامت تک انی اوصاء و عاڈر ہے گی۔

ثَقُلُّ يَا ثَقَالَةَ - بھاری ہونا۔

ثَقُلُّ - بوجھ کا اندازہ کرنا۔

ثَقُلُّ - مسافر کا سامان، بیماری کا زیادہ ہونا۔

ثَقِيلٌ - بھاری کرنا، بھاری بوجھ ڈالنا اِثْقَالٌ بھی وہی ہے۔

اَلثَّقَلَتِ الْمَرْأَةُ - عورت کا پٹ کھل گیا (حل نمایاں ہو گیا)

ثَاثَلٌ - ثقیل کھانا کھایا۔

اِثْقَالَ - دہری کی۔

اِنِّي نَارِكُ فَبِكُمْ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللّٰهِ وَعِثْرَتِيْ - میں

ترم میں دو بھاری یا نفیس چیزیں چھوڑے جانا ہوں، ایک تو اللہ کی

کتاب دوسرے میرے اہل بیت (بعضوں نے کہا ان کو ثقلین اس لئے

کہا کہ ان پر عمل کرنا مشکل اور بھاری ہے۔ بعضوں نے کہا اس لئے

کہ ان دونوں سے دین کی اصلاح اور درستی اور آبادی ہوتی ہے

یسے ثقلین، یعنی جن اور انس سے دنیا کی آبادی ہے۔ غرض انحضرت

کی اس نصیحت اور وصیت پر صرف وہ اہل حدیث عامل ہیں جو قرآن اور

اہل بیت کرام دونوں کو سنبھالے ہوئے ہیں۔ ان کی تعداد بہت ہی محدود

اور عاجزی اور ناتواپی اور مقلدین اور نام کے اہل حدیث نے اہل بیت

کو بڑا دیا، اب عاجزی اور ناتواپی تو معاذ اللہ اہل بیت کے دشمن بن گئے

ان کو بڑا کہنے لگے، اور مقلدوں نے کیا کیا کہ زبانی اہل بیت کی محبت

وینگ دارتے ہیں لیکن عملاً ذرا بھی اہل بیت کی طرف توجہ نہیں ان

کا بول میں جہاں دیکھو ابوحنیفہ اور شافعی اور زہری اور ابو یوسف

میں حسن اور زقر کے اقوال بھرے ہوئے ہیں۔ میں نے آج تک کسی

ایشافعی کو نہیں دیکھا جو امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما یا امام باقر رضی اللہ عنہما

اہل بیت کے اقوال تلاش کر لے وہ ان پر چلے۔ ان مقلدوں کا جہل

میں اور بے ہنج گیا ہے کہ اگر کوئی خدا کا بندہ اہل بیت کرام کے اقوال

اور اعمال سے کسے یا ان کے اجتہاد پر چلے تو اس کو شیعہ کہتے ہیں کیا

شعہ اگر بھی تفسیح ہے تو خدا ہم کو شیعہ ہی رکھے، اسی طریق پر ایسے

کے لک دکن میں مولانا حسن الزمان محمد حسی نظامی محدث نے بڑی

سزا اور جہاں فشانی سے ایک کتاب احیاء المیت فی فقہ اہل بیت

تالیف کی تھی۔ مگر افسوس ہے کہ وہ کتاب پوری نہ چھپنے پائی، اور مولانا نے سفر

آخرت اختیار کیا۔ اب مجھ میں اہل بیت کرام کا فرض ہے کہ اس کتاب کو پوری

چھپوا کر شائع کریں۔ خیر یہ تو نام کے سنیوں کا حال ہوا، اب رافضیوں

کو دیکھیے، انہوں نے اہل بیت کو تو لیا لیکن قرآن کو پس پشت ڈال دیا

سچے سچی وہی ہیں جو اللہ کی کتاب پر چلتے ہیں۔ پھر حدیث شریف پر جو بڑا

اہل بیت کا ارشاد ہے۔ پھر اہل بیت کے اقوال و افعال پر اور اہل بیت کے

اقوال اور اجتہادات کو دوسرے فقہاء اور مجتہدین کے اقوال اور اجتہادات

پر مقدم رکھتے ہیں یہاں تک کہ صحابہ بھی اگر کسی مسئلہ میں مختلف ہوں، تو

حضرت علی کا قول اختیار کرتے ہیں۔ کیونکہ آپ کو دوسری فضیلت حاصل ہے

صحابی بھی ہیں اور اہل بیت یعنی اصحاب کسار میں بھی ہیں)

يَسْمَعُهَا مَنْ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ

قر کے عذاب کے وقت مردہ جو چھینا ہو تو اس کو پورب اور کچھم کے درمیان

جتنے جاندار ہیں سب سُننے میں، ایک جن اور آدمی نہیں سُننے اس

لئے کہ اگر نہیں تو ایمان بالغیب نہ رہے، بَعَثَنِيَّ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلَيْنِ مِنْ جَمِيْعِ بَلَدِيْ - اسحضرت نے سامان

اور زمانہ کے ساتھ مجھ کو رات ہی کو مزلدلف سے روانہ کر دیا۔ مَجْرِبِهِ

فِي الثَّقَلَيْنِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابِغٌ وَ اَخْبَرَهُ

کے سامان اور زمانہ کے ساتھ حج کرایا گیا۔ ظَنُّوْا اَنَّكُمْ تَقْلُوْا عَلَيْهِ

وہ سمجھے کہ ہم آپ پر بار ہیں (ہمارا رہنا آپ کو شاق ہی لگتا ثَقْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبَّ اسحضرت صلعم کی بیماری زیادہ ہو گئی،

فَقُلْتُ اٰپ کی ران بھاری ہو گئی۔ فَمَا اَفَاةَ اَنْ يَثْقُلَ اِسْ دُرسے کہ

کہیں لوگوں پر بار نہ ہو۔ لَيْسَ صَلْوَةٌ اَلثَّقَلِ عَلَى الْمَنَافِقِيْنَ مَنَافِعُوْ

پر کوئی نماز فجر اور عشا کی نماز سے زیادہ گراں نہیں ہے (کیونکہ یہ وقت سونے

اور استراحت کے ہوتے ہیں) اَلثَّقَلُ اَقْلٌ عَنِ الصَّلٰوةِ نَازِمِ الْاِهْتِ

مت کرو (یعنی سستی اور دیر مت کرو) اَلثَّقَلُ اَلْاَكْبَرُ اللّٰهُ كِي

کتاب اَلثَّقَلُ اِلَّا جَمْعًا اِہل بیت کرام علیہم السلام ثَقُلَ اللّٰهُ مِنْ

اللہ اس کا پتہ بھاری کرے (یعنی نیکیوں کا پتہ، معلوم ہوا کہ آخرت

میں اعمال حقیقہ تو لے جائیں گے کیونکہ وہ مجسم ہو جائیں گے، جیسے قبر

میں اعمال مجسم ہو کر نمودار ہوں گے) اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ اَهْلًا وَ ثَقْلًا وَ

هَذَا لِعَيْنِي عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ أَهْلَ بَيْتِي. ہر سنجیدہ کے گھر والے اور بال بچے ہوتے ہیں۔ اور یہ لوگ سب علی اور فاطمہ اور حسن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم، میرے گھر والے اور بال بچے ہیں رب اللہ ہم ان ہی کے غلام اور خادم ہیں، ہم کو قبر اور حشر میں انہی کی خدمت میں رکھے۔

کہو و اذکار ایک روایت میں پونہل ہے یعنی و اذکار و اذکار۔ نکلنا نکلنا اممک سنۃ ابی القاسم ارے تیری تھہ پر روئے، یہ جو میں نے کیا یہ تو آنحضرت کی سنت ہے و اذکار ہائے موت و اذکار اممیا کا ہائے ان کی خرابی و اذکار اممیا کا بھی کہہ سکتے ہیں۔

وَمُثْقَالٌ وَ زَنْ، قول کم ہو یا زیادہ، لیکن شرع میں مثقال میں قیراط کا اور ہر قیراط میں جو کا، ہر جو میں چاول کا ہے۔ اور وزن میں ایک دینار کو مثقال کہتے ہیں اور دس درم کے سات مثقال ہوتے ہیں اس حساب سے ہر مثقال ایک درم اور چھ درم کا ہو اور ہر درم بیالیس جو کا لایا دخل النار من فی قلبہ و مثقال ذرۃ من ایمان جس کے دل میں چوٹی برابر ایمان ہو وہ دوزخ میں نہیں جائے گا (یعنی اس مقام میں جہاں کافر اور منافق رہیں گے)۔ ذرۃ چوٹی چوٹی بعضوں نے کہا سو چوٹیاں ایک جو کے ہم وزن ہوتی ہیں اور ذرہ اس کو بھی کہتے ہیں جو ہو میں باریک باریک اڑتا ہو یعنی اذیہ نقل اس کے کان ہماری ہیں، یعنی کم منتابے قہا وجد نقل شئی میں نے کسی چیز کا بوج نہیں پایا ثقلة الشئی کی چیز کا وزن۔

نکتم یا نکمہ۔ و خود مدعا لازم کر لینا، اقامت کرنا، بیان کرنا کھول دینا۔

نکح الطریق متوسط راستہ، بیچ کا راستہ فیا تمما انکما لک الحق ابو بکر اور عمر نے تو تمہارے لئے سچائی کا راستہ کھول دیا راستی پر چلے جاؤ۔ یہ بی بی ام سلمہ نے حضرت عثمان سے کہا ان ابا بکر و عمر انکما الامم فکم یطیلما ابو بکر اور عمر رض تو سچی بات پر چلے رہے یا سچے راستہ پر چلے، ظلم نہیں کیا۔ (دادھرا دھرا نہیں مڑے)۔ ثکنۃ۔ جھنڈا نشان اور قبر آگ کا ٹکڑا۔ فوجوں کے جاؤ کا نشانیت۔ اس کی جمع ٹکن ہے محشر الناس علی انکھم لوگ اپنی بیویاں پر حشر کئے جائیں گے یعنی مرتے وقت جو ان کی نیت تھی ایمان یا کفر کی اسی حال پر اٹھیں گے یا جس نشان اور جھنڈے کے ساتھ وہ مرتے اگر کافروں کے ساتھ مرتے تو کفریہ مسلمانوں کے ساتھ مرتے تو اسلام پر یہی عمل البیت المعمر کل یوم سبعون آلت علی انکھم بیت المعمر میں ہر روز ستر ہزار فرشتے اپنے اپنے جھنڈے لیکر آتے ہیں۔ کاتھما شحش من حیضی نکلن گویا میری گردن سے نکلن آئے گی (نکلن ایک پہاڑ ہے حجاز میں) انکون۔ شاخ۔

باب النامع الکاف

نکل یا نکل یا نکل۔ عورت کا بچہ مر جانا۔ ناکلۃ اور نکلی اور نکول اور نکلا لہ وہ عورت جس کا بچہ گزر گیا ہو۔ انکلھا اللہ۔ اللہ اس عورت کو نکلی کرے، اس کا بچہ مر جائے نکل۔ موت اور ہلاکت، محبوب یا فرزند کا گم ہو جانا۔ نکلتا اممک۔ تیری ماں تجھ کو گم کرے تو مر جائے اس سے مقصود بد دعا نہیں بلکہ یہ ایک محاورہ ہے، جو عرب لوگ نکلنے کے وقت کہتے ہیں، جیسے تیرے بیٹے یا بیٹی کا ماتم تھا وہاں نکلا متاکیل۔ مشکیل مشکال کی جمع ہے مشکال وہ عورت جس کی سب اولاد مر گئی ہو، یا اکثر گزر گئی ہو۔ نہایت میں سے کہ مشکال وہی نکلی یعنی جس عورت کا بچہ مر گیا ہو لا تدعی بدال ولا تکل یوں نہ

خلف لہ عن نکلن الطریق۔ اس کے لئے راستہ کے ٹکڑے چھوڑ دے۔

باب النامع اللام

نکلب۔ لامت کرنا، عیب لگانا، انکنا، دور کرنا۔ دھکا مارنا، گالی دینا نکلب۔ میلا ہونا۔ سمٹ جانا۔ نکلب۔ وہ اونٹ جس کے بڑھاپے سے دانت گر گئے ہوں مثالب۔ عیوب یہ مناقب کی ضد ہے۔

یہ مثلثہ کی جمع ہے بمعنی عیب

لَهُمْ مِنَ الشَّقَاتِ الْيَتْلُبُ وَالتَّاسِرُ زَكَاةُ الْجَانِزِ
میں سے بڑھا ذات ٹونا اونٹ اور بڑھی اونٹنی وہ رکھ لیں (یعنی
ایسے جانور زکوٰۃ میں نہیں لے جائیں گے) اِنَّكَ جَزِيْبَتِي
لَوْ كُنْتُ اَسْتَبَا لَعَسْرَ الضَّرْعِ وَلَا بِاللِّبْلِ الْفَاعِي تَمْرُو
بن عاص نے معاویہ کو لکھا تم تو مجھ کو آنے کے ہوتے دیکھا
میں جاہل ناوان ہوں نہ بڑھا چھونس ہوں۔ اَوْلَادُ الْفِئَةِ
وَالْعَاهِدِ الْاِتْلَبُ۔ بچہ اسی کا ہوگا جو عورت کا خاوند یا مالک ہے
اور بدکار کے لئے سنی یا پتھر ہے (عرب لوگ کہتے ہیں يَدِيْهِ الْاِتْلَبُ
اس کے منہ میں ٹھی پڑجُلُ يَتْلُبُ۔ عیب والا آدمی۔

ثَلَاثٌ۔ تہائی مال لینا، تیسرا ہونا، تین یا تیس کا عدد پورا کرنا۔

ثَلَاثِيَةٌ۔ کعبور کا تیسرا حصہ پک جانا۔ شراب کو اتنا پکانا کہ تہائی
حصہ جل جائے۔ تین خداؤں کا قائل ہونا جیسے نصاریٰ کہتے ہیں با
پٹا، روح القدس۔ اصل میں یہ ہند کے مشرکوں سے نکلی ہوئی ہے کہتے
ہیں کہ ذاتِ اہی تین پیکروں میں ظاہر ہوئی۔ برہاشن شیوہ
ثَالُوثٌ۔ تین کا ایک ہونا۔ جس کے نصاریٰ قائل ہیں۔

ثَلَاثَةٌ۔ تین مرد۔

ثَلَاثٌ۔ تین عورتیں۔

ثَلَاثَاءُ يَأْتُوْتُ مَنكَلُ كَارِوِز۔

ثَلَاثٌ۔ تیسرا حصہ۔

ثَلَاثٌ۔ تین تین۔

ثَلَاثٌ۔ وہ شراب جس کے دو حصے جل گئے ہوں۔ اور وہ مسلح

کونین خواجی ہوں

ثَلَاثِيٌّ۔ وہ کلمہ جس میں تین حرف اصلی ہوں۔

وَاللَّيْحَانِ الشَّرْبُ وَالثَّلَاثُ وَتَسْمُو اللّٰهُ تَعَالٰى
دو بار تین تین بار میں پورا اور اللہ کا نام لو۔ دِيْهِ تَشْبِيْهِ الْعَسَلِ
ثَلَاثًا۔ قتل شبہ عمر کی دین تین طرح کے جانوروں سے ہوگی (یعنی
تین برس کے اونٹ جو چوتھے میں لگے ہوں) ۳۳ جذبے
۳۳ سال کے ہو کر پانچویں میں لگے ہوں) ۳۳ شنبہ (جو پانچ سال

کے ہو کر چھٹے میں لگے ہوں) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدًا تَعَالٰى ثَلَاثُ الْقُرْاٰنِ
قل ہو اللہ تہائی قرآن کے برابر ہے (یعنی تہائی قرآن کا معنوں اس
میں ہے کیونکہ قرآن میں تین قسم کے معنوں میں معرفت ذات مقدسہ
معرفت صفات و اسماء اور معرفت احکام۔ اور قل ہو اللہ
میں معرفت ذات اور تقدس بوجہ احسن موجود ہے یا قل ہو اللہ کے
پڑھنے میں تہائی قرآن کی تلاوت کا ثواب ملتا ہے یہیں سے بعض حافظوں
نے یہ نکالا ہے کہ تراویح میں ختم قرآن کے وقت تین بار سورہ اخلاص کی
تلاوت کرتے ہیں۔ مگر اس کی اصل حدیث شریف سے کچھ نہیں ہے اور یہی
وجہ سے مولانا بشیر الدین قوجی جو میرے شیخ تھے، حافظ سے یہ کہتے تھے
کہ ختم کے وقت قل ہو اللہ کو بھی ایک ہی بار پڑھو اور تین بار پڑھنے کو بدعت
کہتے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کیونکہ ایک حدیث
میں ہے کہ ایک شخص ہر رکعت میں ایک سورت پڑھ کر قل ہو اللہ کو بھی پڑھا
کر، آنحضرت نے اس سے پوچھا، تو بار بار قل ہو اللہ کیوں پڑھتا ہے؟ اس نے
کہا، اس سورت سے مجھ کو بہت محبت ہے۔ اس میں پروردگار کی ذات و
صفات کا بیان ہے۔ آنحضرت نے فرمایا، یہ تیری محبت جو اس سورت سے
تجھ کو ہے، تجھ کو بہشت میں لے جائے گی۔ بعضوں نے کہا قرآن میں یا
قصص ہیں یا احکام یا ذات و صفات اہی کا بیان ہے۔ اور قل ہو اللہ آخر
امر پر مشتمل ہے تو وہ تہائی قرآن ہوا۔

ثَلَاثُ النَّاسِ الْمَثَلُثُ۔ بدترین آدمی وہ جو تین خصوصوں کو تباہ
کرتا ہے یعنی جو بادشاہ یا حاکم کے پاس اپنے بھائی مسلمان کی کھلی کھاسے
اس نے اپنے آپ کو تباہ کیا، گنہگار کیا، دنیا میں عزت کھوئی، اجل خور بنا
بھائی مسلمان کو تباہ کیا، بادشاہ اور حاکم کو تباہ کیا اور اس کو ظلم میں
پھنسا یا حضرت عمر نے ابوہریرہ کو معزول کیا، پھر ان کو خدمت دین
چاہی تو انہوں نے کہا اَحَافُ ثَلَاثًا وَ اَمْتِيْنٌ مجھے تین اور دو باتوں کا
ڈر ہے (حضرت عمر نے فرمایا کہ پانچ باتیں کہیں نہیں کہتے؟ ابوہریرہ نے
نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ وہ بات کہوں جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا
اور بغیر علم کے فیصلہ کر دوں اور میری بیٹی پر مار پڑے اور میری عزت پر
گالیاں پڑیں، اور میرا مال جرمانہ میں لیا جائے) ثَلَاثٌ كَلِمَةٌ اَجْدَانِ
سَاحِلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ تَمِيْنٌ اَدْمِيُوْنٌ كُوْ دَسْرُ اَنْوَابِ لَيْ كَا۔

لا و
بریا
تکلیف
بھی کہہ
بیان کرنا
کمال
براسی
بکری
بات پر
ے۔
جما و
کان
ان ہی
یا ان
یا ان
تعدہ
یا تو
آلف
بے
تو یا
استے
ارنا
نت گ

فَاعْطَانِي التَّلْثُ الْأَخْرَجَ اللهُ قَهْرًا تَمَّتْ كَأَخْرَجِي تَمِيرًا حَمْدًا بَعِي
 جود کو رحمت فرمایا یعنی اس کو بھی دہائی عذاب نہ ہوگا، بلکہ شفاعت کی وجہ سے
 دروخ سے نجات ہوگی، تَلْثٌ إِذْ أَخْرَجْنِ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا أَلِيمًا تَهْمًا
 جب یہ تینوں باتیں ظاہر ہوں گی، تو کسی کا اُس وقت ایمان لانا اس کو فائدہ
 نہ دے گا (آخری بات سورج کا بچھم سے نکلنا ہے) وَتَمَكَّتْ عَنِ التَّلْثِ
 اور تیسری بات سے سکوت کیلئے کہتے ہیں، تیسری بات یہ تھی کہ حضرت اُس
 کی فوج کا سامان گریبا بعضوں نے کہا کہ آپ کی قبر کو مسید
 نہ بناؤ امید کی طرح وہاں سالانہ مجمع میلہ ٹھیلے نہ کرنا، اس حدیث سے
 صاف عرس کی مانعت نکلتی ہے جو ہمارے زمانہ میں بہت رائج ہو گیا
 ہے۔ اولیاء اللہ کی قبروں پر سالانہ مجمع کرتے ہیں۔ میلہ لگاتے ہیں۔ اور لطف
 یہ ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کوئی عرس نہیں
 کرتا۔ جو ہنکے اولیاء اللہ سے کہیں افضل ہیں، اَنَا تَلْثٌ اِلَّا مَسْجِدٌ
 میں مسلمانوں کا تیسرا حصہ تھا یعنی مجھ سمیت کل تین شخص مسلمان ہوئے
 تھے۔ یہ سعد کا قول ہے شاید ان کو اور لوگوں کے اسلام کی خبر نہ ہوئی ہوگا
 جیسے حضرت عائشہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما وغیرہ۔ بعضوں نے کہا مگر
 وہ لوگ ہیں جو آزاد اور بالغ تھے، وَبِالتَّلْثِ وَتَلْثِهِ فِي وَصِيَّةِ
 الزُّبَيْرِ اور زبیر رضی اللہ عنہ کی وصیت میں جو تَلْثٌ مال کی تھی پھر اس تَلْثٌ کا تَلْثٌ
 عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی اولاد کو دلا یا تھا چونکہ وہ کثیر الاولاد تھے ہفوف
 تَلْثٌ مَنِيٌّ۔ مناکے تین دونوں سے زیادہ قال آکاہل یَلْقَتُ تَلْثًا
 تین بار آپس ہی فرمایا، دیکھو میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا آعَادَهَا تَلْثًا
 تین بار ہی کلمہ فرمایا اَلْبَيْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَائِكَ تَلْثًا تَيْنِ اِلَّا حَضَرَ
 نے نماز کو پورا فرما دیا تین بار لیکر سعدیک یا رسول اللہ کہا
 وَ اِذَا اَتَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ تَلْثًا۔ آنحضرت جب کسی قوم کے
 پاس جاتے تو تین بار اُن کو سلام کرتے (ایک بار تو اذن کے لئے دوسرے
 جب اندر جاتے، تیسرے جب رخصت ہوتے) فَاَمِنَ الْمَاءَ تَلْثٌ
 مَرَّةً ایت تین بار اپنے اوپر پانی بہا یا وَ اَقْفَتُ رَجُلِي فِي تَلْثِ تَيْنِ اِلَّا
 میں میری رائے حکم آئی کے موافق ہوئی یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ اگرچہ
 اور باتوں میں بھی جن کی تعداد پندرہ تک پہنچتی ہے، ان کی رائے حکم آئی
 کے موافق ہوئی اگرچہ تین باتیں اہم تھیں، اس لئے ان کا ذکر کیا تَلْثٌ

لَا يَكْفِيهِمْ اللهُ تَمِينَ آدمیوں سے اللہ تعالیٰ بات تک نہیں کرتا
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ بات کرنا ہے اور مستزاد اور ال
 کلام کار ہوا ہوا ان پر بہت غصہ ہوگا کیونکہ بڑھاپے میں عقل کامل ہوجاتی
 ہے، شہوت ضعیف ہوجاتی ہے، باوجود اس کے حرام کاری کرنا سخت
 بے حیائی ہے معلوم ہوا کہ اس میں خوف آہی مطلق نہیں ہے۔ اسی طرح
 حاکم کو کسی کا ڈر نہیں وہ کیوں دہانت کرے، اسی طرح غریب محتاج ہو کر
 کیوں معامی کرے۔ بقول شخصے فرعون بے سامان کبر زشتہ وازگدایاں
 زشتتر ہذا لا التَّلْثُ دَرَجَاتٌ يَتَيَسَّرُ سِيرَتِيَاں ہوتیں معلوم
 ہوا کہ منبر کی تین سیرتیاں رکھنا مستحب ہے، مَكَتُ الْمُهَاجِرِ يَمْكُدُ
 بَعْدًا قَفْضًا لَسِيكِهِ تَلْثًا جو شخص مکہ سے ہجرت کر گیا تھا وہ حج کے احوال
 ادا کرنے کے بعد تین دن تک کہ میں ٹھہر سکتا تھا پھر مدینہ میں اُس کو طہار
 ضعیف تھا۔ جس ملک سے آدمی ہجرت کرے پھر وہاں رہنا ٹھیک نہیں ہے
 التَّلْثُ وَ التَّلْثُ كَيْتُو تَهَالِي اَلِ كِي وَصِيَّتِ كَرِي تَهَالِي اَلِ كَانِي
 مال بہت ہے مَن كَانَتْ عِنْدَهُ طَعَامٌ اَمَّا تَيْنِ قَالِيْدًا هَبْ
 (مسلم کی روایت میں یوں ہی ہے اور بخاری کی روایت میں بِسَالِيْتِ
 دہی صحیح معلوم ہوتا ہے) یعنی جس شخص کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو
 وہ ایک تیسرا شخص اور لیجائے اس کو بھی کھلائے بعضوں نے کہا
 مسلم کی روایت کا بھی مطلب یہی ہے یعنی فليد هب يمن تليم تليد
 اُس کو بھی ساتھ لے جائے جو تین کا عدد پورا کر دے۔ میں کہتا ہوں
 کی روایت کے ایک معنی اور ہو سکتے ہیں۔ یعنی جس کے پاس اپنے
 کے علاوہ دو باہر کے آدمیوں کا کھانا ہو، وہ دو کے بدلے تین لے جائے
 فَضَلْنَا عَلَى النَّاسِ بِتَلْثِ هَم كَو تَيْنِ باتوں کی وجہ سے لوگوں
 فَكَلَّمُوا اِس رَوَايَتِ مِثْلِ دَوِي بَاتِي مَذْكَورِي، تيسري بات
 کی روایت میں ہے۔ یعنی سورہ بقرہ کی آیتیں ہم کو ملیں ہمارے
 حَيَا يَجِبَةُ قَبْلَ اَنْ يَمْتَدَّ وَجْهِي بِتَلْثِ حضرت عائشہ رضی اللہ
 ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا میری شادی سے تین برس پہلے گزر گئیں
 شادی سے دخول اور صحبت مراد ہے نہ کہ عقد، کیونکہ حضرت عائشہ
 کا عقد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مرنے کے ڈیڑھ سال بعد ہوا، اَمَّا
 تَلْثٌ جس کے تین بچے گزر رہا ہیں دوسری روایت میں دوا

لغات الہدیہ
 کتابت ہوتی
 ۴۶
 لغات الہدیہ

کی طرح کچل ڈالیں گے وَاِذَا هُوَ يَهُوِي بِالْقَعْدِ كَيْتَلَعُ لَيْسًا
رَأْسَهُ وَهُوَ يَتَعَرَّلُ كَرَأْسِ كِي طَرَفٌ مُجْحَكَةٌ اس کا سر کچل ڈالنا ہے۔

تَلَعٌ - بعین مہمل کے بھی یہی معنی ہیں۔

إِنْشَلَاً - کچل جانا، پختہ ہو جانا۔

أَنْفَلَعِي - مرد۔

مُتَلَعٌ - جو کچھ پختہ ہو کر درخت سے گرے اور پھٹ جائے۔

قَلٌّ - گرانا، مٹی کھالنا، ہلاک کرنا۔

تَلَلٌ - ہلاکت۔

تَلَّةٌ - بکریوں کا گڑ۔

تَلَّةٌ - آدمیوں کا گروہ۔

لَا رَحْمَةَ إِلَّا فِي تَلَّةِ الْبَيْدِ تین چیزوں کے سوا اور

کسی چیز میں جگہ محفوظ نہیں ہو سکتی رکہ دوسرا کوئی وہاں آنے یا گھبتی

کرنے یا عمارت بنانے نہ پائے، ان تین چیزوں میں سے ایک وہ گنواں

ہے جو ایسی زمین میں بنایا جائے، جس کا کوئی ملک نہیں، تو ایسے کنویں

والے کے لئے اتنی جگہ محفوظ کر دی جائے گی، جتنے میں وہ اس کنویں کی

مٹی وغیرہ ڈالے۔ لَهُمْ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ عَلَيَّ بِرِيَابِهَا

وَأَمْوَالِهِمْ وَتَلَّتْهُمْ وَهُوَ اللَّهُ اور اس کے رسول کی پناہ میں

ہیں ان کی بستیاں اور مال اور رعایت سب پناہ میں ہیں۔ لَمَّ

تَكُنْ أُمَّةٌ بِأُعيَّةِ قَلْبِهِ اس کی ان بکریوں کا گڑ حرائیوالی نہ تھی

اِذَا كَانَتْ لِيَتِيمٍ مَاشِيَةً فَيَلْوِي صَيَّ أَنْ يَهْيَبَ مِنْ تَلَّتْهَا

وَمَا سَلَّتْهَا اگر یتیم بچہ کے جانور ہوں تو ذلی کو ان کا اڈن اور دودھ

استعمال کرنا درست ہے کیونکہ اس میں یتیم کا کوئی نقصان نہیں ہوگا

بہتر ہے کہ دودھ اور اڈن کو بھی اگر محتاج نہ ہو تو فروخت کر کے

یتیم کے مال میں جمع کر دے) كَمَا دَيْتِلُّ عَدُوِّي قَرِيبٌ تَحَاكَ مِيرَاتِحَتِ

يَاكِرٌ گر دیا جائے زمیری عزت جانی رہے، یہ حضرت عمرؓ نے خواب

میں فرمایا۔ جب ایک شخص نے وفات کے بعد ان کو خواب میں دیکھا۔

مطلب یہ ہے کہ شروع شروع میں مجھ کو ایسا دکھایا کہ ابھی تباہ اور

ذلیل ہونا ہوں، پھر اللہ تعالیٰ نے فضل و کرم کیا اور مجھ کو چالیسا سال

جب حضرت عمرؓ کا بار صفت اس عدالت اور تقویٰ اور پرہیزگاری کے
یہ حال ہوا ہو تو دوسرے بادشاہوں اور حاکموں کا کیا حال ہونا چاہوں کہ
خدا سے ڈرنا چاہیے۔

تَلَّتْ - میں نے گرا دیا۔

أَتَلَّتْ - میں نے بنا لیا۔

تَلَّمٌ - رخنہ ڈالنا، کنارہ توڑ دینا۔

تَلَّمٌ اور إِنْشَلَاً - رخنہ دار ہونا، کنارہ ٹوٹنا ہونا۔

تَلْمَةٌ بمعنی تَلَّمٌ - رخنہ شدہ و عیب دار۔ سوراخ جو پہاڑ
یا رکابی میں ٹوٹنے سے پیدا ہو جاتا ہے۔

تَمَى عَنِ الشَّرْبِ مِنْ تَلْمَةِ الْقَدَاحِ - پیالہ جہاں سے

پانی پینے سے آپ نے منع فرمایا کیونکہ اس پر رخنہ

نہیں تھا۔ احتمال ہے کہ رخنہ کٹ جائے، یا پانی باہر بہ کر بدن یا کھل

ہو جائے یا اس مقام پر کوئی کیرا وغیرہ ہو وہ رخنہ میں چلا جائے،

اِذَا مَاتَ الْعَالِمُ تَلَّمَتْ فِي الْإِسْلَامِ قَدَمُهُ لَأَيْسَرُ

تَدْوِيهِ - جب دین کا عالم مر جاتا ہے تو اسلام میں ایک رخنہ پیدا ہوتا ہے

جو کسی چیز سے بند نہیں ہوتا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل

کرم سے دوسرا کوئی دین کا عالم اسی طرح کا کھڑا کرے۔

بَابُ التَّمَامِ مَعَ الْمِيمِ

تَمَامٌ یا تَمَامًا تَمَامًا یعنی تمام ہے۔

مَاءٌ تَمَامًا - وہ پانی جو کنویں یا گڑ سے میں جمع کر لیا جائے اور

میں رہے گرمی میں سوکھ جائے۔ تَمَامًا تَمَامًا عَوْرَتُونَ

کی سنی جمع کر کر تمام کر دی۔ رَجُلٌ تَمَامًا دُودُهُ آدَمِيٌّ

لوگ مال بیکر سب تمام کر دیں، یا عورتیں اس کی سنی کو تمام کر

تَمَامًا۔ اگلے عرب کا ایک قبیلہ تھا۔ صالح ۲۰ پینہ ان کا

بھی گئے تھے

إِشْمَالًا - سر پہ کا پتھر۔

مَنْ لَمَّ يَأْخُذُ الْعِلْمَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ يَمِصُّ الْإِسْلَامَ

مَحَلَّبٌ فِيهِ تَجَمُّعٌ حَتَّى عَلَا الشَّمَالُ. آپ نے اس میں خوب بہتا ہوا
 دودھ دوایا یہاں تک کہ دودھ پر بہین آ گیا دیکھائی اور آگنی بالائی جمع
 گئی، شمال اَلشَّمَالُ عَصَبَةُ الرَّاسِ اِمْلُ تَبِيضِ عَيْنِ كَلْبٍ شَتَّانٍ پناہ ہوا
 کے بچاؤ رہا ابو طالب کے ایک بڑے قصیدے کا مصرعہ کا ہے جو انھوں
 نے آنحضرت کی تقریب میں کہا تھا، فَاثَمَّ الشَّمَالُ مَا ضَمَّ تَبِيضُ رُءُوسِ
 لُكُؤُنِ فِي جَوْ حَاضِرِينَ، اُن کی پشت پناہ ہے فَاذْ اَحْمَرُوهُ نَيْسَلٌ
 دیکھا تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے پور میں شہزادہ بنی ہاشمہ کے
 وَ قَالَ اَعْبَدُوا عِبَادَةَ مَعِي وَ هُنَّ حُرٌّ مِمَّنْ اَبُو نُوَيْسَ بَرَّ خَارِشْتِ كَا
 رُوغْنِ نَلِّ رَهْ تَحِي، اتنے میں ایک شخص نے کہا، تم اگر اپنے غلام سے
 کہتے تو وہ یہ کام کر دیتا۔ انھوں نے کہا کیا کہ وہ روغن ملنے کا چھٹرا
 اٹھا کر اُس کے سینے پر مارا اور کہا کہ کیا کوئی غلام مجھ سے ہی زیادہ
 بخلائی کرنے والا ہے؟ کہ یعنی میں سب سے بڑھ کر اپنے مالک کا غلام ہوں
 اِنَّهَا اِنْتَلَقَتْ اِلَى اَبِيهَا وَ هُوَ تَمْلُ. حضرت خدیجہ نے اپنے والد
 کے پاس گئیں، وہ نشہ میں مست تھے۔
 فَتَمَلَّتِي. پھر تو اس کو درست کر لے۔

دپوری روایت نہایت میں یوں ہے لاجائتہ امرآة جلیلة فخر
 من ذرا فبها و قالت هذا من احتراش الضباب فقال عمر لو اذنت
 فورتیه ثم دعوت بكتفة ثلثة كان فبح قسرا اليها منطوي
 التيميلة و عبد الملك نے تجاج سے کہا، میں نے تجھ کو دونوں عروق
 کا ایک بارگی والی کر دیا اب ہکا پیٹ ہو کر وہاں جا۔
 شَحْرٌ رَوْنَدَانَا وَرَسْتُ كَرْنَا، اَكْتَمْنَا كَرْنَا۔
 شَحْرٌ وَ هَا رَا سَمِ اِشَارَهْ هِي بَعِيدُ كَلْتِي. جیسے ہنا اسم اشارت
 ہے قریب کے لئے۔ یعنی یہاں۔

شَحْرٌ حَرْفٌ عِلْفٌ مَعَ التَّرْتِيبِ وَ التَّرَاخِي وَ بَعْضُونَ لَمْ يَكْبُرُوا
 شَحْرٌ فِي تَرْتِيبِ زَمَانِي فَضَرِي نَهِيں ہُو۔ جیسے حدیث میں ہُو شَحْرٌ مَرْتَبَةٌ
 بَعْضِيں، مَا لَمْ يَكْبُرُوا سَبْرًا وَ اَيُّوُنِ فِي هِي كَرَّ اَبُو حَضْرَتِ عِي
 سِي پیلے ملے تھے، اس کے بعد حضرت موسیٰ سے اَسْمَاً كُنَّا اَهْلُ شَمَا
 وَ دَمَاهُ هَمَّ اِسْ كِي اَصْلَاحُ كَرْنِي وَ اَلِي اَوْرَمَرْتِ كَرْنِي وَ اَلِي تَحِي
 د محمد ثین اس کو بہت مہرنا اور را روایت کرتے ہیں یعنی اہل

شَمَا دَمْرٌ يَمُّهُ تَوَشُّعٌ كَيْفِي هِي كَرْنِي كِي سَا اِن كُو اَوْرَمَرْتِ مَرْتَبَةٌ
 بَعْضُونَ لَمْ يَكْبُرُوا اِسْ كِي مَعْنِي هِي فِي كِي هَمَّ اِن كِي مَتَوَلِي اَوْرَانِ كِي كَام
 وَرَسْتِ كَرْنِي وَ اَلِي تَحِي، تَحِي فِي هِي جَمْعٌ لِي الدَّهْرِ عَنْ تَحِي
 وَ سَا وَرَمَهْ زَمَانِي نَحْوِ كَوْنِ اَوْرَمَرْتِ رُو كِي اَسْمَاً لَشَحْرٌ وَرَمَهْ
 يَا كَلَا يَمْلِكُ مَأْوَا كَلَا سَمَانَا اِسْ كِي پَسْ كَرْنِي كِي سَا اِن كُو كَرْنِي
 وَرَسْتِي هِي اَعَزُّ وَاوَالِغَزْوُ وَ حَلُو وَ حَضْرَتٌ قَبْلُ اِن لَيْسَ اِسْمًا
 لَشَحْرٌ مَا مَالُ شَحْرٌ حَطَامًا. جہاد کرو اور جہاد شیریں اور سبز ہے
 اِسْ سِي پیلے کہ تمام ہو جائے، پھر پُرَانَا ہو جائے، پھر زَبْرَهْ رِي زَهْ
 ہو جائے۔

شَمَا۔ ایک کمزور گھاس ہے۔
 يَتَّقِي مَا شَمَّ وَ هَا بِرُجُو نَجَاسَتِ دُغْمِرِهْ هُو اِسْ كُو صَافِ كَرْنِي
 مَن تَعَاطَى مَا شَمَّ هَلَاكٌ۔ جو شخص اس مقام کا طالب ہو وہ تباہ
 ہوا یعنی ذات الہی کی معرفت پائے وَ اَلْمَسْجِدُ فِيمَا شَمَّ اَوْرَمَرْتِ
 اِسْ جُكْ وَ هَا هِي فَا فَجَعَلَهُ شَحْرٌ ذَبْحَةٌ لَشَحْرٌ قَالَ بِيَسْمِ اللّٰهِ
 فَتَحِي اَبِي اِسْ كُو لَمَّا يَا اَوْرَمَرْتِ مَشْرُوعٌ كِيَا۔ پھر لِسْمِ الشَّكِي، اَوْرَمَرْتِ
 فَتَرَبَالِي كِي۔ شَحْرٌ اَدُّ عُنْمٌ مَصْحُ شَحْرٌ كَا ذَبْحَةٌ هُو اِسْمٌ كِي كِي لَمْ يَكْبُرُوا
 ہے ان تینوں باتوں کی، ابو داؤد کی روایت میں شَحْرٌ كَا لَفْظٌ نَهِيں ہُو
 شَحْرٌ فَعَلٌ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَبِيں بَارَا يَا هِي كِي اَرَبِي نَهِيں ہُو
 اُشْحِي، مَسَاكِي، وَضُوكِيَا اَكِي جُو صِيئَتِ مَرَّ كَعَابِي ہُو وَ ہَا
 ہے ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كَا شَحْرَانِ كَان لَهْ حَاجَةٌ اِلَى اَشْيَا اِسْمًا
 یہ نکلتا ہے کہ آپ تہجد گزاری کے بعد قریب کرتے۔ بعضوں نے کہا
 یہاں شَحْرٌ تَرَاخِي اَخْبَارِ كِي لَمْ يَكْبُرُوا تَرَاخِي زَمَانِي كِي لَمْ يَكْبُرُوا
 لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ حَدَا كَا اَخِي رَكِ شَحْرٌ عَابَتِي اِسْمًا
 قَالَ مِثْلُ هٰذَا اَذَلَّتْ مَرَّاتٍ مَطْلَبِ هِي ہُو كَرْنِي اَبُو وَ هَمَّ اِسْمًا
 وَ حَدَا كِي بَعْدُ مَا كَرْنِي، پھر ہی ذکر کرتے۔ بعضوں نے کہا شَحْرٌ
 وَ اَوْرَمَرْتِ مَعْنِي ہُو قَالَ لَنْعَمُ شَحْرٌ جَلَسْتُ مَعِ اَبِي عِي اِسْمًا
 ہے شَمَّتِ الشَّائِطَةُ بَكْرِي نَامٌ جَرْنِي اِسْمًا الدَّشِبُ اَكْبَرُ اِسْمًا
 اِسْ حدیث میں شَحْرٌ تَرَاخِي اَخْبَارِ كِي لَمْ يَكْبُرُوا تَرَاخِي زَمَانِ اَوْرَمَرْتِ
 لَمْ يَكْبُرُوا بَعْدُ كَا كَانَا پیلے سے بڑا ہُو۔

تَمَنُّ - مالیت - روپیہ - اشرفی - قیمت مقررہ۔
 تَمَنُّ - مال کا اٹھواں حصہ لینا، یا اٹھواں شخص ہونا۔
 تَمَنُّ - آٹھ مرد۔
 تَمَنُّ - آٹھ عورتیں۔
 تَمَنُّ - آٹھواں شخص۔
 تَمَنُّ - آٹھواں حصہ۔

ثَمَنِيٌّ بِمَا يَطْلُقُهُ - اپنے باغ کا مول مجھ سے کرو خدا
 اِخْدَاى سَا حِلَّتِي فَقَالَ يَا ثَمَنِيُّ ابْجُرْهُ لِي عَرْضَ كَيْلِ آبِ بَيْتِكَ
 ایک ساڈنی لے لیجے آپ نے فرمایا، میں قیمت دیکروں گا رفت
 نہیں لوں گا۔

باب التامع النون

ثَمَنِيٌّ - وہ بکری یا گائے جو دو برس کی ہو کر تیسرے میں
 لگی ہو۔ یا وہ اونٹنی جو پانچ برس کی ہو کر چھٹے میں لگی ہو۔ لا تَمَنِيٌّ فِي
 الْقَمَدِ قَدْرُ زَكَاةِ اِيكِ سَالٍ مِي دُو بَارِ نَهِي لِي جَائِعِي كِي يَأْصِدُ مِي
 رُجُوعِ ذَهَبِ سَكَا۔ تَمَنِيٌّ عِيْنُ الثَّمَنِ اِيَّا اَنْ تَعْلَمَهُ اَبَا نِي
 اسْتِنَا سِي مَعِ فَرَا يَا اِكْرَجِبِ مَسْتَنِيٌّ اَمْنِيٌّ اَوِ مَسْتَنِيٌّ اَمْلُومِ يُو۔
 (کیونکہ جب مستثنیٰ منہ یا مستثنیٰ مجہول ہو تو جھگڑا ہوگا۔ مثلاً کوئی یوں
 کہے کہ میں نے یہ چیز بیچی مگر اس میں سے کچھ نہیں بیچی، یا غلہ کا یہ ٹھہیر
 بیچا مگر دوسرا اس میں سے نکال لوں گا، یا کچھ نکال لوں گا۔ بعضوں نے
 کہا مزارعت کا استثنا مراد ہے۔ مثلاً نصف یا ثلث پیداوار میں سے من
 یا دو من غلہ مستثنیٰ کرے، مگر اِسْتِنَا فَلَا تَحْسِبُهَا جَوْشَخِ اسْتِنَا
 کرے وہ اپنے استثنا سے فائدہ اٹھا سکتا ہے (مثلاً یوں کہے فلاں
 شخص کے مجھ پر تورو پے ہیں مگر دس کم تو تو نے بچے دینا ہوں گے) اِ
 ثَمَنِيٌّ فِي الرَّهْبَةِ مِي مِي رُجُوعِ كَرَا جَائِعِ نَهِي سِي مَنِ اَعْتَقَ اَوْ كَطَلَقَ
 ثَمَنِيٌّ فَلَا تَحْسِبُهَا جَوْشَخِ اسْتِنَا جس نے آزاد کیا یا طلاق دی پھر اسْتِنَا
 کیا تو وہ اپنے استثنا سے فائدہ اٹھا سکتا ہے (مثلاً یوں کہے، میں نے
 اس کو تین طلاقی دی مگر ایک کم دی تو دو طلاق ٹپریں گی۔ یا میں نے
 ان غلاموں کو آزاد کیا مگر اس غلام کے تو وہ فلاں غلام آزاد نہ
 ہوگا۔ نہایت میں سے یہاں "غنیاء" سے شرط بھی مراد ہو سکتی ہے مثلاً
 یوں کہا اگر تو فلاں سے بات کرے تو مجھ کو طلاق ہے۔ تو جب تک وہ
 اس سے بات نہ کرے گی طلاق نہ پڑے گی یہ جمہور فقہاء کے مذہب کے

ثَمَنِيٌّ - مرد کی چھاتی۔
 كَانِ عَارِي الثَّمَنِيَّ وَتَمَنِيٌّ - آنحضرت کی چھاتیاں پر گوشت
 نہیں آیا ان پر زیادہ بال نہ تھے اِذَا اجْلَاعَتْ ثَمَنِيٌّ وَتَمَنِيٌّ -
 اِسْتِنَا الْعَقْلُ جِبْنَاك كَا سِرَا رَمْتِي مِي كَا ثِ اَلَا جَائِعِي، تُو
 کی رویت دینا ہوگی۔
 ط - جیزا۔

لَمَّا مَدَّ اللهُ اِلَى اَرْضِ مَادَنَ فَخَشَّطَهَا بِاَلْحَبَالِ جِب
 مائے نے زمین کو پھیلا یا وہ بٹنے اور جھکولے کھانے لگی۔ آخر
 اس سے اس کو چیرا پھاڑ اس میں اتارے تاکہ وہ بھاری ہو جائے
 اس کے میں جھکولے نہ کھائے۔ ایک روایت میں خَشَّطَهَا جُو
 میں خَشَّطَهَا ہے یعنی اس کو بھاری کیا روک دیا۔
 نات اور پٹرو کے درمیان۔
 اِنَّ اِيْمَةَ قَالَتْ لَمَّا حَلَمْتُ بِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ
 مَّا وَجَدْتُهُ فِي قَطْنٍ وَكَانَتْ اَمْنِيٌّ اَمْنِيٌّ اَمْنِيٌّ اَمْنِيٌّ اَمْنِيٌّ
 اور اب وہ فرماتی ہیں۔ جب آپ میرے پیٹ میں تھے تو آپ کا
 کھوکھلو معلوم ہی نہیں ہوا نہ پشت میں نہ پیٹرو میں سداً ذِ
 مَنِيٌّ مِي مِي اِنَا هَتَمِيَارُ حَضْرَتِ حَمْرَةَ كِي پِٹْرُو پَرِ كَا اِفْتِشَقِ

مَا بَيْنَ صَدْرِي اِلَى ثَمَنِيٍّ اَسْرِي اِيكِي سِي نِي اَوِ پِٹْرُو كِي
 بچ میں چیرا اِذْ بَلَّغَ اللّٰمُ ثَمَنِيٌّ اَحْبَلِي (نہاوند میں ایسی جنگ
 ہوئی) نون گھوڑوں کے پاؤں یا ہاتھوں کے آخر میں جو بال ہوتے
 ہیں وہاں تک آگیا۔ فَاَضْعُهَا فِي ثَمَنِيٍّ مِي نِي اِنَا حَرَبِي اَنْ كِي
 پھیٹو پر جایا۔

تَمَنِيٌّ - موزا، ایک کو دو سر پر اَلتَمَنَاءُ رُو كَا۔
 تَمَنِيٌّ - رو کرنا، تعریف کرنا۔
 تَمَنَاءُ - تعریف کرنا۔
 تَمَنِيٌّ - موزا، جیسے اِنْتِنَاءُ ہے۔

تَمَنِيٌّ - وہ بکری یا گائے جو دو برس کی ہو کر تیسرے میں
 لگی ہو۔ یا وہ اونٹنی جو پانچ برس کی ہو کر چھٹے میں لگی ہو۔ لا تَمَنِيٌّ فِي
 الْقَمَدِ قَدْرُ زَكَاةِ اِيكِ سَالٍ مِي دُو بَارِ نَهِي لِي جَائِعِي كِي يَأْصِدُ مِي
 رُجُوعِ ذَهَبِ سَكَا۔ تَمَنِيٌّ عِيْنُ الثَّمَنِ اِيَّا اَنْ تَعْلَمَهُ اَبَا نِي
 اسْتِنَا سِي مَعِ فَرَا يَا اِكْرَجِبِ مَسْتَنِيٌّ اَمْنِيٌّ اَوِ مَسْتَنِيٌّ اَمْلُومِ يُو۔
 (کیونکہ جب مستثنیٰ منہ یا مستثنیٰ مجہول ہو تو جھگڑا ہوگا۔ مثلاً کوئی یوں
 کہے کہ میں نے یہ چیز بیچی مگر اس میں سے کچھ نہیں بیچی، یا غلہ کا یہ ٹھہیر
 بیچا مگر دوسرا اس میں سے نکال لوں گا، یا کچھ نکال لوں گا۔ بعضوں نے
 کہا مزارعت کا استثنا مراد ہے۔ مثلاً نصف یا ثلث پیداوار میں سے من
 یا دو من غلہ مستثنیٰ کرے، مگر اِسْتِنَا فَلَا تَحْسِبُهَا جَوْشَخِ اسْتِنَا
 کرے وہ اپنے استثنا سے فائدہ اٹھا سکتا ہے (مثلاً یوں کہے فلاں
 شخص کے مجھ پر تورو پے ہیں مگر دس کم تو تو نے بچے دینا ہوں گے) اِ
 ثَمَنِيٌّ فِي الرَّهْبَةِ مِي مِي رُجُوعِ كَرَا جَائِعِ نَهِي سِي مَنِ اَعْتَقَ اَوْ كَطَلَقَ
 ثَمَنِيٌّ فَلَا تَحْسِبُهَا جَوْشَخِ اسْتِنَا جس نے آزاد کیا یا طلاق دی پھر اسْتِنَا
 کیا تو وہ اپنے استثنا سے فائدہ اٹھا سکتا ہے (مثلاً یوں کہے، میں نے
 اس کو تین طلاقی دی مگر ایک کم دی تو دو طلاق ٹپریں گی۔ یا میں نے
 ان غلاموں کو آزاد کیا مگر اس غلام کے تو وہ فلاں غلام آزاد نہ
 ہوگا۔ نہایت میں سے یہاں "غنیاء" سے شرط بھی مراد ہو سکتی ہے مثلاً
 یوں کہا اگر تو فلاں سے بات کرے تو مجھ کو طلاق ہے۔ تو جب تک وہ
 اس سے بات نہ کرے گی طلاق نہ پڑے گی یہ جمہور فقہاء کے مذہب کے

موافق ہے اور محققین اہل حدیث کے نزدیک جب تک طلاق سنت کے موافق اس طہر میں نہ دے، جس میں وہی نہ کی ہو تو طلاق نہیں پڑتی اسی طرح طلاق مشروط یا معلق میں بھی ان کا اختلاف ہے۔ امام ابن تیمیہ کہتے ہیں کہ اگر وہ مشروط طلاق کے مناسب ہو، مثلاً یوں کہے تو طلاق سے بات کرے گی یا اس کو اپنے گھر آنے دے گی یا اس کے گھر جائے گی تو حجہ کو طلاق ہے پھر شرط پائی گئی تو طلاق پڑ جائے گی لیکن اگر مشروط طلاق سے مناسب نہ رکھتی ہو، مثلاً یوں کہے، تو اگر تم گھائے گی تو حجہ کو طلاق ہے۔ اور شرط پائی گئی تب بھی طلاق نہ پڑے گی۔ بعض اہل حدیث کہتے ہیں کہ طلاق معلق اور مشروط ہر طرح کی نحو ہے اسی طرح اگر دو یا تین طلاق ایک بار کی دیدے یا ایک ہی طہر میں یا حیض کی حالت میں تو صرف ایک طلاق پڑے گی۔ بعض کے نزدیک ایک ہی نہیں پڑے گی۔ اگر حیض کی حالت میں طلاق دیا لیکن پہلی دو صورتوں میں ایک طلاق جی پڑ جائے گی، **كَانَ لِرَجُلٍ نَّاقَةٌ حَيْبَةٌ مُّضَاهَمَةٌ قَبَا عَهَا مِنْ رَجُلٍ وَاشْتَرَطَ نَسِيًا هَا** ایک شخص کے پاس ذات والی اونٹنی تھی، وہ بیمار ہوئی تو اس نے بیچ ڈالی لیکن یہ شرط کر لی کہ اس کے سری پائے میں لوں گا **الشَّهْدَاءُ عُنَيْتَةُ اللَّهِ فِي الْخَلْقِ** شہید لوگ اللہ کے مستثنیٰ ہیں، اس کی مخلوق ہیں (یعنی نفع مورکے وقت سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے، اگر شہید لوگ) **كَانَ يَتَّخِذُ بَدَانَتَهُ وَهِيَ بَارِكَةٌ مَثْنِيَّةٌ يَسْتَأْتِيَنِ عَمْرَةَ ابْنَةَ أَوْسٍ** کو بخر کرتے وہ بیٹھا ہوتا، دو رسیوں سے بندھا ہوتا۔

نَسِيَّةٌ وہ رسی جس سے اونٹ کا ہاتھ باندھ دیتے ہیں **فَاخْتَدَا بِطَرَفَيْهِ وَرَبَّتْ لَكُمْ أَسْنَاعُهَا** حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دین کی رسی کے دونوں کنارے تھامے اور جہاں سے ٹھٹھکی تھی، (ٹوٹنے کو تھی) وہاں باندھ دیا (گرہ دیدی) مضبوط کر دیا، **كَانَ يَسْتَنْبِئُ عَلَيْهِمْ أَسْنَاءَ أَسْ بَطْرِيَّةٍ كَوْمَرِيَّةٍ رُبْرِيَّةٍ** کیونکہ بہت لانا چوڑا تھا، **لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْمَثْنِيَّةِ** آنحضرت لانے ڈھانڈھ نہ تھے (بلکہ میانہ قامت تھے) **مَهْلِكَةُ اللَّيْلِ مَثْنِيَّةٌ** رات کی رنفل، **بُرْدُ وَرَدٍ كُنْتِيَنِ** ہیں (پیر و گاند کے بعد تشہد پڑھے سلام پھیرے) **أَوْ لَهَا مَلَامَةٌ وَتِنَادُهَا نَادَا أَمَةٌ وَفِي لَهَا**

عَدَا بٌ حکومت اور سرداری شروط میں طاعت ہر دو حکم کی سی ای اچھا ہو لوگ ایک نہ ایک عیب اس کا بیان کرتے ہیں، اس کی دو چیزیں کہ حکومت میں دو شخصوں کا فیصلہ کرنا ہوتا ہے پھر جس کے خلاف فیصلہ ہتا تو مخالف بن جاتا ہے اور طرح طرح کے عیب لگاتا ہے) اس کے بعد دوسرا درجہ ندامت اور شرمندگی ہے (جب وہ چہین بائی ہو لیکن تو اس ندامت اور شرمندگی سے جان دیدیتے ہیں) اور تیسرا درجہ قیامت کا عذاب ہے (لعنت ایسی حکومت اور عہد ہے پر غریب اور جینا سو درجہ ایسی حکومت سے بہتر ہے۔

کچھ امن شکر اس نعمت گزارم ہے کہ زور مردم آزاری ندامت **يَكُونُ لَهُمْ بَدَأُ الْكُفْرِ وَثِنَاةٌ** شروع بھی بُرائی کا ان سے ہو اور خاتمہ بھی بُرائی کا ان ہی پر ہو (یعنی کافروں پر اٹھوں ہیں) ہم کو بیت اللہ کے طواف سے روکا، یہ گناہ ان پر ہوا اب ان سے بھی ان ہی کو شروع کرنے دو۔ **رَحِمَى الْمَثْنِيَّةِ سُورَةُ فَاتِحَةِ سَبْعِ مَثْنِيَّةٍ** یعنی سات آیتیں ہیں جو ہر نماز میں کم سے کم دو بار پڑھی جاتی ہیں، یا ہر روز کوئی بار پڑھی جاتی ہیں کم سے کم ستر بار پڑھوں میں، یا اس لئے کہ وہ دو بار اتری ہے، ایک بار مکہ میں اور ایک بار مدینہ میں، یا اس لئے کہ اس میں سات لفظ کور آتے ہیں، اللہ رحمان اور رحیم اور آیاک اور صراط اور علیہم اور لا جو معنی میں ہے۔ بلکہ ایک قرأت میں یوں بھی ہو **غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَكَانَ الْقَهَّالِينَ** تو ساتواں لفظ "غیر" ہوگا۔ بعضوں نے کہا مثنائی اس کہتے ہیں کہ اس میں پروردگار کی ثنا اور صفت ہے پھر **عَلَّمَ الْقُرْآنَ** **الْأَنْعَالِ دَرَجَاتٍ مِنَ الْمَثْنِيَّةِ** تم نے سورۃ انفال کو جو مثنائی سے تھی وہاں مثنائی سے وہ سورہ میں مراد ہیں جو ذات المستثنیٰ سے ہیں اور منفصل سے بڑھی۔ بعضوں نے کہا سارا قرآن مثنائی ہے ہر جگہ رحمت کے ساتھ عذاب کا ذکر لگا ہوا ہے، **مِنْ أَشْرَارِ آلِ النَّبَاتِ** **أَنْ كَيْفَرُوا فَيَمَّا بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْمَثْنِيَّةِ لَيْسَ أَحَدًا يُغْنِي عَنْهَا** قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ (لوگ قرآن اور حدیث کو چھوڑ کر ٹھہری گائیں گے، کوئی اس کو موقوف نہ کرے گا) نہایتی میں سے ہے **مَثْنَاةٌ** کو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انھوں نے کہا اللہ

وورثہ
 کہ کیا ہی
 اور یہ ہے
 غلام فیصل
 اس کے بعد
 باقی جو بیسے
 سیر اور بر
 غریب رہا
 بی ندرام
 نئی کا ان ہی
 با پر اٹھوں
 ہوا اب ان
 سورہ فاشی
 اسے کم دو
 ہستہ بار فر
 اور ایک
 میں، انشا
 ا جو معنی میں
 با علیہم
 لیا مثالی
 علمائے
 کو جو مثالی
 ت المسین
 ن مثالی
 شرا الخالت
 دی یغیب
 بدین کو چھوڑ
 ہا یہ میں
 ہوں نے کہا

کتاب کے سوا اور کتابوں سے جو کچھ لکھا جائے بجز اول سے کہا معنیاً ہے
 وہ کتاب ہے جو یہود کے علماء نے بنائی تھی اور ان میں برخلاف اللہ کی
 کتاب کے جو مضامین چاہے درج کئے تھے۔ میں کہتا ہوں "مناہ"
 میں شویاں اور غزلیں اور شعر شاعری، قصے افسانے، نادلیں ہتھیار
 مضامین سب داخل ہیں، اور مطلب یہ ہے کہ لوگ قیامت کے قریب
 قرآن و حدیث کا تو درس چھوڑ دیں گے اور ان واہیات میں مشغول
 ہوں گے، ہمارے زمانہ میں بالکل ہی حال ہے (آمراً بالثنیۃ من
 الموعود قرآنی میں آپ نے دو برس کی بگڑی کا حکم دیا جو تیسرے برس
 میں لگی ہو۔

ہمارے امام احمد بن حنبل نے فرمایا تثنیۃ سے مراد وہ بگڑی
 ہے، جو ایک برس کی بگڑی دو برس میں لگی ہو، اور گائے جو دو برس
 کی بگڑی تیسرے میں لگی ہو اور اونٹنی جو پانچ برس کی بگڑی چھٹے میں
 لگی ہو، اور زکاء بھی یہی حکم ہے، نہ کو تثنیۃ کہیں گے۔

مَنْ كَبَّرَ عِدَّةً ثَنِيَّةً الْمَدَامِ حَاطَ عَنهُ مَا حَاطَ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ
 جو شخص مراد کی گھائی پیر (جو کہ اور عید کے درمیان ہے) چڑھ جائیگا
 اس کے وہ گناہ معاف ہوں گے جو بنی اسرائیل کے معاف ہونے سے
 پہلے آئے اس وقت فرما جب صحابہ رات کے وقت اس گھائی پر
 پہنچے تھے، حدیث میں ہے تھے اور یہ گھائی بڑی دشوار گزرتی تھی، اَنَا
 فِي جِلْدٍ وَطَلَّحُ النَّبَايَا رِيحَ طَالِمَ كَا قَوْلِ هُوَ) میں مشہور شخص
 بنی ہوں اور گھائیوں پر چڑھنے والا (یعنی سخت اور مشکل کاموں
 پر اور کرنے والا) مَنْ قَالَ عَقِيْبَ الْقَلَوِيَّةِ وَهُوَ ثَانِي رَجُلًا
 جس نماز کے بعد پاؤں موڑے (یعنی تثنیۃ کی وضع پر بیٹھا ہوا)
 اس کے مَنْ قَالَ عَقِيْبَ الْقَلَوِيَّةِ قَبْلَ أَنْ يَكْتُمِي رَجُلًا بِشَخْصٍ
 کے بعد پانچ پاؤں موڑنے سے پہلے یعنی نماز کا قعدہ بدلنے سے
 پہلے پاؤں کے تو مطلب وہی ہے جو انکی حدیث کا ہے اور لفظ ایک
 (تثنیۃ کے مخالف ہیں) لَا تَكْسَرُ ثَنِيَّتَهَا اُس کا سامنے کا
 دانت نہیں توڑا جائے گا کسرت تثنیۃ جارية اُس نے ایک
 زبان بگڑی کا سامنے کا دانت توڑ ڈالا۔
 ثَنَايَا۔ سامنے کے چاروں دانت، دو اوپر کے دو نیچے کے۔

فَاَنْتَزَعَتْ حَنِيَّتَهُ اُس نے جو ہاتھ کھینچی تو سامنے کا دانت
 اُس کا نکال لیا۔ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنْ ثَنِيَّتِهِ الْعَلِيَا كَرَمِ بِاللَّي
 گھائی سے (جنۃ المصلیٰ پر سے) داخل ہوا، اور ثننی گھائی سے جو
 باب شکر کے پاس ہے نکل جائے اَفْتَدِيْتُمْ عَلَيْهِ نَسْرًا اُس
 کی بڑائی بیان کی۔ ثَنَا عام ہے درج و ذم دونوں کو شامل ہے،
 گو اکثر استعمال اُس کا درج میں ہوا ثَنِي عَلِيٍّ خَدِيًّا اُس کی
 بھلائی بیان کی (نوروحی نے کہا مراد یہ ہے کہ اچھے اور نیک لوگ اس
 میت کی تعریف کریں نہ کہ فاسق اور فاجر لوگ وہ تو فاسق اور فاجر
 کی بھی تعریف کرتے ہیں مَنْ حَلَفَ لَا يَكْتُمُنِي بِشَخْصٍ حَلَفَ بِرَمِي
 اور اُس کے بعد انشاء اللہ نہ کہے فَالْتِي تَنْتَمِيْنُ يَوْمَ تَعْتَقِي
 ثَنِي عَلِيٍّ اَسْبَعُ مَوَاتِيْتِ جَارِبَارِ وَهِيَ كَمَا فَانَثَنِي فِي حَفِي
 وہ اپنے پیٹ میں مر گیا۔ نَحْنُ الْمَكْتُمِي الْاَلِي اَعْطَاهَا اللهُ ثَنِيَّا
 ہم (یعنی اہل بیت کرام) مثنیٰ میں جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیغمبر
 کو عنایت کی (مطلب یہ ہے کہ قرآن کے ساتھ آنحضرت نے ہم کو
 رکھا، فرمایا میں تم میں دو چیزیں چھوڑے گا تاہوں ایک قرآن اور
 دوسرے عترت یعنی میرے اہل بیت، مگر افسوس ہے کہ امت میں
 سے بعض نے تو قرآن کو چھوڑ دیا، اُس کو بیان عثمانی، قرآن دیا اور
 بعضوں نے اہل بیت کو چھوڑ دیا، الفتوں کو امام بنایا) اَلْوَصُو
 مَثْنِي مَثْنِي وَضُو كَ اَضْفَارِ رُوْدُو بَارِدِ هُوْنِي يَ اَضْوِي
 دو عضو کا دھونا ہے دو کامیج کرنا (امیہ کا مذہب یہ ہے کہ وضو
 میں ہر ایک عضو کو دو بار سے زیادہ دھونا مکروہ ہے۔ اور دو عضو یعنی
 منہ اور اکتوں کا دھونا ہے اور دو عضو یعنی سر اور پاؤں کا کھج
 کرنا) اَشِي عَلَيَّ سَبَقَ اِسْبِي پُرُوْرِدَا رِ كِي تَعْرِيفُ كَرَا اَصْحِي
 ثَنَا عَلِيٍّ مِي تِي رِي پُوْرِي تَعْرِيفُ نِهِي كَرَسَا مَنْ اِنِي اَلْيِي
 مَعْرُوْفٌ خَلِيْكَ اَفِيْهِ فَاَنْ عَجَزَ قَلِيْتِي اَكْرُوْنِي شَمْنُ مَعْلَانِ
 کرے تو اُس کا بدلہ کرے اور کچھ نہ ہو سکے تو اُس کی تعریف کرے
 زبان ہی سے اُس کا شکر یہ ادا کرے۔ افسوس ہمارے زمانہ میں
 یہ حال ہے کہ لوگ بھلائی کے بدلے بڑائی کرتے ہیں۔ اور جو شخص احسان
 کرے اُس کے دشمن بن جاتے ہیں، اُس کو بڑا کہنے لگتے ہیں۔ مجھ کو اس کا

تجربہ کنی مسلمانوں پر ہوا ہے، اللہ رحم کرے اور ان کو نیک توفیق دے
فَأَيُّكُمْ أَهْلُ تَتَوَى اللَّهِ وَدَّ لَوْ كَدَّرَ كَيْدَ مَنْ كَوَّنَ اللَّهُ تَعْنِي مَسْتَفِي
کیا۔ تَتَوَى اور تَتَوَى دوزخوں کے معنی استغناء۔

تَتَوَىٰ. ایک فرقہ جو دوزخوں کا قائل ہے۔ ایک بھلائی
کا (جس کو یزدان کہتے ہیں) دوسرا بُرائی کا (جس کو اہلن کہتے ہیں)
یعنی کہتے ہیں نوز کا خالق یزدان ہے اور ظلمت کا اہلن۔ ان لوگوں
میں بعضوں سے میں ملا ہوں، وہ اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ یزدان ہی
نے اہلن کو پیدا کیا اگر اہلن اس سے باغی ہو کر خود مختار بن بیٹھا،
اور دوزخوں میں جنگ جاری ہے جو قیامت تک رہے گی، یعنی کہتے
ہیں نور اور ظلمت دوزخوں قدیم ہیں اسی قسم کی فریادیں ہاتھ بناتے ہیں
پتھ یہ ہے کہ انہوں نے سچے خدا کو اور اس کی صفات کو اب تک نہیں
پہچانا۔ وہ خدا کیسے ہو سکتا ہے جو اپنی ایک مخلوق کے مقابل یا دوسرے
کسی کے مقابل عاجز ہو، مَلَكَةٌ يَأْتِيهَا رُوحُهَا مِنْ أَعْلَاهَا وَاسْمُهَا
وَالثَّانِيَةُ كَرَمٍ رُوحِي اذہرتے گمانی میں سے آتی ہے حَلَفَ لَا
يَسْتَشْفِي أَنَّهُمْ أَيْلَةً سَبْعَ وَعِشْرِينَ اُنْخُو لے بغیر استنار
کے رہے انشاء اللہ کہے، قسم گمانی کہ شب قدر ستائیسویں رات ہو
أَنْتَ كَمَا أَشْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ تَيْسَ جِيسَ خُودِ بِنِي تَعْرِيفَ كِي هِي
ویسا ہی ہے فَإِذَا أَنَا مُؤْمِنِي فَلَا أَدْرِي أَفَاقِي تَعْلِي أَمْرَكَ
مِثْلِي اسْتَشْفِي اللَّهُ يَكَا يَكِي (قبر سے اُٹھ کر) موسیٰ پو پو پو
دیکھوں گا۔ اب میں نہیں جانتا وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے
یا وہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مَسْتَفِي رکھا ہے
فَرَأَى لَمِصَعٍ مِّنَ فِي السَّمَاوَاتِ وَمِنَ فِي الْأَرْضِ أَلَا مَا شَاءَ اللَّهُ
الْأَذَانُ مَثْنِي مَثْنِي اذان کے کلمے دو دو بار کہے جائیں فَقَالَ
الثَّانِيَةَ وَ لَمِنَ خَاتَمَاتٍ مَّتَامٍ سَيَّهٍ جَلَّتَانِ دُوسری بار پھر کہا
وَ لَمِنَ خَاتَمَاتٍ مَّتَامٍ سَيَّهٍ جَلَّتَانِ یعنی جو شخص اپنے پروردگار
کے سامنے جانے سے ڈرتا ہو گا، آخرت کا یقین رکھتا ہو گا، اس کو دو
بار پڑھیں گے۔

باب الثامن مع الواو

ثَوْبٌ يَأْتِيهِمْ. ثَوْبٌ، جمع ہونا کپڑا کتان کا ہوا روئی کا یا

اُون کا یا ریشم کا بھر جانا یا بھرنے کے قریب ہونا، پانی حوض میں بہنا
ہونا۔

ثَوْبَانٌ. تندرستی کی طرف آنا۔ دُبْلِيْنِ کے بعد سونا پھیلنا
تَثْوِيْبٌ بِمَعْنَى ثَوْبٍ. اور پیش کرنا، مزدوری دینا، نوزان
کا لوگوں کو ناز کے لئے پکارنا سچی علی القلوة کہہ کر یا فخر کی اذان
القلوة خیر من التوم کہنا دوبارہ دعا کرنا یا اذان کے بعد پھر لوگوں
کو آواز دینا۔ القلوة ایھا المؤمنون کہہ کر تکبیر کہنا۔ فرض کے
بعد دو رکعت سنت پڑھنا، کپڑا اٹھا کر دوسرے کے لئے بلانا۔

إِثَابَةٌ مَّا رَأَى ثَوَابٌ. جہانی محنت پھر لوٹ آنا، چکا ہوا
بھر دینا، مزدوری دینا۔

تَثْوِيْبٌ. فرض کے بعد نفل پڑھنا، ثواب کمانا۔
إِسْتِثْنَاءٌ. لوٹانے کی درخواست کرنا، بدلہ مانگنا۔
ثَائِبٌ. سخت آدمی، جو بارش سے پہلے ہوتی ہے۔ سجدہ
دو پانی جو گھٹاؤ (جزر) کے بعد پڑھے۔

ثَوَابٌ. اعمال کا بدلہ برا ہوا بھلا لیکن اکثر اس کا استعمال
آخرت کے بہتر بدلہ میں ہوتا ہے۔ اور کسی بڑے بدلہ میں بھی، جیسے
ثَوْبُ الْكُفَّاسِ مَا كَالُوا يَفْعَلُونَ. اور جزا کو ثواب اس لئے کہتے
ہیں کہ محسن اس کو طرف رجوع کرتا ہے۔ اور ثواب شہد اور شہیدان
کو بھی کہتے ہیں اور ثواب ایک شخص کا بھی نام تھا جو ہر ایک کی بات
ان لینے اور اطاعت کرنے میں شہرۃ آفاق تھا۔ وہ کہیں سفر پر
تھا، مدت تک اس کی خبر نہ آتی، اس کی بیوی نے منت مانی کہ
وہ توٹ آیا تو اس کی ناک میں نیکیں ڈال کر اس کو گھر میں لاؤں
جب وہ لوٹ کر آیا تو بیوی نے اپنی یہ منت اس سے بیان کیا
کہا جو منت تو نے لٹی ہے وہ پوری کر۔ اس روز سے یہ مثل ہو گیا
أَطْوَعُ مِنْ ثَوَابٍ بِمَعْنَى ثَوَابٍ سے بھی زیادہ مطیع اور العبدان
ثَوَابًا یعنی اس کی بھلائی اور بزرگی بڑی ہے۔

إِذَا الثَّوْبُ بِالْقَلْوَةِ قَا ثَوْبًا رَجَبِ نَازِ كِي بِيْعِي
اطمینان کے ساتھ آد (یہ نہیں کہ دوڑتے ہوئے) لَثْوِيْبٌ کما
معنی یہ ہے کہ فریادی فریاد کرنا ہوا آگے اور اپنے کپڑے سے

کتاب حدیث و روایت

ن میں پچا
وٹا ہوا
یا، توڑن
یا اذان میں
مچھ لوگوں
فرس کے
چنگا ہوا
مانگنا
ہے۔ ہندو
اس کا استعمال
ہی، جیسے
اب اس سے
مد اور ہندو
ہر ایک کی
لہیں سفر
منت والی
تک میں لا
اسے پالنے
ہے یہ مثل
وج اور

کرتے تاکہ لوگ اس کو دیکھیں، پھر وہ اکتوبیہ کہنے لگے بعضوں نے
کہا یہ ثواب "توبہ" سے نکلا جو۔ تو "توبہ" کے معنی یہ ہوں گے
کہ دوبارہ نماز کے لئے پکارنا یعنی ایک بار تو اذان سے پکارتے ہیں،
پھر دوبارہ مؤذن آکر کہے کہ نماز تیار ہے چلو، یا اَلصَّلَاةُ اَلْقَلْبُورُ
کہ کہ مسجد ہی بہا سے پھر پکارے، یا فجر کی اذان میں حی علی الفلاح
کے بعد اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ التَّوْبِ کہے، یہ سب توبیہ میں داخل ہے،
اَمْرِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا اُتُوْبَ
فِي شَيْءٍ مِّنَ الصَّلَاةِ اِلَّا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ اَنْخَرْتُ مَنِي
جو کہ یہ حکم دیا کہ میں صبح کی نماز کے سوا اور کسی نماز میں توبیہ نہ کروں
(یعنی اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ التَّوْبِ مِنَ التَّوْبِ فِجْرِ اَذَانِ كَيْ سَوَا اَوْ كَيْ اَذَانِ
میں نہ کہوں) اِنْ عَمُوْدَ الدِّيْنِ لَا يَتَابُ بِالتَّسَاءُلِ اِنْ مَالِ
میں کا ستون اگر جھک جائے تو عورتیں اس کو دوبارہ سیدھا نہیں
کرتیں یہ بی بی ام سلمہ نے حضرت عائشہ رضی سے کہا، جب وہ بھروسہ
بوجائے لیں بِجَعَلَ النَّاسُ يُتُوْبُوْنَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَوْ اَنْخَرْتُ مَنِي كَيْ سَوَا لَوْ اَنْخَرْتُ مَنِي كَيْ سَوَا لَوْ اَنْخَرْتُ مَنِي
تَقْصِي مِّنْ سُبُلِ النَّاسِ اِلَى مَثَابَاتِهِمْ شَيْئًا. میں کسی کو ایسا نہ
کروں جو لوگوں کے مام رستوں سے کچھ زمین لے کر اپنے گھروں میں
لے لے (یعنی راستہ کی زمین اپنے گھر میں شامل کر دے) اِلَى كَاتِ
عَنْ مَثَابَةِ سَفِيْهِه. کیا اخف میرے پاس آکر اپنی حماقت کا
دور رہا تھا یہ حضرت عائشہ رضی نے اس وقت فرمایا جب اخف نے
پوچھا (جو کہی) اَجِدُنِي اَذُوْبُ وَا اَتُوْبُ مِي اِنِّي نَتِي وَكَيْتَا
(درد روزہ، کھلتا جا ہوں اور صحت کی طرف نہیں لوٹتا یہ
میں مامن نے مرض موت میں کہا) اَتَيْتُوْا اَخَاكُمْ اِنِّي
کو بدل دو۔ ثَوَابٌ كَيْ سَوَا اِنْ اَجَابُوْا بِرَابِئِ بْنِ اَبِي رِيْحَانَ
استعمال اچھے میں ہوتا ہے۔ كَانَ يَقْبَلُ الْكَهْبَايَةَ وَيَتُوْبُ
اَنْخَرْتُ مَنِي قَبُوْلُ كَرْتِي اَوْ اَسْ كَابِدِلُ مَطَاكِرْتِي فَتَابَتْ
سَمَا مَنَا ہمارے بدن پھر پہلے مال میں آگے (موتے نماز ہو گئے)
اِسْمُ مُحَمَّدٍ اِسْمُ مُحَمَّدٍ كَيْ سَوَا دَسْ رِيهْ حَضْرْتِ مَوْسَى لِي اَسْ
تو ہا جب پھر اُن کے کپڑے لیکر بھاگا تھا) اَسْمُ حَبْعَثْنِي وَا

آباہا توبیہ۔ مجھ کو اور اس کے باپ (یعنی حضرت حمزہ رضی عنہ) توبیہ
نے درد پایا تھا (تو اُن کی لڑکی میری بھتیجی ہوئی، توبیہ ابو لہب
کی لڑکی تھی) حَتَّى اِذَا قَضَيْتُ التَّوْبِيَةَ جَبْتُ كَبِيْرًا خَمْرًا جَوَانِي
ہے۔

تَوْبٌ - آواز سے پکارا۔

مَنْ لَيْسَ تَوْبَ شَمْرًا اَلْبَسَهُ اللهُ تَوْبَ مَدَلَةٍ
جو شخص شہرت اور نامور کی (فخر کی نیت سے) کپڑا پہنے، اللہ تم
اس کو ذلت اور رسوائی کا کپڑا پہنائے گا دَعَا بِنِيَابِ حُلْمَا
فَلَيْسَهَا لَمْ ذَكَرْ عِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدَهْ
قَالَ اِنَّ الْكَيْتِيَّتْ بِيْعَتْ فِي نِيَابِهِ اَلَّتِي يَمُوْتُ فِيهَا رُوْبِي
خُدري رضی نے کہا، انہوں نے نئے کپڑے منگوائے اور میں
پھر یہ حدیث آنحضرت کی بیان کی کہ مرد وہی کپڑوں میں اٹھے گا
جن میں وہ مرے گا (بعضوں نے اس حدیث کے یہ معنی لئے ہیں
کہ جیسے مال اور خیال میں مرے گا ویسے ہی حال اور خیال میں
اٹھے گا) اَلْمَسْتَيْمُ بِمَالِهِ يُعْطَى كَلَامِي تَوْبِي رُوْمِي. جو
شخص ایسے امر سے اپنی سیری ظاہر کرے جو اس کو زندگی کی ہونٹ
ایک کوری پاس نہ ہو اور کہے مجھ کو فالان نے اتنا روپیہ دیا، یا اتنا
روپیہ دے رہا تھا میں نے قبول نہیں کیا) اس کی مثال اس شخص کی
سی ہے جو فریب کے دو کپڑے پہنے (کہو کہ اس نے دو جھوٹ بولے
ایک تو اپنے پاس اس چیز کا ہونا بیان کیا، جو اس کے پاس نہیں
ہے، دوسرے کو دینے والے پر بہتان کیا۔ بعضوں نے کہا کچھ لوگ ایسا
کرتے کہ قمیص کی آستین ڈھری رکھتے، تاکہ لوگ یہ جانیں کہ وہ دو قمیص
تے اور پہنے ہوئے ہیں، تو یہ دو کپڑے فریب کے ہوئے۔)

تَوْبَاءٌ - جاہی۔ یہ تلمیخ ہے تَوْبَاءُ كَيْ سَوَا اَوْ رِيْزِيْجَا
مَنْ تَمَمَّ شَيْئًا مِّنَ التَّوَابِ. جو شخص ثواب کی بات
سُنَّ سَبِيْلَ الشَّافِعِي عَنِ التَّوْبِيَةِ الَّذِي يَكُوْنُ بَيْنَ
اَلْاَذَانِ وَا لِقَامَةِ فَقَالَ مَا لَعْرَفُهُ. امام شافعی نے
پوچھا گیا یہ جو لوگ اذان اور اقامت کے بیچ میں توبیہ کرتے ہیں
(پھر لوگوں کو نماز کے لئے پکارتے ہیں اور یوں کہتے ہیں اَلصَّلَاةُ اَحَدًا

نہ کر میں سے، شاید راوی نے غلطی کی، دوسری روایت میں ما
بیتنا علیہ و اٰلہٖ... یا یہ مطلب ہوگا کہ مدینہ میں حرم کی مسافت
اسی شتر اردی، جتنی مسافت مکہ میں غیر سے شتر تک ہے۔

مترجم کہتا ہے، اب جن صاحبوں نے مکہ کے سوا اور کہیں
کی زمین حرم مقرر کرنے کو شکر قرار دیا ہے (مثلاً محمد بن عبداللہ
اور مولانا اسماعیل شہید وغیرہا) وہ اپنی غلطی کا اقرار کریں، اور
مشہور روایت میں یہی ہے، تیسرے شتر تک۔ تو یہ غلطی نہیں ہو سکتی
حافظ ابو محمد بصری نے کہا۔ آمد کے برابر پیچھے کی طرف مدینہ میں ایک
سارے چھوٹا، اس کو شتر کہتے ہیں۔ اور شیخ سعید الدین نے اپنے
والد سے نقل کیا کہ، آمد کے پیچھے ایک چھوٹا گول پہاڑ ہے اس کو
شتر کہتے ہیں۔ اور ہمیشہ سے اہل مدینہ اس کو پہچانتے چلے آئے ہیں
کَلِمَاتٍ اَنْ تَوَسَّعَ عَلَ النَّاسِ شَرًّا اِذَا جَبَّ اللهُ نَجْمَهُ كُو
سما کر دیا اور باد کا اثر در کر دیا۔ تو اب مجھ کو برا معلوم ہوا کہ،
لوگوں میں ایک شتر پھیلاؤں (ایک روایت میں اُتیر ہے معنی
پڑی ہیں، کا ذوا بیتنا و سوادن ایک دوسرے پر حملہ کرنے کو تھے
شتر الخبیان دونوں قبیلے (ادس اور خزرج) اٹھ کھڑے
کے (رؤنا جاتے تھے) فَقَدْنَا عَلَيْهِ ثُمَّ اَنَارَا اُس پر ٹیٹھ
کے پھر اس کو اٹھایا (کھڑا کیا)۔

تو اسٹا۔ بہادر لوگ۔
اَنَارَا بِهِ النَّاسُ۔ لوگ اُس پر پل پڑے۔

خاؤ تو سب وہ غار جس میں آنحضرت ۱۲ ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہما کے وقت چھپ رہے تھے۔

ابو نؤد۔ عمرو بن معدیکرب کی کنیت ہے۔ وہ ایک بھڑے
کشت کہا جاتے اور اوپر سے شراب کی ایک مشک پی لیتے تھے
نؤد تو سب ایک برج ہے آسمان میں، بیل کی شکل پر
ست ستیان ثوری مشہور امام ہیں اہل سنت کے اور اولیا
ہیں سے ہیں۔ انامیہ کا یہ کہنا کہ وہ ہشام بن عبدالملک کی
سب میں تھے اور حضرت زین بن علی بن حسین کے قتل یا ایذا ہی
تھے، بعض غلط اور بہتان ہے۔ وہ معاہدہ تھے امام ابو

حضرت اللہ علیہ کے، لیکن علم حدیث میں امام ابو حنیفہ سے کہیں زیادہ
دستگاہ رکھتے تھے۔ محدثین کے نزدیک وہ بڑے ثقہ اور
جاذب گئے جاتے ہیں اور فقہاء کے نزدیک بڑے فقیہ۔

قول۔ اتمق ہونا، دیوانگی شروع ہونا، بہادریا، شہہ کی
کھیوں کی جماعت۔

انثیان۔ جمع ہو جانا۔
تثول۔ بھی دہی معنی رکھتا ہے۔

اَنشَالِ عَلَيْهِ النَّاسُ۔ لوگ ان پر اکٹھا ہو گئے، گر پڑے
سَبَّاسُ اَنْ يَغْفِي بِاَنُوهَا و۔ ٹولا بکری کی قربانی کرنے
میں کوئی قباحت نہیں، ٹولا، وہ بکری جس کی گردن اکڑ گئی ہو اور وہ
ہو کر بکریوں سے الگ گھومتی رہے ہَسْبِيلَ عَطَاءُ عَنْ سَبَّاسِ تَوَلَّى
الْاِبِلَ فَقَالَ لَا يَتَوَضَّأُ مِنْهُ عَطَاءُ سِوَا سَبَّاسِ اگر کوئی
ادب کا ذکر عضو تامل چھوئے تو کیا پھر وضو کرے؟ انھوں نے
کہا نہیں۔

تول ایک لغت ہے، اصل میں ریشم کہتے ہیں ادب کے
ذکر کی تھیلی کو یا خود ذکر کو۔

تو تول۔ تھوڑی رسولی جو بدن پر نکلے تالیل اس
ہی جمع ہے۔

توا عرا ثوی۔ ٹھہرنا، اترا، مرجانا۔ اسی طرح اناؤ اور
وَعَلَا لِحْدَانِ مَثْوَا سُرْسِيَانِ۔ بخران کے لغاری پر
میرے سفیروں کو ٹھہرانا، ان کی مہمانی کرنا ضروری ہے۔ اَمْلُو
مَثْوَا وَيَكْمُمُ۔ اپنے منکانوں کو درست رکھو، صاف پاک باقہ
مَثْوَا سِ كَهْرٍ وَالْحَا كِ سَا مَحْمَدٍ يَعْنِي جِسْمَ عَوْرَتِ كِ كَهْرٍ مِ
میں رات کو رہا تھا اسی کے ساتھ صحبت کی تھی۔ مراد بھٹیاری ہے
ذکر میوی۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ تو نہیں جانتا کہ اللہ تم نے
زنا کاری حرام کی ہے؟ وہ کہنے لگا، نہیں میں نہیں جانتا۔

تثوئید۔ میں نے اس کی نیاقت کی۔
رَدِّجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ سَمَهُ
السُّبْحِيُّ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بچے کا نام سُحوی تھا

ہوے اور
میں تو
ہو اس
تے بتی
وگوں کے
ہی میرے
قی ستا کی
نی کا پہلا
اعرفیوں
کے بیچ میں
ہے جو جو
لعلہ فلیک
سے اس میں
ہو اور اصل
ہے و تھن
ن کو نکلے
اد اللہ اعلا
میں بہ ایک
رے اور
کہ وہ آرا
میں ناگے
یا ایک شخص
فی قہمتنا
ٹھے۔ اصل
کے بیچ میں
اور پھان
حضرت نے
پور پہاڑ

گزینہ وہ دشمن کو شہر ادینا ایک ہی بار میں بے حس و حرکت کر دیتا
 ثویۃ۔ ایک مقام کا نام ہے، کو ذہب میں۔
 لَا يَسْتَلُّ لَهُ أَنْ يَتَّوَى عِنْدَنَا حَتَّى يُخَوِّجَهُ مَهَانٌ كَوَيْ
 دست نہیں کہ میربان کے پاس آتا شہر رہے کہ اس کو تنگ کرے
 قوی۔ مہان۔

اللَّهُمَّ عَظْمُ مَشَاةٍ وَأَجَلِي مَعَ مَحْتَلَاءِ إِلِهِ
 فی کلّ مَشَوَى دَمْنَقَلَب۔ یا اللہ اپنے پاس میرا ٹھکانا اور اگر
 اور مجھ کو ہر ٹھکانے اور ہر ٹھکانے میں حضرت محمد صلعم اور ان کی
 آل کے ساتھ رکھ۔ اَشْكُو إِلَيْكُمْ طَوْلَ التَّوَارِخِ فِي قَبْرِي
 میں قبر میں مدت سے رہتے رہتے عاجز ہو گیا ہوں، اس کا شلوہ
 تم سے کرتا ہوں۔ اِنَّكُمْ اَلْوِيَاءُ مَوْجَلُونَ۔ تم دنیا میں
 ایک مدت میں کے لئے مہان ہو۔ التَّوَيَّةُ كَيْسَتْ مِنْ عَدُوَّةٍ
 تو یہ عرفات سے خارج ہے اس کی حد ہے، اَلتَّيْبُ بِاللَّيْبِ
 جَلْدًا مَائَةً وَرَجْمًا بِالْحِجَابِ سَائَةً۔ جب ٹیب مرویہ
 عورت سے زنا کرے (یعنی دونوں کی شادی ہو چکی ہو) تو سوا
 کوڑے لگائیں، پھر پتھروں سے مار ڈالیں۔

بَابُ النَّارِ مَعَ الْهَارِ

تَهْتُ يَا تَهَاتُ۔ آواز کرنا۔
 تَهْلُ۔ زمین پر پھیل جانا۔

تَهْلُ۔ حقاقت۔

تَهْلُ۔ گرو۔ پورے اعشار والاموٹا لڑکا۔

بَابُ النَّارِ مَعَ الْهَارِ

تَهْلُ۔ عقلمندی کے بعد بیوقوف ہو جانا۔

تَهْلُ۔ نامرد اور چیتل، یعنی پہاڑی بیل یا پہاڑی بیل
 فِي التَّيْبِ بَقَرًا۔ اگر حرم شخص چیتل کا شکار کرے
 تو ایک گائے مذیہ میں دے۔
 قیظ میں ہو کہ تہیل موٹے آدمی کو، جس میں بھلائی کا تو
 گمان کرے۔

تَهْلُ۔ درم یا نرم چیز میں گھس جانا، جیسے ٹوٹا جو اور گڑھا
 تَهْلُ۔ اونٹ کے ذکر کی تمثیل یا خود اس کا ذکر اور ایک قسم کی
 بونی ہے اس کی باریک باریک شاخیں ہوتی ہیں گرہ دار اس کو
 اور تھیل بھی کہتے ہیں۔ بطور نفع کے اس کا استعمال ہوتا ہے
 لوگ اُس کو تہیل کہتے ہیں اور عرق الہ تھیل اور یہ تحریف تھیل
 جہرستان والے اُس کو بندہ و اس کہتے ہیں۔

تَهْلُ۔ بڑا اونٹ۔

تَهْلُ۔ دریا سے موتی نکالنے والا یا موتی چھیننے کا آلہ۔

تَهْلُ۔ اصل میں تہلہ تھا سوراہا۔

تَهْلُ۔ بکریوں کا مقام، جہاں وہ رات کو رہتی ہیں۔

طالب دعاء
 سید نذر عباس
 سید احمد علی
 2022

ناشر

میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

شمالِ نبوی

مع اردو شرح خصائلِ نبوی و نبوی لیل و نہار

ایک مسلمان کے لئے اس سے زیادہ سعادت اور کیا ہو سکتی ہے کہ رسول اللہ کا ذکر مبارک اس کا ورد زبان و حرز جان ہو۔ آپ کی شکل و شمائل، آپ کے عادات و خصائل، آپ کی رفتار و گفتار کا نقشہ اس کے دل میں رہے، اس کی آنکھوں میں پھرے،

یہ کتاب اس سعادت کی طرف آپ کی رہنمائی کرے گی۔ اس کتاب میں ام ترزدی کی کتاب شمالِ نبوی کی تمام احادیث باعرب مع ترجمہ و شرح اردو درج ہیں،

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب باغ کراچی

مَجْرَسَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
حَضْرَتِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ

کی سیرت پر نہایت جامع و صحیح تالیف

اصح الیوم

مختصر خصائل نبویؐ و نبویؐ لیسل و نہار

تالیف

جناب مولانا حکیم ابوالبرکات عبدالرزاق دانا پوری

رسول اللہ ﷺ کا ایک ایک لفظ اور ایک ایک فعل اسلام میں حجت کی روایات کے الفاظ اور فقہاء کے
ادنیٰ تفسیر سے نہایت بن گئے ہیں اس کتاب میں ہر لفظ، ہر سطر اور ہر روایت کو بڑی
جانج اور کمال احتیاط کے ساتھ نہایت مستند کتب سے لکھا گیا ہے

ناشر
میر محمد کتب خانہ

آرم باغ، کراچی